www.KitaboSunnat.com

کِتابُ التَّوحِید

تالیف: مجدد الدعوۃ الامام محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ:
پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی حفظہ اللہ

تخریج وضمیمہ:
حافظ ابو محمد مصلح الدین محمدی حفظہ اللہ

تقدیم: فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

نشر و توزیع: توحید پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

توحید تمام عبادات کی بنیاد ہے

ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (سورة الذاريات:56)

"اور میں نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔"

پھر فرمایا:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (سورة النحل:36)

"اور ہم نے ہر اُمّت میں رسول بھیجا کہ صرف اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت (کی بندگی) سے بچو۔"

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (سورة الاسراء:23)

"اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم صرف اسی (اللہ) کی بندگی کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔"

اور جیسا کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا:

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (سورة النساء:36)

"اور تم سب اللہ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔"

ایک اور جگہ پر اللہ رب العزّت نے یوں فرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا (سورۃ الانعام: 151)

"(اے محمد ﷺ!) کہہ دیجیے کہ آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں، جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں (وہ یہ) کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔"

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نبی ﷺ کی سر بمہر وصیت ملاحظہ کرنا چاہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان پڑھ لے:

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (سورۃ الانعام: 153)

"(اے محمد ﷺ!) کہہ دیجیے کہ آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں، جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں۔ یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور (ماں باپ سے بدسلوکی نہ کرنا بلکہ) اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو (کیونکہ) ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور انہیں بھی۔ اور تم بے حیائی کے کاموں کے ظاہر ہوں یا پوشیدہ، قریب نہ جانا۔ اور جس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے، اسے قتل نہ کرو، مگر حق (اور جائز طریقے) کے ساتھ۔ اس (اللہ) نے تمہیں ان باتوں کی ہدایت کی ہے، تاکہ تم عقل سے کام لو۔ اور تم یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ، مگر ایسے طریقے سے جو انتہائی بہترین اور پسندیدہ ہو، یہاں تک کہ وہ جوانی کو پہنچ جائے۔ اور انصاف کے ساتھ ناپ تول پورا پورا کرو۔ (بے انصافی نہ کرو)، ہم کسی جان کو اس کی وسعت سے بڑھ کر مکلف نہیں بناتے۔ اور جب بات کرو تو انصاف کی کہو، خواہ وہ (تمہارا) رشتے دار ہی ہو۔ (جھکاؤ سے کام نہ لو) اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ (بدعہدی نہ کرو) اس (اللہ) نے تمہیں ان باتوں کی ہدایت کی ہے، شاید کہ تم نصیحت قبول کرو اور بے شک یہی میرا سیدھا راستہ ہے، تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلنا، کہ وہ (راستے) تمہیں اللہ کی راہ سے دور کر دیں گے۔ اس (اللہ) نے تمہیں اس بات کی ہدایت کی ہے، تاکہ تم پرہیز گار بنو۔"

اسنادہ حسن: سنن الترمذی، أبواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب وَمِنْ سورۃ الانعام (ج 5 ص 155 ح 3070) ومعجم الأوسط للطبرانی: 2/43 رقم الحدیث: 1208، وابن أبي حاتم في تفسیرہ: 5، رقم: 8065-

تنبیہ: اس حدیث کو ضعیف کہنا درست نہیں۔ دیکھیں ضمیمہ نمبر 1۔

اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ میں نبی ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا:

((يَا مُعَاذُ! هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَّعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا.))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟" (معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق یہ ہے کہ جو بندہ شرک کا مرتکب نہ ہو وہ اسے عذاب نہ دے۔" (معاذ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں): میں نے کہا: "یا رسول اللہ (ﷺ)! (اجازت ہو تو) لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں (اور عمل کرنا چھوڑ دیں)۔"

صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب اسم الفرس والحمار، ج 4، ص 29، حدیث نمبر 2856، 5967، 6500۔ و صحیح مسلم، کتاب الایمانِ، باب: مَنْ مَاتَ عَلَى التَّوحِيدِ دَخَلَ الْجَنَّة، ج 1 ص 43، حدیث نمبر 30، دوسرا نسخہ، حدیث نمبر 48

مسائل

- جن و انس کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کار فرما ہے۔
- عبادت سے اصل مراد توحید ہے، کیونکہ جملہ انبیاء اور ان کی امتوں کے درمیان یہی بات متنازعہ تھی۔
- جو شخص توحید پر کاربند نہیں، اس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی نہیں کی اور سورۃ "الکافرون" کی آیت "اور جن کی تم پرستش کرتے ہو میں ان کی پرستش کرنے والا نہیں ہو" کا مفہوم بھی یہی ہے۔
- انبیاء و رسل کی بعثت میں حکمت کار فرما تھی۔
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر امت کی ہدایت کے لیے رسول بھیجے گئے۔
- تمام انبیاء کا دین یعنی ان کی دعوت کا محور اور مرکزی نکتہ صرف توحید تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ایک بڑا مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ طاغوت کا ردّ اور اس کا انکار کیے بغیر اللہ تعالیٰ کی عبادت (بندگی) ممکن ہی نہیں۔ اور اسی معنی میں اللہ کا یہ فرمان ہے:

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (سورۃ البقرہ: 256)

"سو جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، درحقیقت اس نے ایسی مضبوط رسی کو تھام لیا ہے جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔"

- "طاغوت" ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جائے۔
- یہ بھی معلوم ہوا کہ سلفِ صالحین کے نزدیک سورۂ انعام کی مذکورہ تین محکم آیات کی کس قدر اہمیت اور عظمت تھی۔ ان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو دس احکام اور ہدایت دی گئی ہیں۔ ان میں سے اولین ہدایت "شرک سے ممانعت" کی ہے۔
- سورۂ بنی اسرائیل (الاسرائ) کی محکم آیات میں اٹھارہ مسائل بیان ہوئے ہیں، جن کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ○ (سورۃ الاسرا: 22)

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بنانا ورنہ ذلیل اور بے یارو مددگار ہو کر بیٹھ رہو گے۔"

یعنی ان مسائل میں سب سے پہلے توحید کا بیان ہے اور سب سے آخر میں بھی توحید ہی کا ذکر ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ○ (سورۃ الاسراء: 39)

"اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنالینا کہ (ایسا کرنے سے) ملامت زدہ اور (اللہ کے دربار سے) راندہ بنا کر جہنّم میں ڈال دیے جاؤ گے۔"

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان مسائل کی اہمیّت پر تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ (سورۃ الاسرا: 39)

"یہ ان دانائی کی باتوں میں سے ہیں جو آپ کے رب نے آپ ﷺ کی طرف وحی کی ہیں۔"

- سورۃ النساء کی وہ آیت جو حقوقِ عشرہ کی آیت کہلاتی ہے، کا آغاز بھی اللہ نے اپنے (توحید بھرے) ان الفاظ سے کیا ہے:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا (سورۃ النساء: 36)

"اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔"

- اس میں رسول اللہ ﷺ کی اس وصیت کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے جو آپ ﷺ نے وفات کے وقت فرمائی تھی۔
- ہمارے یعنی بندوں کے ذمہ اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟
- جب بندے جب اللہ تعالیٰ کا حق ادا کریں تو ان کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟
- حدیثِ مذکورہ سے یہ بھی پتہ چلا کہ اس میں مذکور مسئلہ کا اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کو علم نہ تھا۔
- کسی مصلحت کے پیشِ نظر کتمان علم (علم کو مخفی رکھنا) جائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- کسی مسلمان کو ایسی خبر دینا مستحب ہے جس سے وہ خوش ہو۔
- اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت پر بھروسہ کر کے عمل ترک کرنے سے ڈرنا چاہیے۔
- اگر مسؤل کو کسی بات کا علم نہ ہو تو اس کے متعلق "اللّٰہ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ" (یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں) کہے۔
- کسی کو علم سکھانا اور کسی کو محروم رکھنا بھی جائز ہے۔
- اس حدیث سے نبیِ اکرم ﷺ کی تواضع وانکساری کا بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ جلیل القدر ہونے کے باوجود گدھے پر سوار ہوئے اور اپنے پیچھے ایک دوسرے شخص کو بھی سوار کیا۔
- سواری پر اپنے پیچھے کسی دوسرے کو بٹھالینا جائز ہے۔
- اس حدیث سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی واضح ہوتی ہے۔
- اس حدیث سے مسئلہ توحید کی عظمت کا بھی پتہ چلتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید کی فضیلت اور اس سے گناہوں کے مٹنے کا بیان

ارشادِ ربّانی ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ۠ ۝ (سورۃ الانعام: 82)

"اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم (شرک) سے آلودہ نہیں کیا، ان کے لیے امن ہے اور وہی راہِ راست پر ہیں۔"

اور عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ.))

"جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام (بھی) اللہ تعالیٰ کے بندے، اس کے رسول، اس کا کلمہ جو اس (اللہ) نے مریم [کی طرف ڈالا تھا اور اس کی طرف سے (بھیجی ہوئی) روح تھے۔

صحیح البخاری، أحادیث الانبیاء صلوات اللہ علیھم، قولہ: یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم، ج 4، ص 165، حدیث نمبر 3435۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب: من مات علی التوحید دخل الجنۃ، ج 1 ص 42، حدیث نمبر 28 دوسرا نسخہ، حدیث نمبر 46۔

اور (جو شخص اس بات کی بھی گواہی دے کہ) جنّت اور جہنّم برحق ہیں۔ تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ (بہر حال) جنّت میں داخل کرے گا، خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔"

اور صحیحین ہی میں عتبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ))

"اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جو محض رضائے الٰہی کے لیے "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کرے، دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔"

صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب المساجد فی البیوت، ج 1 ص 92 حدیث نمبر 425، 1186، 5401، 6423، 6938۔ و صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب الرخصۃ فی التخلف عن الجماعۃ بعذر، ج 2 ص 126 حدیث نمبر 33 دوسرا نسخہ: 263

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ وَأَدْعُوكَ بِهِ، قَالَ: قُلْ يَا مُوسَى! لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: كُلُّ عِبَادِكَ يَقُولُونَ هَذَا، قَالَ: يَا مُوسَى! لَوْ أَنَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ غَيْرِي وَالْأَرَضِينَ السَّبْعَ وَفِي كِفَّةٍ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فِي كِفَّةٍ، مَالَتْ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ۔))

"موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی، اے میرے پروردگار! مجھے کوئی ایسا ذکر بتائیں جس سے میں تجھے یاد کروں اور اس کے ذریعے سے تجھے پکارتا رہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! "لا الہ الا اللہ" پڑھا کرو۔ حضرت موسیٰ نے کہا: اے میرے رب! یہ کلمہ تو تیرے سب بندے پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور ان کی مخلوق بجز میرے اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں ہوں اور "لا الہ الا اللہ" دوسرے پلڑے میں ہو تو "لا الہ الا اللہ" ان سب سے وزنی ہو گا۔"

اس کو ابن حبان نے اپنی صحیح ذکر سوال کلیم اللہ ربہ، ان یعلمہ شیئا یذکرہ ج 14 ص 102 حدیث نمبر 6218۔ حاکم نے المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر والتہلیل والتسبیح والذکر 18، باب فضل لا الہ الا اللہ وأمر اللہ بہ موسیٰ G775، حدیث نمبر 1979 وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کے ساتھ ضعیف ہے مگر لا الہ الا اللہ کی یہ فضیلت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں ضمیمہ نمبر 2۔

اور سنن ترمذی میں حسن سند کے ساتھ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

((يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً۔))

"اے ابنِ آدم! اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہ لائے، پھر اس حال میں تو مجھ سے ملاقات کرے کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اسی قدر تیری طرف مغفرت و بخشش لے کر آؤں۔"

یہ حدیث صحیح ہے۔ رواہ الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب یا ابن آدم انک ما دعوتنی، ج5 ص509، حدیث نمبر 3540، حسنہ الترمذی وصححہ الالبانی، تخریج مشکاۃ المصابیح 4336۔ الصحیحۃ 127، 128۔ اس حدیث پر کلام کے جواب کے لیے دیکھیں ضمیمہ نمبر 3۔

مسائل

- ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل بہت وسیع ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے ہاں توحید کا ثواب بہت زیادہ ہے۔
- توحید کا عقیدہ ثواب کے ساتھ ساتھ گناہوں کا کفارہ بھی ہے۔
- سورۃ انعام کی آیت: ۸۲ کی تفسیر بھی واضح ہوئی کہ اس میں "ظلم" سے مراد "شرک" ہے۔
- حدیثِ عبادہ رضی اللہ عنہ میں پانچ امور مذکور ہیں، ان پر غور کیا جائے کہ ان میں سرفہرست شرک نہ کرنا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- حدیثِ عبادہ اور حدیث عتبان رضی اللہ عنہما دونوں کو جمع کریں تو ان سے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کا معنی مزید واضح ہو جاتا ہے اور جو لوگ اس دھوکے میں مبتلا ہیں (کہ محض زبان سے کلمہ توحید کا اقرار نجات کے لیے کافی ہے) ان کی غلطی بھی واضح ہو جاتی ہے۔
- عتبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور شرط بھی قابلِ توجہ ہے۔
- انبیائِ کرام علیہم السلام بھی اس کلمہ کی فضیلت ماننے کے محتاج تھے۔
- یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ کلمہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" تمام آسمانوں اور زمینوں سے وزنی اور بھاری ہونے کے باوجود بہت سے کلمہ گو لوگوں کے ترازو ہلکے ہوں گے۔
- اس میں یہ صراحت بھی ہے کہ آسمانوں کی طرح زمینیں بھی سات ہیں۔
- آسمانوں اور زمینوں میں مخلوق آباد ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے بھی اوصاف (صفات) ہیں، جبکہ اشاعرہ کا عقیدہ اس کے برعکس ہے (کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا انکار کرتے ہیں۔)
- جب آپ انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کو اچھی طرح سمجھ لیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ عتبان رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے ان الفاظ:

((فَاِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ))

"کہ جو شخص محض رضائے الٰہی کی خاطر کلمہ "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دیتا ہے۔"

سے شرک کو چھوڑ دینا مراد ہے، محض زبان سے کلمہ پڑھ لینا نجات کے لیے کافی نہیں۔

- یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اس حدیث میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں کو اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول کہا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- یہ بات بھی قابل پہچان ہے کہ (ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہونے کی وجہ سے اس کا کلمہ ہے) تاہم یہاں خصوصی طور پر عیسیٰ علیہ السلام کو "اللہ تعالیٰ کا کلمہ" کہا گیا ہے۔
- (اگرچہ روح، اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، تاہم) عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق خصوصی طور پر معلوم ہوا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی روح قرار دیا گیا ہے۔
- جنّت اور جہنّم پر ایمان لانے کی (اہمیت اور) فضیلت بھی معلوم ہوتی ہے۔
- اس تفصیل سے عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ((عَلَی مَاکَانَ مِنَ الْعُمَلِ)) کا معنی بھی متعین ہو جاتا ہے کہ (انسان کے جنت میں جانے کے لیے اس کا "صاحبِ توحید" ہونا شرط ہے۔)
- قیامت کے روز اعمال تولنے کے لیے جو میزان قائم کی جائے گی، اس کے بھی دو پلڑے ہیں۔
- اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے لیئے "الوجہ" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ کہ جس کا معنی "چہرہ" ہے۔ (یعنی یہ ایمان لانا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ ہے، البتہ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ کی رو سے ہم اس کی کیفیت سمجھنے سے قاصر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے والا شخص بلا حساب جنت میں جائے گا

ارشادِ الٰہی ہے:

اِنَّ اِبۡرٰهِيۡمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيۡفًا ؕ وَلَمۡ يَكُ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۙ‏ (سورۃ النحل: 120)

"بے شک ابراہیم (لوگوں کے لیے) پیشوا، اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور یک سو تھے۔ وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔"

نیز ارشاد ہے:

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ بِرَبِّهِمۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَۙ‏ (سورۃ المؤمنون: 59)

"اور (اہلِ ایمان وہ ہیں) جو اپنے رب کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں ٹھہراتے۔"

حصین بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (ایک دفعہ) سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے پاس حاضر تھا کہ انہوں نے کہا "گذشتہ رات ٹوٹنے والا ستارہ تم میں سے کس نے دیکھا؟" تو میں نے کہا: "میں نے، پھر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ میں اس وقت نماز میں مشغول نہیں تھا، بلکہ مجھے کسی چیز نے ڈس لیا تھا"، سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے پوچھا: تو پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: "میں نے دم کیا تھا۔" انہوں نے مجھ سے پھر پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ تو میں نے جواب میں کہا "کہ ہمیں شعبی رحمہ اللہ" نے ایک حدیث بیان کی ہے، اس کی بناء پر میں نے دم کیا تھا۔" سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے پھر سوال کر دیا: "شعبی رحمہ اللہ نے تمہیں کیا بیان کیا تھا؟" میں نے جواب دیا کہ انہوں نے ہمیں بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ))

"نظر بد اور کسی زہریلی چیز کے کاٹنے کے سوا کسی اور صورت میں دم نہیں۔"

صحیح البخاری، کتاب الطب، باب من اکتوی او کوی غیرہ وفضل من لم یکتو، ج 7، ص 126، حدیث: 5705، 5752، 6541۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنۃ، ج 1، ص 37، حدیث: 220، دوسرا نسخہ: 374۔ مؤلف نے یہاں مسلم کے ہی الفاظ نقل کیے ہیں۔

وضاحت:... مسلم کی روایت میں لا یرقون لفظ کی زیادتی ہے جو کہ بقول شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے شاذ ہے۔ مجموع فتاویٰ: 1/182 اور اقتضاء الصراط المستقیم: 2/827-828۔

یہ سن کر سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے کہا: "جس نے جو سنا، پھر اس پر عمل کیا، اس نے بہت ہی اچھا کیا۔ البتہ ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث سنائی۔

((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي، فَقِيلَ لِي: هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهُ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي: هٰذِهِ أُمَّتُكَ، وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّلَا عَذَابٍ، ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَخَاضَ النَّاسُ فِي أُولٰٓئِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا، وَذَكَرُوا أَشْيَآءَ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتَ مِنْهُمْ، ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔))1

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میرے سامنے بہت سی امتیں پیش کی گئی، میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ تو بہت بڑی جماعت ہے اور کسی کے ساتھ ایک دو آدمی ہیں۔ اور میں نے ایک نبی ایسا بھی دیکھا، جس کے ساتھ کوئی ایک بھی (امتی) نہیں تھا۔ اسی اثناء میں میرے سامنے ایک بہت بڑی جماعت نمودار ہوئی، میں نے سمجھا کہ یہ میری امت ہے، لیکن مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے۔ پھر میں نے ایک اور بہت بڑی جماعت دیکھی، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی امت ہے۔ اور ان میں ستر ہزار افراد ایسے ہیں جو بغیر حساب اور بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اتنی بات فرمانے کے بعد نبیِ اکرم ﷺ اٹھے اور گھر تشریف لے گئے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ان (خوش نصیب ستر ہزار) افراد کے بارے میں قیاس آرائیاں کرنے لگے۔ بعض نے کہا "شاید یہ وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے ہیں" اور بعض نے کہا: "شاید یہ وہ لوگ ہیں جو (عہدِ) اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا۔" اس کے علاوہ انہوں نے کچھ اور باتیں بھی ذکر کیں۔ اتنے میں نبی ﷺ تشریف لے آئے، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو اپنی آراء سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ وہ لوگ ہیں جو نہ دم کرواتے ہیں، یہ (علاج کی غرض سے) اپنے جسم داغتے ہیں، نہ بدفالی لیتے ہیں اور وہ صرف اپنے پروردگار پر ہی توکل کرتے ہیں۔" یہ سن کر عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی (اے اللہ کے رسول ﷺ!) یہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تو ان میں سے ہے۔" اس کے بعد ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی "(اے اللہ کے رسول ﷺ!) میرے لیے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: اس (دعا) میں عکاشہ (رضی اللہ عنہ) تم پر سبقت لے گیا ہے۔"

! صحیح البخاری، کتاب الطب، ح:5705، 5752۔ صحیح مسلم، کتاب الإیمان ح:220، واللفظ لہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل

- یہ کہ توحید کے بارے میں لوگوں کے درجات و مراتب مختلف ہیں۔
- "تحقق توحید" کے مطلب کی وضاحت ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے اس بات پر ابراہیم علیہ السلام کی مدح وستائش فرمائی ہے کہ "وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے اور ان کا دامن شرک کی آلودگی سے پاک تھا۔"
- اللہ تعالیٰ نے اس بات پر اولیاء کرام کی بھی مدح فرمائی ہے کہ وہ شرک سے بے زار و تھے۔
- "دم" اور جسم داغنے کے طریقِ علاج کو ترک کرنا توحید کا اعلیٰ درجہ ہے۔
- ان اوصاف کا احاطہ کرنا ہی در حقیقت توکل ہے۔
- اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علم کی گہرائی کا بھی پتہ چلتا ہے، کہ یہ بلند پایہ مراتب و مناصب انہیں محض عمل کی بدولت حاصل ہوئے ہیں۔
- اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر اور نیکی کے کاموں پر کس قدر حریص تھے۔
- اس سے امتِ محمدیہ کی فضیلت بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ امت بلندئ درجات اور کثرتِ تعداد کے لحاظ سے تمام امتوں سے برتر اور افضل ہے۔
- اس سے موسیٰ علیہ السلام (اور ان) کی امت کی فضیلت بھی عیاں ہوتی ہے۔
- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تمام امتیں پیش کی گئیں۔
- ہر امت کو اپنے نبی کے ساتھ علیحدہ علیحدہ اٹھایا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- دعوتِ انبیاء کو بالعموم تھوڑے لوگوں نے قبول کیا۔
- جس نبی ﷺ کی دعوت پر ایک شخص بھی ایمان نہ لایا، وہ اکیلا ہی آئے گا۔
- اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ کثرتِ تعداد پر مغرور اور قلتِ تعداد پر پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔
- نظرِ بد اور زہریلے جانور کے کاٹے کا دم کرنا جائز ہے۔
- سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے قول

(قَدْ أَحْسَنَ مَنِ انْتَهَى إِلَى مَا سَمِعَ)

یعنی "جس نے اپنی شنید کے مطابق عمل کیا، اس نے اچھا کیا" سے سلفِ صالحین کی علمی گہرائی کا پتہ چلتا ہے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلی حدیث دوسری حدیث کے خلاف نہیں۔

- سلفِ صالحین ایک دوسرے کی بے جا تعریف و ستائش سے پرہیز کیا کرتے تھے۔
- نبیِ اکرم ﷺ کا عکاشہ رضی اللہ عنہ سے یہ فرمانا کہ ((أَنْتَ مِنْهُمْ)) "کہ تو ان میں سے ہے۔" آپ ﷺ کے نبی ہونے کے دلائل اور نشانیوں میں سے ایک دلیل اور نشانی ہے۔
- اس حدیث سے عکاشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی معلوم ہوئی۔
- اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ (بوقتِ ضرورت تصریح کی بجائے) اشارہ و کنایہ میں گفتگو کرنا جائز ہے۔
- (عکاشہ رضی اللہ عنہ کے بعد دعا کی درخواست کرنے والے شخص کو احسن انداز میں بٹھا دینے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ) نبیِ اکرم ﷺ اعلیٰ و احسن اخلاق کے مالک تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرک سے ڈرنے کا بیان

ارشادِ ربّانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ (سورۃ النساء:48)

"بے شک اللہ تعالیٰ اس (گناہ) کو نہیں بخشے گا کہ (کسی کو) اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور جس گناہ کو چاہے معاف کر دے گا۔"

اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے دعا کی:

وَ اجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ (سورۂ ابراھیم:35)

"اور (اے میرے رب!) مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے بچانا۔"

اور حدیث شریف میں ہے:

((أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ، فَسُئِلَ عَنْهُ فَقَالَ: الرِّيَاءُ۔))1

"مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ ڈر "شرکِ اصغر" کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: "شرک اصغر" کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ریاکاری۔"

! اسنادہ حسن لذاتہ۔ مسند أحمد، مسند الأنصار، حدیث محمود بن لبید، ج39، ص39، حدیث:23630، 23636۔ معجم الکبیر للطبرانی، ج4، ص253، ح4301۔ والبیہقی فی شعب الایمان، ج9 ص154، ح:6412۔ ابن حجر نے (بلوغ المرام:440) اسنادہ حسن جبکہ علامہ البانی نے تخریج مشکاۃ المصابیح:5263 والصحیحہ:95 میں اسنادہ جید کہا ہے۔

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَدْعُو مِنْ دُوْنِ اللهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ۔))1

"جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے (شریک) کو پکارتا ہو تو وہ جہنم رسید ہوگا۔"

! صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ تعالیٰ: ومن الناس من یتخذ من دون اللہ انداداً، رقم الحدیث: 449، 6683۔

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ))

"جو کوئی اس حال میں اللہ سے ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ اور جو اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم رسید ہوگا۔"

صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من مات لا یشرک باللہ شیئاً دخل الجن ومن مات مشرکا دخل النار، ج 1، ص 65، ح: 92، 93۔ دوسرا نسخہ، ح: 150، 151، 152۔

مسائل

- شرک سے ڈرنا چاہیئے۔
- "ریاکاری" بھی شرک کی ایک قسم ہے۔
- "ریاکاری" "شرکِ اصغر" ہے۔
- نیک لوگوں پر باقی گناہوں کی نسبت "ریاکاری" کا زیادہ خطرہ ہے۔
- جنت اور جہنم (انسان کے) قریب ہیں۔
- ایک ہی حدیث میں جنت اور جہنم کے قریب ہونے کو اکٹھا ذکر کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- مرتے وقت شرک نہ کرنے والا شخص جنت میں جائے گا اور جسے شرک کرتے ہوئے موت آئی وہ جہنم رسید ہو گا، اگرچہ وہ بہت بڑا عابد وزاہد کیوں نہ ہو۔
- ابراہیم خلیل علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے اپنے اور اپنی اولاد کے لیے بتوں کی عبادت سے محفوظ رہنے کی دعا کرنا، ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔
- ابراہیم علیہ السلام نے ”یعنی اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔“ کہہ کر اکثریت کی حالت سے عبرت حاصل کی ہے (کہ اے میرے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچانا)“ (سورۂ ابراہیم: 36)
- امام بخاری رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق اِن آیات و احادیث میں کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ کی تفسیر ہے۔
- اس باب میں شرک سے محفوظ رہنے والوں کی فضیلت بھی ثابت ہوئی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" کی طرف دعوت دینا

ارشادِ ربانی ہے:

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (سورة یوسف: 108)

"(اے محمد ﷺ!) آپ کہہ دیں کہ میرا اور میرے پیروکاروں کا رستہ تو یہ ہے کہ ہم سب سمجھ بوجھ کر اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت فرمایا:

((إِنَّكَ تَأْتِيْ قَوْمًا مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ- وَفِيْ رِوَايَةٍ: إِلٰى أَنْ يُّوَحِّدُوا اللّٰهَ- فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.))

"تم اہلِ کتاب کی ایک قوم کے پاس جارہے ہو، تم انہیں سب سے پہلے کلمہ "لا الہ الا اللہ" کی گواہی کی دعوت دینا، ایک اور روایت میں ہے کہ "تم انہیں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت (توحید) کی دعوت دینا۔" پس اگر وہ آپ کی یہ بات مان جائیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان جائیں تو پھر انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے، جو ان کے اصحابِ ثروت سے وصول کر کے ان کے فقراء و غرباء میں تقسیم کر دی جائے گی۔ پس اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان جائیں تو ان کے عمدہ اور قیمتی مال لینے سے احتیاط کرنا اور مظلوم کی بد دعا سے بچنا، کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔"

! صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ج2، ص104، ح1395، 1458، 1996، 4347، 7372۔ صحیح مسلم، ج1 ص37، ح19، دوسرا نسخہ 29۔

وضاحت:... الی ان یوحدوا اللہ، کے الفاظ صرف صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب ما جاء فی دعاء النبی ﷺ امتہ الی التوحید اللہ تبارک وتعالیٰ، ج9، ص114، ح:7372 میں ہی ہے۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اور حدیث میں ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَّجُلًا يُفْتَحُ عَلَى يَدَيْهِ، يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ. فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا. فَلَمَّا أَصْبَحُوا النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا. فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ؟ فَقِيلَ: هُوَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ. فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ. فَبَرَأَ كَأَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ. فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِّنْ حَقِّ اللهِ تَعَالَى فِيهِ. فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرِ النَّعَمِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کل میں ایک ایسے شخص کو پرچم دوں گا اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) اس سے محبت رکھتے ہیں۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم رات بھر قیاس آرائیاں کرتے رہے کہ پرچم کسے دیا جا سکتا ہے؟ صبح ہوئی تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ ہر ایک کی یہی خواہش اور امید تھی کہ پرچم اسے ہی ملے گا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں؟" بتایا گیا کہ ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے علی رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعابِ مبارک ڈالا اور دعا فرمائی۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ (مکمل طور پر) یوں تندرست ہو گئے کہ گویا انہیں کچھ بھی تکلیف نہیں تھی۔ آپ ﷺ نے پرچم علی رضی اللہ عنہ کو تھما دیا اور ارشاد فرمایا: "اطمینان سے (ابھی) روانہ ہو جاؤ اور خیبر کے میدان میں پہنچ جاؤ۔ پھر سب سے پہلے انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دینا اور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر عائد ہوتے ہیں، انہیں بتانا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہاری بدولت ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے تو تمہارے لیے یہ (سعادت انتہائی قیمتی) سرخ اونٹوں سے کہیں بہتر ہے۔"

! صحیح البخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب علی بن ابی طالب، ج5، ص18، رقم الحدیث: 3701 اور 3009، 4210۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ﷺ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، ج7، ص121، ح 2406، دوسرا نسخہ: 34۔

مسائل

- نبیِ اکرم ﷺ کے متبعین کا طریق کار یہ ہے کہ (وہ خود ہدایت پر آ جانے کے بعد) دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اس بات میں اخلاص نیت کی ترغیب ہے، کیونکہ اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ "دعوت الی الحق" لے کر اٹھیں بھی تو (وہ اس میں مخلص نہیں ہوتے بلکہ) وہ لوگوں کو بالعموم اپنی ذات کی طرف بلاتے ہیں۔
- دعوت کے کاموں میں بصیرت سے کام لینا فرض ہے۔
- حسنِ توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک مانا جائے۔
- شرک کی ایک خرابی یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے گالی اور اس کی ذات میں عیب اور نقص ہے۔
- اس بات کا اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان کو اہلِ شرک سے دور کر دینا چاہیے، تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ شرک نہ کرنے کے باوجود ان کا ساتھی بن جائے۔
- جملہ واجباتِ دین میں سے سب سے پہلا واجب مسئلہ توحید ہے۔
- بشمولِ نماز تمام امورِ دین سے قبل توحید سے تبلیغ کا آغاز کرنا چاہیے۔
- "رسول اللہ ﷺ کے فرمان {اَنْ یُّوَحِّدُوا اللّٰہ} اور کلمہ "لا الہ الا اللہ" کی شہادت و گواہی کا معنیٰ و مفہوم ایک ہی ہے۔
- کچھ لوگ اہلِ کتاب ہونے کے باوجود کتاب (یعنی توحید) سے کماحقہ باخبر نہیں ہوتے یا جاننے کے باوجود اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔
- دین کی تعلیم تدریجاً دینی چاہیے۔
- سب سے پہلے اہم ترین اور بعد ازاں بتدریج اہمیت والے مسائل بیان کرنے چاہیں۔
- اس میں زکوۃ کے مصرف کا بھی بیان ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- معلم کو چاہیے کہ وہ متعلّم کے شبہات کو بھی دور کرے۔
- زکوٰۃ میں عمدہ اور قیمتی مال لینا منع ہے۔
- مظلوم کی بد دعا سے بچنا چاہیے۔
- مظلوم کی آہ و بد دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔
- سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ اور اولیاء صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جن مشقتوں، بھوک اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، وہ تمام دلائل توحید میں سے ہیں۔
- نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد کہ "کل میں یہ پرچم ایسے شخص کو دوں گا جو..." آپ ﷺ کی علاماتِ نبوت میں سے ہے۔
- آپ ﷺ کا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھ میں لعاب ڈالنا (اور ان کا فوراً صحت یاب ہو جانا بھی) علاماتِ نبوت میں سے ہے۔
- اس واقعہ سے علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت بھی عیاں ہوتی ہے۔
- اس واقعہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت اور فضیلت بھی واضح ہے کہ وہ ساری رات یہ سوچتے رہے کہ پرچم کس خوش نصیب کو ملنے والا ہے اور اس خیال میں وہ فتح کی بشارت بھی بھول گئے۔
- اس سے "ایمان بالقدر" بھی ثابت ہوتا ہے کہ پرچم ایسے شخص کو مل گیا جس نے اس کے لیے کوئی کوشش یا خواہش نہیں کی اور کوشش کرنے والے اس کے حصول سے محروم رہے۔
- علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے فرمان ((عَلَى رُسُلِكَ)) "اطمینان سے روانہ ہو جاؤ" میں آداب (جنگ) کی تعلیم ہے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ جنگ سے پیشتر دعوت اسلام دینی چاہیے۔
- لوگوں سے اولین خطاب ہو، یا قبل ازیں دعوت اور جنگ ہو چکی ہو، ہر دو صورت میں قبل از جنگ دعوتِ اسلام مشروع ہے۔
- نبی اکرم ﷺ کے مندرجہ ذیل ارشاد کہ "ان پر اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ہیں وہ انہیں بتانا" سے معلوم ہوا کہ اسلام کی دعوت حکمت و دانائی کے ساتھ پیش کرنی چاہیے۔
- مسلمان ہو کر اسلام میں (مقرر کردہ) حقوق اللہ سے روشناس ہونا چاہیے۔
- معلوم ہوا کہ جس شخص کے ہاتھوں ایک بھی شخص ہدایت پا جائے، اس کے لیے بڑا ثواب اور بڑی عظمت ہے۔
- اس سے فتویٰ پر قسم اٹھانے کا جواز بھی ثابت ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید کی تفسیر اور کلمہ "لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ" کی گواهی کا مفهوم

ارشادِ ربّانی ہے:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ يَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ○(سورۃالاسراء:57)

"یہ لوگ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) جن کو پکارتے ہیں، وہ خود اپنے رب کا تقرب حاصل کرنے کا وسیلہ (ذریعہ) تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون اس کے قریب تر ہو اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف رہتے ہیں۔ بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔"

اور ارشاد ہے:

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ○ وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○(سورۃالزخرف:26-28)

"اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے (صاف صاف) کہہ دیا تھا کہ تم (اللہ تعالیٰ کے سوا) جن کی بندگی کرتے ہو (میرا ان سے کوئی تعلق نہیں) میں ان سے بیزار ہوں۔ ہاں (میں صرف اسے مانتا ہوں) جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی میری راہنمائی کرے گا اور یہی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گئے، تاکہ وہ (اللہ کی طرف) رجوع کریں۔"

نیز فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ(سورۃ التوبۃ: 31)

"انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور بزرگوں کو اپنا رب بنالیا۔"

اور فرمایا:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ(سورۃ البقرۃ: 165)

"اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو غیر اللہ کو (اس کا) شریک اور ہمسر ٹھہراتے ہیں۔ (اور) وہ ان سے اللہ کی سی محبت کرتے ہیں اور ایمان والے (سب سے) بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔"

اور ابو مالک رضی اللہ عنہ (یعنی سعد بن طارق رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا:

((مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ كَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))1

"جس شخص نے کلمہ "لا الہ الا اللہ" کا اقرار کر لیا اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے، ان کا انکار کیا تو اس کا مال اور خون محفوظ ہو گیا اور اس کا حساب (یعنی باقی معاملہ) اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔"

1 صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اَلْاَمْرِ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتّٰی یَقُوْلُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ج 1، ص 39، ح 23، دوسرا نسخہ: 37، 38۔

وضاحت:... علی اللہ عزوجل یہ صرف مسند احمد، حدیث: 15875، 27212، 27213 میں ہے اور مسلم میں صرف "علی اللہ" ہی ہے۔

آئندہ ابواب اسی بات کی تشریح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل

- اس میں سب سے اہم مسئلہ توحید اور کلمہ "لا الہ الا اللہ" کی تفسیر ہے، جسے متعدد واضح آیات واحادیث سے بیان کر دیا گیا ہے۔
- دلائلِ توحید میں سب سے پہلی آیت سورۃ الاسراء (بنی اسرائیل) کی ہے، جس میں ان مشرکین کی تردید ہے جو مصائب و مشکلات میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صالحین و بزرگان کو پکارتے ہیں۔ اس آیت میں صاف صاف بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارنا ہی شرکِ اکبر ہے۔
- ان دلائل توحید میں سے ایک دلیل سورۃ براءۃ (التوبہ) کی آیت ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے واضح انداز میں فرمایا ہے کہ اہلِ کتاب نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور بزرگوں کو رب بنا رکھا تھا، جبکہ انہیں صرف اور صرف ایک الٰہ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا۔ حالانکہ اس آیت کی واضح تفسیر جس میں کوئی اشکال یا ابہام نہیں، یہ ہے کہ اہلِ کتاب اپنے علماء اور بزرگوں کو (مصیبت اور مشکل میں) پکارتے نہیں تھے، بلکہ عمل معصیت میں ان کی اطاعت کرتے تھے۔
- ابراہیم علیہ السلام کی اس بات کا تذکرہ ہے، جو انہوں نے کفار سے کہی تھی "کہ میں تمہارے معبودوں سے بیزار اور لا تعلق ہوں، ہاں (میرا تعلق صرف اسی سے ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے) اور اس طرح ابراہیم علیہ السلام نے کفار کے معبودانِ باطلہ سے اپنے رب کو مستثنیٰ کیا۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ کفار سے اس طرح کی براءت و بیزاری اور اللہ تعالیٰ کی موالات و محبت ہی کلمہ لا الہ الا اللہ کی تفسیر ہے۔ چنانچہ فرمایا "اور ابراہیم علیہ السلام یہی پیغام اپنے پیچھے اپنی قوم میں چھوڑ گئے، تاکہ وہ (اس کی طرف) رجوع کریں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ان دلائل میں سے ایک دلیل سورۂ بقرہ کی وہ آیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے متعلق بیان فرمائی ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے نکلنے والے نہیں ہیں۔ اور ان کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے شریکوں سے یوں محبت کرتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کو اللہ تعالیٰ سے بھی بڑی محبت تھی، مگر ان کی یہ محبت انہیں مشرف بہ اسلام نہ کر سکی۔

ذرا غور کریں... کہ جب اللہ تعالیٰ اور غیر اللہ سے محبت کرنے والوں کو مسلمان شمار نہیں کیا گیا تو اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر شریکوں سے محبت کرنے والوں، یا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر صرف غیر اللہ سے محبت کرنے والوں کا کیا حال ہوگا؟

- ان دلائل میں سے ایک دلیل نبیِ اکرم ﷺ کا فرمانِ ذیشان بھی ہے کہ جس شخص نے کلمہ "لا الہ الا اللہ" کا اقرار اور معبودانِ باطلہ کا انکار کیا اس کا مال اور خون (جان) محفوظ ہو گیا اور اس کا حساب (یعنی باقی معاملہ) اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔"

یہ ارشادِ مبارک ان بڑے دلائل میں سے ایک ہے جو کلمہ "لا الہ الا اللہ" کے معنیٰ و مفہوم کو (صحیح طور پر) واضح کرتے ہیں کہ اس کلمہ کو محض زبان سے ادا کر لینے سے مال و جان کو امان و تحفظ نہیں مل جاتا، یعنی اس کلمہ کو محض پڑھ لینے سے، یا اس کے معنی اور لفظ کو جان لینے، یا اس کے محض اقرار سے امان نہیں مل جاتی اور نہ اللہ وحدہ لا شریک لہ کو محض پکارنے سے امان و تحفظ حاصل ہوتا ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ جب تک معبودانِ باطلہ کا کفر و انکار نہ کیا جائے، امان نہیں مل سکتی۔

- یاد رہے کہ... اگر کسی نے ان باتوں میں سے کسی میں بھی ذرا سا شک یا توقف کیا تو اس کی جان اور مال کو تحفظ و امان حاصل نہیں ہو سکے گا۔ یہ مسئلہ کس قدر اہم اور عظیم ہے اور کس قدر واضح ہے۔ اور مخالفین کے خلاف کتنی بڑی قاطع دلیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفع بلاء اور دفع مصائب کے لیئے چھلے اور دھاگے وغیرہ باندھنا شرک ھے

ارشادِ ربّانی ہے:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ (سورۃ الزمر: 38)

"(اے محمد ﷺ!) ان سے کہہ دیجئے! تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کوئی ضرر پہچانا چاہے تو کیا اللہ تعالیٰ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو، اس ضرر کو ہٹا سکتے ہیں؟ یا اللہ مجھ پر مہربانی کرنا چاہے، تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں؟ آپ (ﷺ) کہہ دیں کہ مجھے تو اللہ ہی کافی ہے، بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔"

عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیتل کا چھلہ دیکھا تو فرمایا:

((مَا هٰذِهِ؟ قَالَ مِنَ الْوَاهِنَةِ. فَقَالَ: اِنْزَعْهَا فَإِنَّهَا لَا تَزِيْدُكَ إِلَّا وَهْنًا، فَإِنَّكَ لَوْ مُتَّ وَهِيَ عَلَيْكَ مَا أَفْلَحْتَ أَبَدًا۔))

"یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ "واھنہ" (ایک مرض) کی وجہ سے پہنا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے اتار دو۔ یہ (تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا بلکہ) تمہاری کمزوری میں مزید اضافہ کر دے گا۔ اس چھلے کو پہنے ہوئے اگر تمہیں موت آگئی تو تم کبھی نجات نہیں پا سکو گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسنادہ ضعیف، رواہ ابن ماجہ فی سننہ، کتاب الطب، باب تعلیق۔ التمائم، ج5، ص175، ح3531۔ ومسند احمد، ج33، ص204، ح:20000۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج5، ص35، ح:23460، 23461۔

وضاحت:... یہ روایت مرفوعاً ضعیف ہی ہے مگر موقوفاً بھی مروی ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں ضمیمہ نمبر4

واھنہ: امام ابن الاثیر الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ واھنہ ایک ایسی بیماری ہے جس میں کندھے یا پورے بازو کی رگ پھول جاتی ہے۔ تکلیف سے نجات کے لیے دم بھی کرواتے ہیں۔ بعض اہل علم کا قول ہے کہ کہنی اور کندھے کے درمیانی حصہ میں بعض اوقات تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔ یہ تکلیف مردوں کو ہوتی ہے، عورتوں کو نہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے اُس شخص کو وہ چھلا پہننے سے اس لئے منع کیا تھا کہ اس نے وہ چھلا اس مرض سے نجات کے لیے پہنا تھا کہ وہ چھلا اسے محفوظ رکھے گا۔ حالانکہ چھلے کا بیماری سے کوئی واسطہ یا تعلق نہیں۔ (مترجم)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَلَا أَتَمَّ اللهُ لَهُ، وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللهُ لَهُ۔))

"جس شخص نے (بیماری سے تحفظ کے لیے) کوئی تعویذ لٹکایا، (اللہ تعالیٰ) اس کی مراد پوری نہ کرے اور جس نے سیپ باندھا، اللہ تعالیٰ اسے بھی آرام نہ دے۔" 3

اسنادہ ضعیف۔ أخرجہ احمد فی مسندہ۔ مسند الشامیین، حدیث عقبہ بن عامر الجھنی، ج 28، ص 636، ح 17422، 17404۔ وابنِ حبان فی صحیحہ: ج 13، ص 450، ح: 6086 والحاکم فی مستدرک، ج 4، ص 216-217 ولکن لہ شواہد۔ فالحدیث من حیث المجموع حسن لغیرہ ان شاء اللہ۔

وضاحت:... تفصیل کے لیے دیکھیں ضمیمہ نمبر5۔

تمیمہ: مذکورہ بالا حدیث میں "تمیمہ" اور "ودعہ" کی مذمت وارد ہوئی ہے، کوئی چیز وہ لوہے کی ہو یا پیتل کی، سیپ ہو یا منکا، یا دھاگہ، اسے گلے میں ڈالنا، کلائی یا بازو، انگلی یا پاؤں میں باندھنا، اس نیت سے کہ اس کی وجہ سے آرام آجائے گا، سخت ممنوع ہے، بلکہ شرک ہے۔

ایک اور روایت میں ہے:

((مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جس نے (بیماری سے تحفظ کی نیت سے) تعویذ لٹکایا، اس نے اس (اللہ تعالیٰ) کے ساتھ شرک کیا۔"

اسنادہ حسن۔ رواہ احمد فی مسندہ۔ مسند الشامیین، حدیث عقبہ بن عامر الجہنی، ج 28، ص 636، ح 17422۔ وحاکم فی مستدرکہ، ج 4، ص 243، ح 7513۔ وسکت عنہ الذہبی فی التلخیص۔ وصححہ الامام الالبانی فی الصحیحۃ: 492۔

ابنِ ابی حاتم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا ہے:

((أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا فِي يَدِهِ خَيْطٌ مِّنَ الْحُمَّى فَقَطَعَهُ))

"انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بخار کے سبب دھاگہ باندھا ہوا دیکھا تو انہوں نے اسے کاٹ ڈالا اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

"اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود بھی مشرک ہیں۔ (سورۃ یوسف:106)

اسنادہ منقطع: أخرجہ ابن ابی حاتم فی تفسیرہ: 2208/7۔ اس کی سند میں عزرۃ بن عبد الرحمن الخزاعی اور دوسرے مصادر کے مطابق عزرۃ کی جگہ عروۃ ہیں اور یہ نہ تو حذیفہ کے تلامذہ میں سے ہیں اور نہ ہی حذیفہ سے ان کی روایت کا کسی نے تذکرہ کیا ہے۔ البتہ دوسری روایت حذیفہ سے ہی مروی ہے جو اس روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: "انہ دخل علی رجل یعودہ فوجد فی عضدہ خیطاً، قال ما ہذا؟ فقال: خیط رقی ل فیہ۔ فقطعہ ثم قال: لو مت ما صلیت علیک"۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج 5، ص 35، ح: 23463، اسنادہ حسن لذاتہ۔

تفسیر ابن ابی حاتم: 12040/4

مسائل

- (بیماری سے تحفظ کی نیت سے) چھلا، دھاگہ یا ڈورا باندھنا سخت منع ہے۔
- اس حدیث سے معلوم شدہ اس بیان سے کہ اگر صحابی بھی اس نیت سے کوئی چیز باندھے یا لٹکائے اور اسی حال میں مر جائے تو وہ بھی کبھی فلاح نہیں پا سکتا۔ صحابہ کی اس ٹھوس بات کے لیے شاہد موجود ہے اور وہ یہ کہ "شرک اصغر اکبر الکبائر ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- جہالت کے سبب بھی ان چیزوں کے مرتکب کو معذور نہیں سمجھا جائے گا۔
- یہ چیزیں دنیا میں بھی مفید نہیں بلکہ مضر ہیں کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ "یہ تیری بیماری کو بڑھانے کے سوا کچھ نہ کرے گا۔"
- ایسی چیزوں کو استعمال کرنے والے شخص کو سختی سے روکنا چاہیے۔
- اس بات کی وضاحت معلوم ہوئی کہ جس نے کوئی چیز لٹکائی اسے اس کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔
- جس نے کوئی تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔
- بخار کی وجہ سے دھاگہ باندھنا شرک ہے۔
- حذیفہ رضی اللہ عنہ کا اس موقعہ پر اس آیت کی تلاوت کرنا، اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شرکِ اکبر کی آیات سے شرکِ اصغر پر بھی استدلال کیا کرتے تھے جیسا کہ سورۂ البقرہ کی آیت کی تفسیر میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔
- نظرِ بد سے بچاؤ کے لیے سیپ باندھنا شرک ہے۔
- (بیماریوں سے تحفظ کے لیے) تعویذ لٹکانے اور سیپ ڈالنے والے کے لیے بد دعا کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری نہ کرے اور اسے آرام نہ دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دم اور تعویذات کا بیان

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَأَرْسَلَ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ، أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ.))

"وہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے کہ آپ نے ایک قاصد کو یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت وغیرہ سے لٹکائی چیز نہ رہنے دی جائے، اگر ہو تو کاٹ دی جائے۔"

صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب ما قیل فی الجرس ونحوه فی اعناق الابل، ج4، ص59، ح3005۔ و صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب کراهة قلادة الوتر فی رقبة البعیر، ج6، ص163، ح:2115، دوسرا نسخہ:105۔ یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

دور جاہلیت میں رسم تھی کہ اگر کمان کی تانت پرانی ہو جاتی تو اسے تبدیل کر لیتے اور پرانی تانت کو چوپایوں کے گلے میں ڈال دیتے، ان کا خیال تھا کہ اس سے جانور نظر بد سے محفوظ رہتا ہے۔ (مترجم)

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

((إِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ.))

"جھاڑ پھونک (نظر بد وغیرہ سے تحفظ کے لیے) تعویذ گنڈے (باندھنا اور محبت کے لیے کیے جانے والے اعمال) جادو سب شرک ہیں۔"[1]

اسنادہ صحیح۔ رواہ ابو داود، کتاب الطب، باب فی تعلیق التمائم، ج4، ص137، ح3883۔ وابن ماجہ، کتاب الطب، باب تعلیق التمائم، ج5، ص173، ح:3530۔ فی سننهما۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ الصحیحہ رقم:331۔

ملاحظہ: یہ ایک تفصیلی واقعہ کا بعض حصہ ہے۔ پورا واقعہ امام ابو داود رحمہ اللہ نے نقل فرمایا ہے، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ زینب رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے شوہر عبد اللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے میری گردن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ایک دھاگہ دیکھا تو پوچھا، یہ کیا ہے؟ میں نے کہا "یہ دم کیا ہوا دھاگہ مجھے دیا گیا ہے۔" تو ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ دھاگہ کاٹ ڈالا اور فرمایا: "اے عبد اللہ کے اہلِ و عیال! تم اس شرک سے بے نیاز ہو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ، یہ جھاڑ پھونک، نظر بد سے تحفظ کے لیے مختلف چیزیں باندھنا یا لٹکانا اور محبت کے تعویذات سب شرک ہیں۔" میں نے کہا "میری آنکھ میں چبھن تھی میں فلاں یہودی کے پاس دم کرانے جاتی تھی، اس کے دم سے مجھے آرام آجاتا تھا۔" تو ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا "یہ شیطانی حرکت ہے، وہ اپنے ہاتھ سے چھوتا تھا جب دم کیا جاتا تو وہ ہاتھ روک لیتا۔ اس تکلیف کے دوران تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم وہ دعا پڑھ لیتی، جو رسول اکرم ﷺ پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((أَذْهِبِ الْبَآسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَماً))

اس حدیث میں درجِ ذیل تین الفاظ وارد ہوئے ہیں تمائم، رقی اور تولہ۔

التمائم:... یہ لفظ "تمیمہ" کی جمع ہے۔ اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو نظر بد سے تحفظ کے لیے بچوں کے گلے میں باندھی، لٹکائی یا ڈالی جائے۔ قرآنی تعویذات کو بعض اہلِ علم نے جائز اور بعض نے ناجائز قرار دیا ہے، ناجائز کہنے والوں میں سے ایک عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

الرقی:... یہ "رقیہ" کی جمع ہے۔ انہیں "العزائم" بھی کہا جاتا ہے۔ "رقیہ" دم اور جھاڑ پھونک کو کہتے ہیں۔ اگرچہ حدیث میں دم کو شرک کہا گیا ہے، لیکن دلائل سے ثابت ہے کہ جو دم شرکیہ کلمات پر مشتمل نہ ہو، اس کی جازت ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے نظرِ بد اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے پر دم کی اجازت اور رخصت دی ہے۔

التولہ:... یہ ایک ایسا عمل ہے، جس کے ذریعے عربوں کے خیال میں خاوند اور بیوی کے مابین الفت پیدا کی جاتی ہے۔

اور عبد اللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ۔))

"جس شخص نے کوئی چیز لٹکائی تو اسے اسی کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔"

اسنادہ صحیح۔ رواہ الترمذی فی سننہ ابواب الطب عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی کراہیۃ التعلیق، ج 3، ص 585، ح 2072۔ ومسند احمد، ج 31، ص 77 ح 18781، 18786۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔ غایۃ المرام، رقم: 297۔ جبکہ صحیح ترمذی میں "صحیح" کہا ہے۔

اور امام احمد، رُویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ "مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا رُوَيْفِعُ! لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ، فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ، أَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا، أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيءٌ مِنْهُ۔))2

"اے رُویفع! شاید تم مدت تک زندہ رہو، لہٰذا لوگوں کو بتا دینا کہ جو شخص داڑھی کو گرہ لگائے، یا تانت گلے میں ڈالے، یا چوپائے کے گوبر یا ہڈی سے استنجاء کرے، تو محمد ﷺ اس سے بیزار اور لاتعلق ہیں۔"

اسنادہ صحیح۔ رواہ أبو داود فی سننہ، کتاب الطهارة، باب ما يُنهى عنه أن يُستنجى بِهِ، ج 1، ص 31، ح 36۔ والنسائی فی سننہ، کتاب الزینۃ، عقد اللحیۃ، ج 8، ص 135، ح: 5067۔ وصححہ الالبانی فی صحیح سنن أبی داود ومشکاۃ، رقم: 351۔

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے:

((مَنْ قَطَعَ تَمِيمَةً مِنْ إِنْسَانٍ كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ))3

"جو شخص کسی کے گلے سے تعویذ کو کاٹ ڈالے تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔"

اسنادہ ضعیف، فیہ لیث بن ابی سلیم "ضعیف لأجل سوء حفظہ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ، ج 5، ص 36، ح: 23473۔ مگر ایک دوسری روایت اس روایت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ اس کے الفاظ ہیں "أن سعید بن جبیر "رأی انسانٍ یطوف بالبیت فی عنقہ خرزۃ فقطعہا"۔ رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ، ج 5، ص 36، ح 23473۔

اور وکیع رحمہ اللہ، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّمَائِمَ كُلَّهَا مِنَ الْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقُرْآنِ))1

"(لوگ یعنی اصحاب ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ) قرآنی اور غیر قرآنی ہر قسم کے تعویذات کو ناپسند گردانتے تھے۔"

اسنادہ ضعیف۔ رواہ ابن أبي شیبۃ فی مصنفہ، ج5 ص36 ح23467 فیہ مغیرۃ وھو مغیرہ بن مقسم الضبی مدلس، وروایۃ ہذا اقد عنعن۔

لیکن ابراہیم نخعی بچوں کے گلے میں اس طرح کی چیزوں کو لٹکانے کو درست نہیں سمجھتے تھے کیونکہ وہ پہنے بیت الخلاء میں بھی داخل ہوتے ہیں، دیکھیں مصنف ابن أبي شیبۃ، ج5، ص36، ح23476۔

مسائل

- "رقیہ" اور "تمیمہ" کی تفسیر۔
- "تولہ" کی تفسیر ہوئی۔
- "رقیہ"، "تمیمہ"، اور "تولہ" بلا استثناء تینوں شرک ہیں۔
- نظرِ بد اور زہریلے جانوروں کے کاٹے کا غیر شرکیہ دم ممنوع نہیں۔
- قرآنی آیات کے تمیمہ (تعویذ) کے بارے میں اہلِ علم کے مابین اختلاف ہے کہ یہ شرک ہے یا نہیں؟
- نظرِ بد سے تحفظ کی خاطر جانوروں کے گلے میں تانت باندھنا شرک ہے۔
- اس میں تانت باندھنے والوں کے لیے شدید وعید وارد ہوئی ہے۔
- اس سے کسی کے گلے میں باندھے ہوئے تعویذ کو کاٹ پھینکنے کا ثواب اور فضیلت معلوم ہوتی ہے۔
- ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کی بات اہلِ علم کے مذکورہ بالا اختلاف کے منافی نہیں، کیونکہ ان کے کلام سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد مراد ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو شخص کسی درخت یا پتھر وغیرہ کو متبرک سمجھے

ارشادِ ربّانی ہے:

أَفَرَءَيْتُمُ اللَّٰتَ وَالْعُزَّىٰ ○ وَمَنَوٰةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَىٰ ○ (سورۃ النجم: 19-20)

"بھلا تم نے (کبھی) "لات"، "عزیٰ" اور تیسری (دیوی) "منات" کے بارے میں بھی غور کیا ہے؟"

ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى حُنَيْنٍ، وَنَحْنُ حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ، وَلِلْمُشْرِكِينَ سِدْرَةٌ يَعْكِفُونَ عِنْدَهَا وَيَنُوطُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ! إِجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اللهُ أَكْبَرُ! أَنَّهَا السُّنَنُ، قُلْتُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.))

"غزوۂ حنین کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہے تھے اور ہم نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔ (راستے میں) مشرکین کی ایک بیری تھی، وہ (عظمت اور برکت کے خیال سے) اس کے پاس آکر بیٹھے رہتے تھے۔ اور (برکت کے لیے) اپنے ہتھیار بھی اس پر لٹکایا کرتے تھے۔ اس کا نام "ذات انواط" تھا۔ چلتے چلتے ایک بیری کے پاس سے ہمارا گزر ہوا تو ہم نے کہا: "یا رسول اللہ (ﷺ)! جیسے ان مشرکین کا ذات انواط ہے، آپ ﷺ ہمارے لیے بھی ایک "ذاتِ انواط" مقرر فرما دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ اکبر" "یہی تو (گمراہی اور سابقہ قوموں کے) راستے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم نے تو وہی بات کی جو بنو اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ اے موسیٰ! جیسے ان کے معبود ہیں آپ ہمارے لیے بھی ایک ایسا معبود مقرر کر دیں۔" موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: "تم تو بڑے نادان ہو۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی پہلی امتوں کے طریقوں پر چلو گے۔"

! حدیث صحیح۔ رواہ الترمذی فی سننہ۔ ابواب الفتن عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء لترکبن سنن من کان قبلکم، ج4، ص 49، ح2180۔ ومسند احمد۔ مسند الانصار، حدیث ابی واقد اللیثی، ج36، ص225، ح21897۔ امام البانی نے ترمذی میں "صحیح" کہا ہے اور خود امام ترمذی نے کہا: "ہذا حدیث حسن صحیح۔"

مسائل

- سورۃ النجم کی آیت کی تفسیر ہے۔
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذاتِ انواط مقرر کرنے کے مطالبہ کی صحیح توجیہہ (کہ وہ ذاتِ انواط صرف تبرک کی خاطر مقرر کرانا چاہتے تھے۔ ان کا اسے معبود بنانا مقصود نہ تھا)
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی اس خواہش کا صرف اظہار ہی کیا تھا۔ اسے عملی جامہ نہیں پہنایا تھا۔
- اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقصد و ارادہ محض تقربِ الٰہی کا حصول تھا، کیونکہ ان کا گمان تھا کہ اللہ تعالیٰ اسے پسند فرماتا ہے۔
- جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ پر شرک کی یہ قسم مخفی رہی تو دوسرے عام لوگوں کا اس سے نابلد رہنا زیادہ قرینِ قیاس ہے۔
- (اعمالِ صالحہ کے بدلے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جو نیکیاں اور بخشش کے وعدے عطا کیے گئے ہیں، وہ دوسروں کو حاصل نہیں ہو سکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معذور اور بے قصور نہیں سمجھا، بلکہ آپ نے ان کی بایں الفاظ تردید فرمائی کہ "یہی تو گمراہی (پہلی قوموں) کے راستے ہیں تم بھی پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے" اور آپ ﷺ نے تین طرح سے اس کی مذمت فرمائی۔

- سب سے اہم بات جو اصل مقصود ہے، وہ نبی ﷺ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے یہ فرمانا ہے کہ "تمہارا مطالبہ اور فرمائش بھی بنی اسرائیل کے مطالبہ اور فرمائش جیسی ہے۔" انہوں نے کہا تھا کہ: "اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا۔" سو تم نے بھی ایسا ہی مطالبہ کیا۔

- اس قسم کے مقامات کو مقدس اور متبرک نہ سمجھنا، توحید اور لا الہ الا اللہ کی مراد ہے۔ یہ ایک انتہائی دقیق اور پوشیدہ بات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس کا ادراک نہ کر سکے۔

- آپ ﷺ نے فتوے پر قسم اٹھائی، جبکہ بلا مصلحت و مقصد قسم اٹھانا رسول اللہ ﷺ کی عادتِ مبارکہ نہ تھی۔

- چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس مطالبہ و فرمائش کی وجہ سے مرتد نہیں سمجھا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ شرک بڑا بھی ہوتا ہے اور چھوٹا بھی۔

- ابو واقد رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ہم ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس بات کا علم تھا کہ ایسا کرنا درست نہیں۔

- اس سے اظہارِ تعجب کے موقع پر "اللہ اکبر" کہنے کا جواز بھی ملتا ہے نیز اس میں ان لوگوں کی تردید ہے جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- شرک وبدعت کے تمام ذرائع کا سدباب کرنا چاہیے۔
- اس میں اہلِ جاہلیت کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔
- اس میں دورانِ تعلیم (کسی مصلحت کی بنیاد پر استاد کا شاگرد پر) ناراض ہونا ثابت ہے۔
- نبیِ کریم ﷺ نے ((اِنَّهَا السُّنَنُ)) فرما کر عمومی اصول بیان کر دیا۔
- آپ ﷺ کی یہ خبر بھی علاماتِ نبوت میں سے ہے کہ آپ ﷺ کی پیشن گوئی کے مطابق اب اسی طرح ہو رہا ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جن باتوں پر یہود و نصاریٰ کی مذمت فرمائی، وہ دراصل ہمیں تنبیہ ہے۔(تاکہ ہم ان سے بچیں۔)
- اہلِ علم کے ہاں یہ اصول طے ہے کہ عبادت کی بنیاد حکم اور امر پر ہے (اپنی مرضی یا خواہش سے عبادت مقرر نہیں کی جا سکتی) اس سے قبر کے سوالوں پر تنبیہ ہوتی ہے کہ قبر میں پہلا سوال یہ ہو گا "تیرا رب کون ہے؟" یہ تو واقع ہے، البتہ دوسرا سوال "تیرا نبی کون ہے؟" اس کا تعلق امور غیبیہ سے ہے۔

  اور تیسرا سوال "تیرا دین کیا ہے؟" اس پر آیت دلالت کرتی ہے۔
- اہلِ کتاب کے طور طریقے بھی اسی مذموم ہیں، جیسے مشرکین کا مذہب اور ان کے طور اطوار ہیں۔
- جو شخص باطل سے حق کی طرف آتا ہے، اس کے دل میں قدیم عبادات، عقائد اور تصورات کا کچھ نہ کچھ اثر باقی رہ جاتا ہے، جیسا کہ ابو واقد رضی اللہ عنہ نے کہا: ((نَحْنُ حُدَثَاءُ عَهْدٍ بِكُفْرٍ)) یعنی ابھی ماضی قریب میں ہمارا کفر سے تعلق رہا ہے اور ہم نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا

ارشادِ الٰہی ہے:

قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُکِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ۝ (سورۃ الانعام: 163-162)

"کہہ دیجیے کہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب رب العالمین کے لیے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے اول فرماں بردار ہوں۔"

نیز فرمایا:

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ۝ (سورۃ الکوثر: 2)

"پس تم اپنے رب ہی کے لیے نماز پڑھو اور قربانی دو۔"

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چار باتیں بتلائیں۔

((لَعَنَ اللہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللہِ، لَعَنَ اللہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ، لَعَنَ اللہُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا، لَعَنَ اللہُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ۔))

"جو شخص غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کرے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جو شخص اپنے والدین پر لعنت کرے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جو شخص کسی بدعتی (مجرم) کو پناہ دے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ جو شخص حدودِ زمین کے نشانات بدلے، اس پر (بھی) اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔"

صحیح مسلم، کتاب الأضاحی، ج6، ص84، ح:1978۔ دوسرا نسخہ: 43، 44، 45۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فِيْ ذُبَابٍ، وَدَخَلَ النَّارَ رَجُلٌ فِيْ ذُبَابٍ. قَالُوْا: وَكَيْفَ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَرَّ رَجُلَانِ عَلٰى قَوْمٍ لَّهُمْ صَنَمٌ لَا يَجُوْزُهُ أَحَدٌ حَتّٰى يُقَرِّبَ لَهُ شَيْئًا. فَقَالُوْا لِأَحَدِهِمَا قَرِّبْ. قَالَ: لَيْسَ عِنْدِيْ شَيْءٌ أُقَرِّبُ. قَالُوْا لَهُ: قَرِّبْ، وَلَوْ ذُبَابًا. فَقَرَّبَ ذُبَابًا فَخَلَّوْا سَبِيْلَهُ. فَدَخَلَ النَّارَ. وَقَالُوْا لِلْآخِرِ: قَرِّبْ. فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأُقَرِّبَ لِأَحَدٍ شَيْئًا دُوْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ. فَدَخَلَ الْجَنَّةَ.))

”ایک شخص مکھی کی وجہ سے جنت چلا گیا اور ایک شخص مکھی ہی کی وجہ سے جہنم جا پہنچا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی! یارسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دو آدمیوں کا گزر ایک قوم پر ہوا، جس کا ایک بت تھا۔ کسی کو وہاں سے چڑھاوا چڑھائے بغیر گزرنے کی جازت نہ تھی۔ (اس) قوم کے لوگوں نے ان میں سے ایک کو کہا، چڑھاوا چڑھاؤ۔ اس نے کہا، چڑھاوے کے لیے میرے پاس کوئی چیز نہیں۔ انہوں نے کہا، تمہیں یہ کام ضرور کرنا ہو گا، خواہ ایک مکھی ہی چڑھاؤ۔ اس شخص نے ایک مکھی کا چڑھاوا چڑھا دیا۔ چنانچہ انہوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ اور وہ اس مکھی کے سبب جہنم میں جا پہنچا۔ ان لوگوں نے دوسرے سے کہا، تم بھی کوئی چڑھاوا چڑھاؤ، تو اس نے کہا، میں تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے واسطے کوئی چڑھاوا نہیں چڑھا سکتا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا اور وہ ”سیدھا“ جنت میں جا پہنچا۔“

اسنادہ صحیح موقوفاً۔ رواہ ابن أبی شیبۃ فی مصنفہ، ج 6، ص 473، ح: 33038۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ، ج 12، ص 721، ح 5829 میں موقوفاً ”اسنادہ صحیح“ کہا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مسائل

- آیہ مبارکہ {إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي} کی تفسیر۔
- آیہ مبارکہ {فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ} کی تفسیر۔
- رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے والے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔
- اپنے والدین پر لعنت کرنے والا خود لعنتی ہے، اس سے یہ بات ماخوذ ہے کہ اگر تم کسی کے والدین کو لعنت کرو گے تو وہ تمہارے والدین پر لعنت کرے گا، اسی طرح تم خود اپنے والدین پر لعنت کا سبب بنو گے۔
- جو شخص کسی بدعتی (مجرم) کو پناہ دے، وہ ملعون ہے۔ بدعتی سے مراد وہ شخص ہے جو کسی ایسے جرم کا مرتکب ہو جس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا واجب ہو اور وہ اس سے بچنے کے لیے کسی کی پناہ ڈھونڈے۔
- جو شخص حدودِ زمین کی علامت بدل ڈالے، وہ لعنتی ہے۔ اس سے ایسے نشانات مراد ہیں جو آپ اور آپ کے پڑوسی کی حدودِ ملکیت کو متعین کرتے ہیں اور ان نشانات کو بدلنے سے پڑوسیوں کا حق مارنا مقصود ہو۔
- کسی متعین شخص پر یا عمومی طور پر گناہ گار لوگوں پر لعنت کرنے میں فرق ہے۔
- ایک مکھی کی وجہ سے جہنم میں جانے کا قصہ بہت عظیم ہے۔
- مکھی کا چڑھاوا چڑھانے والا جہنم رسید ہوا حالانکہ ایسا کرنے میں اس کا مقصد قطعاً شرک نہیں تھا، بلکہ اس نے اپنی جان بچانے کے لیے ایسا کیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اہلِ ایمان کے ہاں شرک کس قدر سنگین جرم ہے کہ اس نے قتل ہونا گوارا کر لیا، لیکن اہلِ صنم کا مطالبہ پورا نہ کیا، حالانکہ انہوں نے اس سے صرف ظاہری عمل کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔
- ان دونوں میں سے شرک کا ارتکاب کر کے جہنم میں جانے والا شخص مسلمان تھا۔ اگر وہ کافر ہوتا تو آپ ﷺ یوں نہ فرماتے کہ "وہ ایک مکھی کے سبب جہنم میں گیا۔"
- اس حدیث میں ایک دوسری صحیح حدیث کی تائید ہے کہ "جنت اور جہنم تمہارے ایک کے، اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔"

((اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ))

صحیح البخاری، کتاب الرقاق، ج8، ص102، ح:6488۔

- بشمول بت پرست ہر ایک کے نزدیک قلبی عمل سب سے زیادہ اہم اور مقصودِ اعظم ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جاتا ہو وہاں اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں

ارشادِ الٰہی ہے:

لَا تَقُمۡ فِيۡهِ اَبَدًا‌ ؕ لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى مِنۡ اَوَّلِ يَوۡمٍ اَحَقُّ اَنۡ تَقُوۡمَ فِيۡهِ‌ ؕ فِيۡهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوۡنَ اَنۡ يَّتَطَهَّرُوۡا‌ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُطَّهِّرِيۡنَ ○ (سورۃ التوبہ:108)

"آپ کبھی اس (مسجد ضرار) میں (عبادت کے لیے) کھڑے نہ ہونا، البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد شروع دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی ہے، وہ زیادہ موزوں ہے کہ آپ ﷺ اس میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک صاف رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بھی صفائی اور پاکیزگی اختیار کرنے والے لوگ ہی پسند ہیں۔"

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ایک شخص نے بوانہ مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی، چنانچہ اس نے (اس کے متعلق) نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ كَانَ فِيهَا وَثَنٌ مِنْ أَوْثَانِ الْجَاهِلِيَّةِ يُعْبَدُ؟ قَالُوا: لَا. قَالَ فَهَلْ كَانَ فِيهَا عِيدٌ مِنْ أَعْيَادِهِمْ؟ قَالُوا: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَوْفِ بِنَذْرِكَ، فَإِنَّهُ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ.))

"کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی ایسا بت تھا جس کی پوجا کی جاتی رہی ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مزید پوچھا: "کیا وہاں کوئی مشرکین کا میلہ لگتا تھا؟" صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا نہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم اپنی نذر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوری کر لو۔ یاد رکھو! جو نذر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہو اسے پورا کرنا درست نہیں اور اسی طرح جس نذر کو پورا کرنا انسان کی وسعت میں نہ ہو اسے بھی پورا کرنا ضروری نہیں۔''

اسنادہ صحیح۔ رواہ أبو داوٗد فی سننہ کتاب الایمان والنذور، باب مایومر بہ من الوفاء بالنذر، ج3 ص394 ح:3313 وصحہ الألبانی۔

مسائل

- آیہ مبارکہ {لَا تَقُمۡ فِيۡهِ اَبَدًا} کی تفسیر ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی اطاعت و معصیت بعض اوقات زمین پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔
- کسی مشکل مسئلہ کو سمجھانے کے لیے واضح مسئلہ پیش کرنا چاہیے، تاکہ کوئی اشکال باقی نہ رہے۔
- بوقت ضرورت، مفتی سائل سے تفصیلات اور وضاحتیں طلب کر سکتا ہے۔
- اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی خاص مقام کو منت اور نذر ماننے کے لیے مخصوص کرنے میں کوئی قباحت نہیں، بشرطیکہ اس میں کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو۔
- جس مقام پر دورِ جاہلیت میں کوئی ''وثن'' (بت) رہا ہو، وہاں نذر پوری کرنا منع ہے، خواہ اب اسے وہاں سے ختم کر دیا گیا ہو۔
- کسی ایسی جگہ پر بھی نذر پوری نہیں کی جا سکتی، جہاں مشرکین کا کوئی میلہ یا تہوار منایا جاتا رہا ہو۔ اگرچہ اب وہ سلسلہ بند ہی ہو چکا ہو۔
- اگر کسی نے مشرکین کے بت یا تہوار والے مقام کی نذر مانی ہو تو اسے پورا کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ نافرمانی کی نذر ہے، جو ناجائز ہے۔
- اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تہوار میں مشرکین کی مشابہت سے بچنا چاہیے، اگرچہ مشرکین کی مشابہت کرنا مسلمان کا مقصود نہ بھی ہو۔
- اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والی نذر باطل ہے۔
- جو امر انسان کی وسعت، طاقت میں نہ ہو اس کی نذر ماننا بھی ناجائز اور غلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

غیر اللہ کی نذر ونیاز شرک ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

یُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُونَ یَوْمًا کَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِیرًا ○ (سورۃ الدھر: 7)

"یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے، کہ جس کی سختی پھیل رہی ہو گی، خوف رکھتے ہیں۔"

نیز ارشاد ہے:

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُهُ (سورۃ البقرہ: 270)

اور تم (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) جو کچھ خرچ کرو یا جو بھی نذر مانو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے

عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ نَذَرَ أَنْ یُّطِیعَ اللهَ فَلْیُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ یَّعْصِیَ اللهَ فَلَا یَعْصِهِ))

جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی و معصیت کی نذر مانے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔

صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب النذر فی الطاعۃ، ج8، ص142، ح6696، 6700۔

مسائل

- نذر کو پورا کرنا واجب ہے۔
- جب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ نذر اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے تو پھر اسے غیر اللہ کے لیے ماننا اور سرانجام دینا شرک ہے۔
- اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جو نذر معصیت پر مبنی ہو، اسے پورا کرنا جائز نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ سے پناہ مانگنا شرک ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ (سورۃ الجن:6)

"اور یہ کہ بعض لوگ جنات کی پناہ پکڑا کرتے تھے تو (اس طرح) ان کی سرکشی اور بڑھ گئی تھی۔"

خولہ بنت حکیمؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَقَالَ: أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْحَلَ مِنْ مَّنْزِلِهِ ذٰلِكَ۔))

"جو شخص کسی جگہ ٹھہرے اور یہ دعا پڑھ لے: میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔ تو اس کے وہاں سے روانہ ہونے تک اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچا سکے گی۔"

صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فی التعوذ من سوء القضائ، ج8، ص76، ح:2708۔ دوسرا نسخہ: 54۔

مسائل

- سورۃ جن کی آیت کی تفسیر (جس میں ہے کہ بعض لوگ جنوں کی پناہ پکڑتے تھے)
- اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ غیر اللہ کی پناہ لینا شرک ہے۔
- اس مسئلہ پر مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے، کیونکہ اس سے علماء نے یہ دلیل اخذ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات مخلوق نہیں، اگرچہ یہ کلمات اللہ کی مخلوق ہوتے تو رسولِ اکرم ﷺ ان سے پناہ طلب نہ کرتے کیونکہ مخلوق سے پناہ مانگنا شرک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اس سے اس دعا کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے، اگرچہ یہ ایک مختصر سی دعا ہے۔
- کسی عمل سے کسی دنیاوی فائدہ کا حصول مثلاً کسی کے شر سے تحفظ یا کسی منفعت کا حصول، اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ عمل شرک نہیں (بلکہ عین ممکن ہے کہ جس عمل سے وہ فائدہ حاصل ہو وہ شرک ہو۔(مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ سے فریاد کرنا یا اسے پکارنا شرک ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ (سورۂ یونس: 106-107)

"اور تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی ایسی چیز کو نہ پکارنا جو نہ کچھ تمہارا بھلا کر سکے اور نہ نقصان۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے اور اگر اللہ تمہیں کوئی مصیبت پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں، اگر تم سے بھلائی کرنا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، اپنے فضل سے نوازتا ہے اور وہ بخشنے والا (اور) رحم فرمانے والا ہے۔"

نیز ارشادِ الٰہی ہے:

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ (سورۃ العنکبوت: 17)

"تم اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا اختیار نہیں رکھتے، پس اللہ ہی سے رزق طلب کرو اور اسی کی بندگی کرو اور اسی کا شکر بجالاؤ۔ تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"

اور فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ○(سورۃ الاحقاف: 5-6)

"اور اس شخص سے بڑا گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے اور وہ ان کی پکار سے غافل و بے خبر ہیں اور قیامت کو جب تمام انسان جمع کیے جائیں گے تو اس وقت وہ ان (پکارنے والوں) کے دشمن ہوں گے اور ان کی پرستش سے انکار کریں گے۔"

نیز فرمایا:

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ○(سورۃ النمل: 62)

"جب کوئی بے قرار فریاد کرے تو کون ہے جو اس کی پکار اور فریاد کو سنے؟ (کون اس کی) تکلیف دور کرتا ہے؟ اور (کون ہے جو) تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ (یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے) تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم لوگ کم ہی سوچتے ہو۔"

اور طبرانی نے اپنی سند سے روایت کی ہے:

((اِنَّهُ كَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُنَافِقٌ يُؤْذِي الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قُوْمُوْا بِنَا نَسْتَغِيْثُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هٰذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّهُ لَا يُسْتَغَاثُ بِيْ، وَاِنَّمَا يُسْتَغَاثُ بِاللّٰهِ.))

"نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک منافق مؤمنین کو (بہت) ایذائیں دیا کرتا تھا، چنانچہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ کیا کہ چلو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کہ اس سے گلو خلاصی کے لیے استغاثہ کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "دیکھو! مجھ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استغاثہ (فریاد) نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ فریاد (وپکار) صرف اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے۔''

اسنادہ ضعیف۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر کما فی مجمع الزوائد 10/ 162، فیہ ابن لھیعۃ وھو، مختلط الحدیث، سوء الحفظ۔ واحمد فی مسندہ، ج37، ص380، ح:22706۔ اس میں بھی ابن لھیعہ ہیں نیز ایک راوی مبہم بھی ہے اس کے الفاظ ہیں:''لا یقام لی انما یقام اللہ۔''

مسائل

- اس سے ثابت ہوا کہ دعا عام ہے اور استغاثہ خاص۔ پس استغاثہ کے بعد دعا کا ذکر کرنا ''عطف العام علی الخاص'' کے قبیل سے ہے۔
- اس سے آیہ مبارکہ ﴿وَلَا تَدۡعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَۖ﴾ کی تفسیر بھی معلوم ہوئی۔
- غیر اللہ کو پکارنا اور اس سے فریاد کرنا شرکِ اکبر ہے۔
- کوئی انتہائی نیک و برگزیدہ شخص بھی اگر غیر اللہ کو اس کی رضا و خوشنودی کے حصول کی غرض سے پکارے تو وہ بھی ظالموں میں سے ہو گا۔
- اس سے ﴿وَلَا تَدۡعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ﴾ کے بعد والی آیت کی تفسیر بھی معلوم ہوئی۔
- معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو پکارنا کفر ہے اور یہ عمل دنیا میں بھی لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔
- اس تفصیل سے تیسری آیہ مبارکہ ﴿فَٱبۡتَغُواْ عِندَ ٱللَّهِ ٱلرِّزۡقَ﴾ کی تفسیر بھی واضح ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے روزی طلب نہیں کرنی چاہیے، جیسا کہ اس کے سوا کسی سے طالب جنت بھی نہیں ہونا چاہیے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

- اس سے چوتھی آیہ مبارکہ {وَمَنْ اَضَلُّ} کی تفسیر بھی واضح ہوتی ہے۔
- جو شخص غیر اللہ کو پکارے، یا اس سے فریاد کرے، اس سے بڑھ کر کوئی گمراہ نہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے سوا جنہیں پکارا جاتا ہے وہ پکارنے والے کی پکار سے بے خبر ہیں، وہ نہیں جانتے کہ انہیں کوئی پکار رہا ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس کو پکارا جاتا ہے وہ اس پکار کے سبب قیامت کے دن پکارنے والے کا دشمن ہو گا۔
- غیر اللہ کو پکارنا در حقیقت اس کی عبادت ہے۔
- جن کو پکارا جاتا ہے وہ قیامت کے دن اس پرستش کا انکار کر دیں گے۔
- غیر اللہ کو پکارنے کے سبب ہی وہ شخص سب سے زیادہ گمراہ ہوا۔
- اس سے پانچویں آیت کی تفسیر بھی واضح ہو جاتی ہے۔
- حیران کن بات تو یہ ہے کہ بتوں کے پجاری (اور ان کو پکارنے والے) بھی اعتراف کرتے ہیں کہ پریشان و بے قرار آدمی کی پکار صرف اللہ ہی سنتا ہے اور وہی نجات دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ مشکلات میں وہ بھی خالص اللہ ہی کو پکارتے ہیں۔
- اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مکمل طور پر چمنِ توحید کی حفاظت فرمائی اور (امت کو) اللہ تعالیٰ کے ساتھ انتہائی ادب و احترام کی تعلیم دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے اختیار کو پکارنا شرک ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝ (سورۃ الاعراف: 192-191)

"کیا وہ ایسوں کو (اللہ تعالیٰ کا) شریک بناتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کر سکتے کیونکہ وہ خود پیدا کیے جاتے ہیں اور نہ ان کی مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔"

نیز ارشاد ہے:

...وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ (سورۂ فاطر: 14-13)

"اور اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم پکارتے ہو، وہ ایک کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی مالک نہیں ہیں۔ تم اگر ان کو پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے اور اگر سن بھی لیں تو تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ اور بروزِ قیامت وہ تمہارے شرک کا انکار کر دیں گے اور (اللہ) خبیر کی طرح تمہیں کوئی خبر نہیں دے سکتا۔"

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((شُجَّ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ، فَقَالَ: كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ؟ فَنَزَلَتْ:))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"نبی اکرم ﷺ غزوۂ احد میں زخمی ہو گئے اور آپ ﷺ کے سامنے کے دو دانت شہید کر دیے گئے، جس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "ایسی قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کو زخمی کر دیا ہے۔" تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی" (اے پیغمبر ﷺ!) اس معاملے میں آپ ﷺ کو کچھ بھی اختیار نہیں۔"

صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب غزوۃ أحد، ج 5، ص 179، ح 1791۔ دوسرا: 104۔ وأخرجہ البخاری بصیغۃ الجزم معلقا فی کتاب المغازی باب لیس لک من الامر شیئٌ قبل رقم الحدیث: 4069۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ ﷺ نے فجر کی نماز کی آخری رکعت میں جب رکوع سے سر اٹھایا تو ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) کے بعد فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا)) "یا اللہ! فلاں اور فلاں پر لعنت فرما" تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: "(کہ اے پیغمبر!) اس معاملے میں آپ ﷺ کو کچھ بھی اختیار نہیں۔" اور ایک روایت میں ہے:

((يَدْعُو عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَنَزَلَتْ: لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ))

"آپ ﷺ صفوان بن امیہ، سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام پر بد دعا کر رہے تھے، تب بھی یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ (اے پیغمبر ﷺ!) اس معاملے میں آپ کو کچھ بھی اختیار نہیں۔"

صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب لیس لک من الامر شئی، ج 5، ص 99، ح: 4069، 4559، 7346۔

صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب لیس لک من الامر شئی، ج 5، ص 99، ح 4070 مرسلاً۔ ووصلہا الترمذی، أبواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب ومن سورۃ آل عمران، ج 5 ص 107، ح: 3005۔ وقال "ہذا حدیث حسن صحیح غریب" وحسنہ ابن حجر فی تغلیق التعلیق: 109/4۔ ومسند أحمد، ج 2 ص 104۔ اسنادہ حسن۔

وضاحت:... تخصیص کے بجائے عموما بد دعا کرنے کی یہ روایت أصح اور أثبت ہے۔ واللہ اعلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایک جگہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے:

((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. اِشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ. لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا. يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا. يَا صَفِيَّةَ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا. وَيَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، سَلِيْنِي مِنْ مَّالِي مَا شِئْتِ. لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا))

"اے قریش کی جماعت! (یا اس طرح کا کوئی اور کلمہ آپ ﷺ نے فرمایا) اپنی جانوں کو بیچو (یعنی اپنے آپ کو بچا لو) اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔ اے عباس بن عبد المطلب! (اپنے آپ کو بچا لو) اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔ اے میری پھوپھی صفیہ! (اپنے آپ کو بچا لو) اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔ اے میری بیٹی فاطمہ! میرے مال سے جو چاہو مانگ لو، لیکن اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔"

! صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب ہل یدخل النساء والولد فی الأقارب؟ ج 4، ص 6، ح: 2753، 4771۔ و مسلم، کتاب الایمان، باب فی قولہ تعالیٰ: وانذر عشیرتک الأقربین، ج 1 ص 133، ح: 204، 206۔ دوسرا: 348۔ 351۔

مسائل

- دونوں آیتوں کی تفسیر ہے۔ (جن میں مخلوق کو پکارنے سے منع کیا گیا ہے۔)
- جنگ احد کا (مختصر سا) تذکرہ ہے۔
- سید المرسلین ﷺ کا نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا اور آپ ﷺ کے پیچھے صحابہ رضی اللہ عنہم کا آمین کہنا ثابت ہوتا ہے۔
- جن کے لیے بددعا کی گئی وہ کھلے کافر تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ان لوگوں نے (نبیِ اکرم ﷺ کے ساتھ بد سلوکی کے) ایسے ایسے کام سرانجام دیے جن کے کرنے سے دیگر کفار بھی قاصر رہے۔ مثلاً ان کا اپنے نبی کا زخمی کرنا اور ان کے قتل کے درپے ہونا اور مسلمان شہداء کا مثلہ کرنا حالانکہ وہ (شہدائ) ان کفار کے عم زاد بھی تھے۔
- ان کفار کی اس بدسلوکی اور نبیِ اکرم ﷺ کی بد دعا کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے درجِ ذیل آیت نازل فرمائی۔
- اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ''کہ اللہ تعالیٰ ان کفار کو معافی دے دے گا یا انہیں عذاب دے گا'' چنانچہ اللہ نے انہیں معافی دی اور وہ ایمان لے آئے۔''
- اس سے نزول حوادث کے موقع پر قنوت نازلہ پڑھنے کا ثبوت بھی ملتا ہے۔
- جن لوگوں پر بد دعا کی جائے، ان کے اور ان کے آباؤ اجداد کے نام نماز میں لینا جائز ہے۔
- قنوت نازلہ میں کسی متعین شخص کا نام لے کر اس پر لعنت کرنا جائز ہے۔
- آیت کے نزول کے موقع پر آپ ﷺ کا اپنے قریبی رشتہ داروں کو بلا کر ایک ایک کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے اور اپنی اپنی نجات کی فکر دلانے کا ذکر بھی ہے۔
- جب آپ ﷺ نے دعوتِ توحید دی تو آپ ﷺ کو مجنون کہا گیا۔ اسی طرح آج بھی اگر کوئی توحید کی دعوت دے تو اسے بھی ایسے ہی القاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- نبیِ اکرم ﷺ کا اپنے قریبی اور دور کے رشتہ داروں سے یہ فرمانا ثابت ہوا کہ اللہ کے ہاں میں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا، حتیٰ کہ یہی بات آپ ﷺ نے اپنی لختِ جگر فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بھی صراحتاً کہی اور جب آپ ﷺ سید المرسلین ہونے کے باوجود اپنی لخت جگر سیدۃ نساء العالمین سے فرما رہے ہیں کہ میں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ جبکہ انسان کا ایمان ہے کہ آپ ﷺ کی زبانِ مبارک سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا تو پھر مندرجہ بالا صراحت کی روشنی میں آج کل کے حالات کو بھی دیکھئے کہ اس بیماری میں عوام ہی نہیں بلکہ خواص بھی مبتلا ہیں، غور کرنے والے پر صحیح توحید اور دین کی اجنبیت عیاں ہو جائے گی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں پر اللہ کی وحی کا خوف

ارشادِ الٰہی ہے:

وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ○

"جب ان فرشتوں کے دلوں پر گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟۔ تو (اللہ کے مقرب فرشتے) کہتے ہیں کہ اس نے حق فرمایا ہے اور وہ عالی مقام (اور) بزرگ و برتر ہے۔"

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَآئِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ، يَنْفُذُهُمْ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ، وَصَفَهُ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ، فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ، حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ، فَيُقَالُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا؟ فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ۔))

"جب اللہ تعالیٰ آسمان پر کوئی فیصلہ صادر فرماتے ہیں تو اللہ کے فرشتے اس کی حکم برداری میں یوں اپنے پر مارتے ہیں کہ گویا صرف پتھر پر نرم زنجیر لگنے کی جھنکار ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہ فرمان ان فرشتوں تک پہنچ جاتا ہے، حتیٰ کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو (اللہ کے مقرب فرشتے) کہتے ہیں کہ اس نے جو کہا وہ برحق ہے اور وہ عالی مقام اور بزرگ و برتر ہے۔ اللہ کی اس بات کو شیاطین چوری چھپے سننے کی کوشش کرتے ہیں، یہ شیاطین ایک دوسرے کے اوپر یوں ہوتے ہیں، یہ کہتے ہوئے حدیث کے راوی سفیان نے اپنے ہاتھ کو ٹیڑھا کیا اور انگلیوں کو ایک دوسری سے (ذرا) جدا کیا کہ شیاطین اس طرح ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔ سب سے اوپر والا شیطان جب کوئی بات سن لیتا ہے تو وہ اپنے سے نیچے والے کو بتا دیتا ہے اور وہ اپنے سے نیچے والے کو، یہاں تک کہ آخری شیطان وہ بات ساحر یا کاہن کو بتا دیتا ہے۔ کبھی تو کاہن کو وہ بات پہنچنے سے قبل شہاب سے جلا دیتا ہے اور کبھی شہاب کے آنے سے پہلے پہلے شیطان اسے بات بتا چکا ہوتا ہے تو کاہن شیطان کی بتائی ہوئی بات کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے۔ اگر کوئی بات اسی طرح واقع ہو جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ کیا فلاں روز اس ساحر یا کاہن نے ایسے ہی نہیں کہا تھا؟ چنانچہ صرف اس ایک بات کے سچ ہونے سے اس کاہن کو سچا سمجھ لیا جاتا ہے حالانکہ وہ بات تو آسمان سے سنی ہوئی ہوتی ہے۔“

اور نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يُوحِيَ بِالْأَمْرِ تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ أَخَذَتِ السَّمٰوَاتِ مِنْهُ رَجْفَةٌ، أَوْ قَالَ: رَعْدَةٌ شَدِيدَةٌ، خَوْفًا مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ، فَإِذَا سَمِعَ ذٰلِكَ أَهْلُ السَّمٰوَاتِ صَعِقُوا وَخَرُّوا لِلّٰهِ سُجَّدًا، فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ جِبْرِيلُ فَيُكَلِّمُهُ اللهُ مِنْ وَحْيِهِ بِمَا أَرَادَ، ثُمَّ يَمُرُّ جِبْرِيلُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ، كُلَّمَا مَرَّ بِسَمَاءٍ سَأَلَهُ مَلَائِكَتُهَا مَاذَا قَالَ رَبُّنَا يَا جِبْرِيلُ؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَیَقُوْلُ جِبْرِیْلُ: قَالَ الْحَقَّ، وَهُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ، فَیَقُوْلُوْنَ کُلُّهُمْ مِثْلَ مَا قَالَ جِبْرِیْلُ، فَیَنْتَهِی جِبْرِیْلُ بِالْوَحْیِ إِلَی حَیْثُ أَمَرَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ۔))

"اللہ تعالیٰ جب کسی بات کی وحی کا ارادہ فرماتے ہیں تو وہ اس وحی کا تکلم فرماتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے تمام آسمانوں پر دہشت اور کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ جب آسمان والے اس آواز کو سنتے ہیں تو بے ہوش ہو کر سجدے میں گر پڑتے ہیں، سب سے پہلے جبرائیل علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی وحی میں سے جو چاہتا ہے ان سے گفتگو فرماتا ہے، پھر جبرائیل ملائکہ کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں اے جبرائیل! ہمارے رب نے کیا ارشاد فرمایا؟ تو جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اس نے حق فرمایا ہے۔ اور وہ عالی مقام اور بزرگ و برتر ہے۔ پھر تمام فرشتے بھی یہی الفاظ پکارتے ہیں، پھر جبرائیل علیہ السلام اس وحی کو جہاں اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے، پہنچا دیتے ہیں۔"

! اسنادہ ضعیف۔ أخرجہ ابن ابی عاصم فی السنۃ، ج 1 ص 227، ح: 515۔ وابن خزیمۃ فی التوحید: 197۔ فیہ نعیم بن حماد الخزاعی ضعیف الحدیث، وأیضا فیہ الولید بن مسلم مدلس۔ ضعفہ الألبانی فی تخریج السنۃ لابن أبی عاصم۔

وضاحت:... یہ روایت سنداً ضعیف گرچہ ہے مگر اس سے قبل والی روایت اس سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ الحمد اللہ علی ذلک۔

مسائل

- سورۃ سباء کی آیت ۲۳ کی تفسیر (جس میں اللہ کی وحی کے وقت فرشتوں کی کیفیت بیان ہوئی ہے)۔
- اس آیت میں ابطال شرک کی دلیل ہے بالخصوص ایسے شرک کی جس کا تعلق صالحین امت سے ہے اور اس آیت کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ آیت دل سے شجرۂ شرک کی جڑوں کو کاٹ پھینکتی ہے۔
- اس باب سے کی تفسیر بھی واضح ہوتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- فرشتوں کے سوال کی وجہ اور سبب بھی اس میں مذکور ہے۔
- فرشتوں کے سوال پر جبرائیل علیہ السلام انہیں جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ نے یہ یہ فرمایا ہے۔"
- اس میں اس بات کی بھی وضاحت ہے کہ جب سب فرشتے بے ہوش ہو جاتے ہیں تو سب سے پہلے جبرائیل علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں۔
- چونکہ ہر آسمان کے فرشتے جبرائیل علیہ السلام سے سوال کرتے ہیں، لہٰذا وہ سب کو جواب دیتے ہیں۔
- بے ہوشی اور غشی تمام آسمانوں کے فرشتوں پر طاری ہوتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے کلام سے آسمان لرز جاتے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام اللہ کی وحی کو منزل مقصود تک پہنچاتے ہیں۔
- شیاطین چوری چھپے اللہ تعالیٰ کے کلام کو سننے کی کوشش کرتے ہیں۔
- اس مقصد کے لیے وہ ایک دوسرے کے اوپر سوار ہو جاتے ہیں۔
- ان شیاطین پر شہاب چھوڑا جاتا ہے۔
- بعض اوقات کاہن تک بات پہنچنے سے قبل ہی شہاب اس شیطان کو خاکستر کر دیتا ہے اور کبھی شہاب کے آنے سے پہلے پہلے یہ شیطان اپنے انسانی دوست کو بات بتا چکا ہوتا ہے۔
- بعض اوقات کاہن کی بات صحیح ثابت ہو جاتی ہے۔
- اور کاہن اس ایک بات کے ساتھ سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- کاہن کے جھوٹوں کو لوگ محض اس لیے درست مان لیتے ہیں کہ اس کی ایک بات تو صحیح تھی، حالانکہ وہ بات آسمان سے سنی گئی ہوتی ہے۔
- نفوسِ انسانی باطل کو بہت جلد قبول کر لیتے ہیں، اور کاہن کی صرف اس ایک بات کو مدِ نظر رکھتے ہیں اور اس کی ایک سو غلط باتوں کو نہیں دیکھتے۔
- شیاطین اس ایک بات کو ایک دوسرے سے حاصل کر کے یاد کر لیتے ہیں اور اس سے (دوسرے جھوٹوں کے صحیح ہونے پر) استدلال کرتے ہیں۔
- اس باب سے اللہ تعالیٰ کی صفات کا اثبات بھی ہوتا ہے۔ جبکہ اشاعرہ معتزلہ اس کی صفات کے منکر ہیں۔
- آسمانوں پر طاری ہونے والی دہشت و کپکپی اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہوتی ہے۔
- تمام فرشتے اللہ تعالیٰ (کی عظمت کے تصور سے اس) کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شفاعت کا بیان

ارشادِ الٰہی ہے:

وَ اَنۡذِرۡ بِهِ الَّذِيۡنَ يَخَافُوۡنَ اَنۡ يُّحۡشَرُوۡۤا اِلٰى رَبِّهِمۡ لَيۡسَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖ وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيۡعٌ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ۝ (سورۃ الانعام: 51)

"اور (اے محمد ﷺ!) آپ اس قرآن کے ذریعہ ان لوگوں کو نصیحت کریں جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے رب کے سامنے اس حال میں پیش کیے جائیں گے کہ ان کا اللہ کے سوا کوئی مددگار یا سفارشی نہ ہو، شاید کہ یہ لوگ اللہ سے ڈر جائیں)۔"

اور فرمایا:

قُلۡ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيۡعًا (سورۃ الزمر: 44)

"(اے محمد ﷺ!) کہہ دیجیے کہ ہر قسم کی شفاعت اللہ کے اختیار میں ہے۔"

نیز فرمایا:

مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ (سورۃ البقرہ: 255)

"کون ہے جو اس کے حضور اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟"

اور نیز فرمایا:

وَ كَمۡ مِّنۡ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغۡنِىۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَيۡـًٔا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ يَّاۡذَنَ اللّٰهُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَرۡضٰى ۝

"اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ جن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ جس کے لیے شفاعت کی اجازت دے اور پسند کرے۔"

نیز فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ○ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓي اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ○ (سورۂ سبا 34: 22-23)

"(اے محمد ﷺ! ان مشرکین سے) کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جن کو تم معبود سمجھتے ہو، انہیں پکار کر دیکھو، وہ آسمانوں اور زمین میں ایک ذرہ کے بھی مالک نہیں اور زمین و آسمان (کی ملکیت)، یا ان کی تخلیق) میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے اور اللہ کے حضور (کسی کے لیے کوئی) سفارش مفید نہیں ہو گی، مگر اس کے لیے جس کے بارے میں (سفارش کی) وہ اجازت بخش دے۔"

شیخ الاسلام ابو العباس ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے اپنے علاوہ تمام مخلوق سے ان باتوں کی نفی کر دی جن سے مشرکین استدلال کرتے تھے۔ مثلاً اس بات کی نفی کی ہے کہ کسی کو زمین و آسمان میں کسی قسم کی قدرت و اختیار کلی ہو، یا جزوی اختیارات ہوں، یا کوئی اللہ کا مددگار ہو، البتہ سفارش ہی باقی ہے، چنانچہ وہ بھی اسی کے لیے مفید ہو گی جس کے حق میں سفارش کی اجازت اللہ تعالیٰ خود دیں گے، جیسا کہ فرمایا:

وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى (سورۃ الانبیاء: 28)

"اور وہ کسی کی سفارش نہیں کر سکتے بجز اس کے جس سے اللہ راضی ہو۔"

پس وہ سفارش جس کے مشرکین قائل ہیں، قیامت کے دن معدوم ہو گی (یعنی ان کو حاصل نہیں ہو سکے گی) جیسا کہ قرآن مجید نے اس کی نفی کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ "آپ ﷺ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہو کر فوراً سفارش کی بجائے پہلے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوں گے اور اس کی حمد و ثنا کریں گے۔ اس کے بعد آپ ﷺ سے کہا جائے گا" اپنا سر اٹھائیں اور بات کریں، آپ ﷺ کی بات سنی جائے گی، آپ ﷺ سوال کریں، آپ ﷺ جو مانگیں گے دیا جائے گا، آپ ﷺ سفارش کریں گے، آپ ﷺ کی سفارش قبول ہو گی۔"

صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ بنی اسرائیل باب ذریۃ من حملنا مع نوح اِنہ کان عبداشکورا، ج6، ص84، ح:4712۔
و صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اہل الجنۃ منزلۃ فیھا: ج1، ص127، ح:194۔ دوسرا نسخہ:327۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ!) سب سے زیادہ خوش نصیب کون ہے جو آپ کی سفارش کا حقدار ہو گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے خلوصِ دل سے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا اقرار کیا۔"2

صحیح البخاری، کتاب العلم، کباب الحرص علی الحدیث، ج1، ص31، ح:99، 6570۔

پس ثابت ہوا کہ یہ سفارش اللہ کی اجازت سے صرف خلوصِ دل سے کلمہ پڑھنے والوں کو حاصل ہو گی اور مشرکین کو حاصل نہیں ہو گی۔

اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلص اہلِ توحید پر اپنا خصوصی فضل فرمائے گا اور جن لوگوں کو سفارش کی اجازت دے گا، ان کی دعا کے سبب اہلِ توحید کی مغفرت کرے گا، اس طرح سفارش کرنے والے (رسول اللہ ﷺ) کا اکرام کریں گے اور وہ مقامِ محمود پائیں گے۔ پس جس شفاعت کا قرآن نے انکار کیا ہے، اس سے مراد وہ شفاعت ہے جس میں شرک کی آمیزش ہو۔ یہی وجہ ہے کہ متعدد مقامات پر اپنی اجازت سے شفاعت کا اثبات کیا جا رہا ہے اور نبی ﷺ نے صاف صاف فرمایا ہے کہ شفاعت صرف اہلِ توحید اور اہلِ اخلاص کے لیے ہو گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل

- ان آیاتِ قرآنیہ کی تفسیر (جن میں اللہ کے سامنے شفاعت کا بیان ہے)۔
- ناقابلِ قبول شفاعت کی وضاحت ہے۔
- قابلِ قبول شفاعت کا تذکرہ ہے۔
- شفاعتِ کبریٰ کا ذکر ہے جسے مقام محمود بھی کہتے ہیں۔
- نبیِ اکرم ﷺ کی شفاعت کے انداز کا بیان کہ آپ جاتے ہی شفاعت نہیں کریں گے، بلکہ سب سے پہلے آپ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوں گے پھر اجازت ملنے پر شفاعت کریں گے۔
- شفاعت کے سب سے سعادت مند آدمی کا بیان ہے۔
- یہ سفارش مشرکین کو حاصل نہیں ہو گی۔
- حقیقتِ شفاعت کا بیان ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایت دینا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

اِنَّكَ لَا تَهۡدِیۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ یَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِیۡنَ ○ (سورۃ القصص: 56)

"(اے محمد ﷺ!) آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے، لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔"

اور ایک مقام پر سعید بن مسیب رحمہ اللہ اپنے باپ مسیب رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ابو طالب کی موت کا وقت قریب آیا تو اس کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس کے پاس عبد اللہ بن ابی امیہ اور ابو جہل بھی بیٹھے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

يَا عَمِّ! قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَقَالَا لَهُ: أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَأَعَادَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَعَادَا فَكَانَ آخِرَ مَا قَالَ: هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ، مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ یَّسۡتَغۡفِرُوۡا لِلۡمُشۡرِكِیۡنَ وَ لَوۡ كَانُوۡۤا اُولِیۡ قُرۡبٰی) وَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِي أَبِي طَالِبٍ (اِنَّكَ لَا تَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ وَ هُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُهۡتَدِیۡنَ)

"اے چچا جان! کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلو، میں تمہارے لیے یہی کلمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بطورِ دلیل پیش کروں گا، وہ دونوں (عبد اللہ بن ابی امیہ اور ابو جہل) بولے کیا تم عبد المطلب کے مذہب کو چھوڑ دو گے؟ آپ ﷺ اور دونوں سردار اپنی اپنی باتیں دہراتے رہے، چنانچہ ابو طالب نے آخر میں یہی کہا کہ وہ عبد المطلب کے مذہب پر قائم ہے اور اس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے سے انکار کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ”جب تک مجھے روکا نہ جائے، میں تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا۔

“اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى (سورۃ التوبة: 113)

”نبی اور اہلِ ایمان کو زیبا نہیں کہ وہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعا کریں، خواہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔“

اور اللہ تعالیٰ نے ابو طالب کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی:

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ (سورۃ القصص ۵۶/۲۸)

”(اے محمد ﷺ!) آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے، لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت قبول کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔“

مسائل

- آیتِ کریمہ (اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ) کی تفسیر ہے۔
- آیتِ کریمہ (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى) کی تفسیر ہے۔

باب صحۃ اسلام مَن حضرَ الموت مالم یشرع فی النزع، ج1 ص40، ح24۔ دوسرا نسخہ: 39۔

وضاحت:... مصنف رحمہ اللہ نے بخاری و مسلم کی مختلف روایات کو ملا کر تھوڑے تصرف کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

- آپ ﷺ کے فرمان ((قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کی تفسیر ایک اہم مسئلہ (وہ یہ ہے کہ محض زبان سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لینا کافی نہیں، بلکہ دلی اقرار بھی ضروری ہے،) اس میں علم کے ان دعویداروں کی تردید ہے جو محض زبان سے اقرار کر لینے کو کافی سمجھتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

- جب نبی ﷺ نے اپنے چچا سے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" پڑھنے کا کہا تو ابو جہل اور اس کے ساتھ جانتے تھے کہ آپ کی اس سے کیا مراد ہے؟ (اس لیے وہ ابو طالب کو عبد المطلب کے مذہب پر قائم رہنے کی تلقین کرتے رہے) اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا برا کرے جن سے ابو جہل اصل دین (کلمہ لا الہ الا اللہ) کے مفہوم کو بہتر جانتا تھا۔
- آپ ﷺ نے اپنے چچا کو مسلمان کرنے کی پوری اور انتہائی کوشش کی۔
- جو لوگ عبد المطلب اور اس کے اسلاف کو مسلمان سمجھتے ہیں، اس سے ان کی بھی تردید ہے۔
- آپ ﷺ نے ابو طالب کے لیے مغفرت کی دعا کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ اس کی مغفرت نہ کی، بلکہ آپ ﷺ کو بھی دعا کرنے سے روک دیا۔
- یہ بھی ثابت ہوا کہ برے لوگوں کی صحبت کا انسان کو نقصان ہی ہوتا ہے۔
- اپنے اکابر و اسلاف کی تعظیم (میں غلو کرنا) نقصان دہ ہے (اس لیے کہ ممکن ہے کہ وہ گمراہ ہوں)
- باطل پرستوں کو اس میں ابو جہل کے استدلال کی وجہ سے مغالطہ ہوا۔
- نجات کا دارومدار آخری زندگی کے اعمال پر ہے، کیونکہ اگر ابو طالب بوقت وفات کلمہ کا اقرار کرلیتا تو اسے ضرور فائدہ ہوتا۔
- گمراہ لوگوں کے دلوں میں راسخ اس بڑے مغالطے کے بارے میں غور و فکر کرنا چاہیے، اس لیے کہ ابو طالب کے قصہ میں مذکور ہے کہ سرداران مکہ اس مغالطے کی بنا پر ابو طالب سے جھگڑتے رہے۔ حالانکہ نبی ﷺ نے مبالغے اور تکرار کے ساتھ (ابو طالب کے لیے) کلمہ پیش کیا، اس لیے وہ اس پر اڑے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنی آدم کے کفر اور ترک دین کا بنیادی سبب صالحین کی عزت و تکریم میں غلو کرنا ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لَا تَغۡلُواْ فِي دِينِكُمۡ وَلَا تَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلۡحَقَّ (سورۃ النساء: 171)

"اے اہلِ کتاب! اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ تعالیٰ کے متعلق حق کے سوا کوئی بات نہ کرو۔"

اور عبد اللہ بن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وَقَالُواْ لَا تَذَرُنَّ ءَالِهَتَكُمۡ وَلَا تَذَرُنَّ وَدّٗا وَلَا سُوَاعٗا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسۡرٗا (سورۃ نوح: 23)

کے بارے میں مروی ہے:

((هَذِهِ أَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِينَ مِنْ قَوْمِ نُوحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوا أَوْحَى الشَّيْطَانُ إِلَى قَوْمِهِمْ: أَنِ انْصِبُوا إِلَى مَجَالِسِهِمُ الَّتِي كَانُوا يَجْلِسُونَ فِيهَا أَنْصَابًا، وَسَمُّوهَا بِأَسْمَائِهِمْ، فَفَعَلُوا فَلَمْ تُعْبَدْ، حَتَّى إِذَا هَلَكَ أُولَئِكَ (وَتَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ.))

"یہ سب (ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر) قوم نوح کے صالح لوگ تھے، جب وہ مر گئے تو شیطان نے ان کی قوم کو سمجھایا کہ یہ نیک لوگ جہاں بیٹھا کرتے تھے، وہاں بطور یادگار پتھر نصب کر دو اور ان پتھروں کو ان کے ناموں سے موسوم کرو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، لیکن اس دور میں ان پتھروں کو پوجا نہ گیا جب یہ لوگ مر گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بعد والوں پر جہالت چھا گئی، علم جاتا رہا اور اصل بات بھول گئے، تو انہوں نے ان یادگاروں کی پرستش شروع کر دی۔"

صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ انا ارسلنا، باب وڈا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق، ج6، ص160، ح:4920۔

وضاحت:... یہ حدیث گرچہ موقوفاً مروی ہے مگر یہ مرفوع کے حکم میں ہے اور اس کو ضعیف کہنا درست نہیں۔ متقدمین ومتأخرین میں سے 28 کبار علماء وائمہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔(دیکھیں سبیل الرشاد لابی العباس الشحری)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: متعدد اسلاف اہلِ علم نے بیان کیا ہے کہ جب وہ مر گئے تو پہلے یہ لوگ ان کی قبروں کے مجاور بنے، پھر ان کے مجسّمے بنائے، پھر زمانہ دراز گزرنے پر ان کی عبادت کرنے لگے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ، فَقُولُوا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ۔))

"تم میری تعریف کرنے میں حد سے نہ گزر جانا، جیسے عیسیٰ ابن مریم[کی تعریف میں نصاریٰ حد سے تجاوز کر گئے، میں تو ایک بندہ ہوں، تم مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہو۔"

صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء صلوات اللہ علیہم، باب قول اللہ: واذکر فی الکتاب مریم، ج4 ص:1670، ح: 3445، 6830۔

نوٹ:... موئف رحمہ اللہ کا صحیحین کی طرف نسبت کرنا درست نہیں کیونکہ یہ روایت مسلم میں نہیں صرف بخاری میں ہے۔

اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ۔))

"غلو سے بچ کر رہو، تم سے پہلے لوگوں کو غلو (مبالغہ) ہی نے ہلاک کیا تھا۔"

اسنادہ صحیح، رواہ النسائی فی سننہ، کتاب مناسک الحج، باب التقاط الحصی، ج5، ص268، ح:3057۔ وابن ماجہ فی سننہ، کتاب المناسک، باب: قدر حصی الرّمی، ج4، ص486، ح:3029۔ وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ رقم:1283۔

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ)) ۔ ((قَالَهَا ثَـلَاثًا ۔))

"تکلف کرنے والے اور حد سے بڑھنے والے ہلاک ہو جائیں۔" آپ ﷺ نے یہ بات تین بار فرمائی۔"

صحیح مسلم، کتاب العلم، باب ہلک المتنطعون، ج8، ص58، ح2670، دوسرا نسخہ: 7۔

مسائل

- جو شخص زیرِ بحث باب اور اس کے بعد والے دو ابواب اچھی طرح سمجھ لے، اس پر اسلام کی، باقی ادیان سے جداگانہ حیثیت واضح ہو جائے گی اور دلوں کے پھیرنے میں اسے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے عجیب و غریب کرشمے نظر آئیں گے۔
- روئے زمین پر رونما ہونے والا اولین شرک بزرگوں کے ساتھ حد درجے کی محبت اور ان کی عظمت میں غلو کے سبب ہوا۔
- سب سے پہلے جس چیز میں تغیر و تبدل ہوا، وہ انبیاء کرام کا دین تھا، اس (باب میں غور و فکر کرنے سے دین میں تغیر) کے اسباب بھی معلوم ہوتے ہیں، حالانکہ انبیائے کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ ہی نے مبعوث فرمایا تھا (پھر بھی لوگوں نے ان کی پرواہ نہ کی)۔
- لوگ بدعات و محدثات کو جلد قبول کر لیتے ہیں، حالانکہ شریعتِ اسلامیہ اور فطرتِ سلیمہ ان چیزوں کو قبول نہیں کرتی۔
- شرک شروع ہونے کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ حق اور باطل کو آپس میں خلط ملط کر دیا گیا تھا، جس کے دو واضح اسباب تھے: ایک تو بزرگوں کے ساتھ حد درجہ کی عقیدت و محبت تھی اور دوسرا یہ کہ بعض اہلِ علم و دین نے کچھ ایسے امور سر انجام دیے کہ جن میں ان کی نیتیں درست تھیں، مگر بعد والوں نے یہ سمجھا کہ ان اہلِ علم کی مراد کچھ اور تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سورۂ نوح کی اس آیت کی تفسیر (جس میں مختلف بتوں کے نام ذکر ہیں)۔
- فطری طور پر انسان کا مزاج اور اس کی طبیعت ہی کچھ ایسی ہے کہ اس کے دل میں حق (آہستہ آہستہ) کم ہوتا جاتا ہے جبکہ باطل بڑھتا رہتا ہے۔
- اسلاف اہلِ علم کے اس قول کی تائید ہوتی ہے کہ بدعات، کفر کا سبب بنتی ہیں۔
- شیطان ابلیس بدعت کے انجام سے خوب آگاہ ہے (کہ یہ کس طرح انسان کو تباہ کر دیتی ہے) اگرچہ بدعت جاری کرنے والے کی نیت اچھی ہی کیوں نہ ہو۔
- اس باب سے ایک اور قاعدہ اور اصول ثابت ہوتا ہے کہ غلو سے قطعی طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔ (کیونکہ اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا) اور جو غلو کی طرف مائل کرے اس کے متعلق بھی علم ہونا چاہیے۔
- قبر پر کسی صالح عمل کی انجام دہی کے لیے بیٹھنا انتہائی نقصان دہ ہے۔
- مجسّموں کی ممانعت اور ان کے مٹاڈالنے کی حکمت کا پتا چلتا ہے۔
- اس تفصیل سے جہاں یہ (وقوع شرک کا) عظیم واقعہ معلوم ہوتا ہے، وہاں اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ اس کا جاننا ضروری ہے، لیکن اکثر مسلمان اس سے غافل اور لا علم ہیں۔
- افسوس کی بات تو یہ ہے کہ لوگ یہ واقعہ کتبِ تفسیر و حدیث میں پڑھتے ہیں اور سمجھتے بھی ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ان کے اور ان کے دلوں کے درمیان حائل ہوا تھا پھر بھی سمجھتے ہیں کہ قوم نوح علیہ السلام کا یہ عمل (قبر پرستی) بزرگوں کی غایت درجہ تعظیم، قبروں پر مجاور بننا وغیرہ افضل ترین عبادت ہے اور وہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے وہ ایسا کفر ہے جو کسی کے جان و مال کو مباح کرتا ہے۔

- اس تفصیل میں یہ صراحت بھی ہے کہ (ان بتوں کو) پوجنے والوں کا ارادہ صرف یہ تھا کہ یہ بزرگ ہمارے سفارشی ہیں۔
- بعد والے مشرکین نے گمان کیا کہ سابق اہلِ علم نے ان بزرگوں کی تصویریں عبادت کے لیے بنائی تھیں۔
- نبی اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک ((لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ)) "کہ تم میری تعریف میں اس طرح مبالغہ نہ کرنا جس طرح عیسائیوں نے عیسیٰ ابن مریم میں کیا تھا"۔ میں (مسلمانوں کے لیے) کھلا بیان اور عظیم نصیحت ہے۔ اللہ کی بے شمار رحمتیں ہوں آپ ﷺ پر کہ آپ ﷺ نے واضح طور پر تبلیغ کا حق ادا فرما دیا۔
- آپ ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے کہ تکلف کرنے (والا) حد سے تجاوز کرنے والے ہمیشہ ہلاک ہوتے ہیں۔
- اس سے علم کی اہمیت اور علم نہ ہونے کے نقصان کا بھی پتہ چلتا ہے کہ قوم نوح علیہ السلام میں علم ختم ہونے کے بعد ہی بتوں کی پوجا پاٹ شروع ہوئی تھی۔
- علماء کا دنیا سے رخصت ہونا فقدانِ علم کا سبب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی صالح آدمی کی قبر کے پاس 'اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ناجائز اور سنگین جرم ہے' تو خود اس مردِ صالح کی عبادت کرنا کتنا بڑا جرم ہوگا؟

صحیحین میں

ام المؤمنین عائشہؓ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک کلیسا اور اس میں موجود تصویروں اور مجسّموں کا ذکر کیا جو کہ انہوں نے حبشہ کی سرزمین میں دیکھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُولَئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، أَوِ الْعَبْدُ الصَّالِحُ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ. أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ.))

"ان لوگوں میں جب کوئی بزرگ فوت ہو جاتا تو یہ اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں یہ تصاویر (مجسّمے) بنا دیتے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔"

صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب، الصلاۃ فی البیعۃ، ج 1 ص 95، ح 434، 1341، 3873۔ و صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب النھی عن بناء المساجد علی القبور، ج 2، ص 66، ح: 528۔ دوسرا نسخہ: 16، 17، 18۔

ان لوگوں نے دو فتنوں کو یکجا کر دیا، ایک قبروں (کو عبادت گاہیں بنانے) کا اور دوسرا (ان میں) مجسّمے اور تصویریں بنانے کا۔

اغاثۃ اللھفان: 1/201۔

اور (ایک دوسرے مقام پر)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر موت کی علامات ظاہر ہوئیں تو آپ ﷺ (شدت تکلیف سے) اپنے چہرۂ مبارک پر چادر اوڑھ لیتے اور جب دم گھٹتا تو چادر کو ہٹا لیتے، اسی عالم میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَعْنَةُ اللهِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے انبیاء کرام کی قبور کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔"

متفق علیہ۔ صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب، ج 1 ص 95، ح: 438، 1330، 1390، 3453، 4443، 5816۔ و صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب: النہی عن بناء المساجد علی القبور، ج 2، ص 67، ح: 531، دوسرا نسخہ 22۔

اس سے آپ کا مقصد اپنی امت کو ایسے طرزِ عمل سے روکنا تھا، اگر آپ ﷺ کی قبر کو سجدہ گاہ بنانے کا خدشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر بھی (عام صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح) ظاہر ہوتی۔"

اور جب جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات سے پانچ یوم قبل میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

((إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللهِ أَنْ يَّكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ، فَإِنَّ اللهَ قَدِ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا، كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيلًا، أَلَا وَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيَاۤئِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَسَاجِدَ، أَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ إِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔))

"میں اللہ کے سامنے اس بات سے برأت کا اظہار کرتا ہوں کہ تم میں سے کوئی میرا دوست (خلیل) ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنا لیا ہے، جیسا کہ اس نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا تھا۔ اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانا چاہتا تو ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو بناتا۔ خبر دار! تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا کرتے تھے۔ خبر دار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنا لینا میں تمہیں اس طرزِ عمل سے منع کرتا ہوں۔"

صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النہی عن بناء المساجد علی القبور، ج 2 ص 67، ح 532، دوسرا نسخہ: 23۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبیِ اکرم ﷺ نے اس عملِ شنیع سے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں منع فرمایا، پھر آپ ﷺ نے موت وحیات کی کشمکش میں ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی۔

(معلوم ہوا کہ اگر) قبر پرستی نہ بھی ہو تب بھی قبر کے پاس نماز پڑھنا منع ہے، اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول ((خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا)) کا مطلب بھی یہی ہے۔ اس لیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ توقع نہ تھی کہ وہ نبیِ کریم ﷺ کی قبر پر مسجد بنائیں کیونکہ جس جگہ نماز پڑھنا مقصود ہو وہ مسجد ہی ہے، بلکہ ہر وہ جگہ جہاں نماز ادا کی جائے، اسے مسجد کا نام دیا جاتا ہے، جیسا کہ نبیِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا۔))

"تمام روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور ذریعۂ طہارت (وضو کے لیے پانی کا قائم) بنایا گیا ہے۔"

متفق علیہ۔ صحیح البخاری، کتاب التیمم، ج1 ص74، ح:335، 438۔ و صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، ج2، ص63، ح:521 دوسرا نسخہ:3۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ، وَالَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ۔))

"سب سے بدترین وہ ہوں گے جن پر قیامت قائم ہو گی اور وہ بھی (سب سے بدتر ہیں) جو قبروں کو مساجد کا درجہ دیں۔"

اسنادہ حسن۔ رواہ احمد فی مسندہ، ج3 ص223، ح:1694۔ صحیح ابن خزیمۃ، ج1، ص407، ح:789۔ وابن حبان فی صحیحہ، ج6 ص94، ح:2325۔ وحسنہ الالبانی فی تحذیر المساجد:26-27۔

وضاحت:... یہ روایت حسن اس لیے ہے کہ اس کی سند میں عاصم ابن أبی النجود صدوق ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل

- کسی بزرگ کی قبر کے پاس مسجد تعمیر کرنے والے پر نبی کریم ﷺ کی ڈانٹ، اگرچہ مسجد بنانے والے کی نیت صحیح ہی ہو۔
- تصاویر و مجسّمے بنانے کی حرمت اور اس پر شدید وعید ہے۔
- اس عمل کی مذمت کے معاملہ میں نبی اکرم ﷺ کے مبالغہ سے عبرت حاصل ہوتی ہے کہ پہلے تو آپ ﷺ نے اس کام سے ویسے منع فرمایا تھا، پھر آخر عمر میں وفات سے پانچ روز قبل مزید تنبیہ فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے جب آپ ﷺ کا سفر آخرت شروع ہونے والا تھا، (اسی پر اکتفانہ کیا، بلکہ) اس سے پھر ایک بار سخت ممانعت فرمائی۔
- آپ ﷺ نے اپنی قبر پر بھی اس عمل سے منع فرما دیا، حالانکہ ابھی آپ ﷺ کی قبر موجود نہ تھی۔
- انبیاء و صلحاء کی قبروں پر مساجد بنا کر ان میں عبادت کرنا، یہود و نصاریٰ کا طرز عمل ہے۔
- اس عمل پر آپ ﷺ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائی۔
- اس طرز عمل کی وجہ سے یہود و نصاریٰ پر آپ ﷺ کے لعنت کرنے کا اصل مقصد یہ تھا کہ مسلمان آپ ﷺ کی قبر پر ایسا کارنامہ انجام نہ دیں۔
- اس سے آپ ﷺ کی قبر کو کھلا اور عام جگہ پر نہ بنانے کی وجہ اور مصلحت بھی معلوم ہوتی ہے۔
- قبروں کو مسجد بنانے کے معنیٰ کی بھی وضاحت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- نبی کریم ﷺ نے قبروں پر مساجد تعمیر کرنے والوں اور جن لوگوں پر قیامت قائم ہو گی، دونوں کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے، گویا آپ ﷺ نے کفر یا شرک کے وقوع پذیر ہونے سے قبل ہی اس کے اسباب اور اس کے انجام کا ذکر فرما دیا ہے۔
- نبی اکرم ﷺ نے اپنی وفات سے پانچ روز قبل اپنے خطبہ میں ان دو گروہوں کا ردّ فرما دیا جو اہلِ بدعت میں سب سے زیادہ برے ہیں، بلکہ بعض اہلِ علم نے تو انہیں بہتر (۷۲) گروہوں سے بھی خارج کر دیا ہے۔ ان دو گروہوں میں سے ایک رافضہ اور دوسرا جہمیہ ہے۔ خصوصاً روافض کی وجہ سے مسلمانوں میں شرک اور قبر پرستی کی ابتداء ہوئی اور انھی روافض نے سب سے پہلے قبروں پر مساجد بنانے کا سلسلہ شروع کیا۔
- آپ ﷺ کو نزع کے وقت بہت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔
- آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے خلیل ہونے کے وصف سے نوازا گیا ہے۔
- خلیل ہونے کا درجہ مقام محبت سے اونچا ہے۔
- اس میں یہ صراحت بھی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہیں۔
- اس ارشاد میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف بھی اشارہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صالحین اور بزرگوں کی قبروں کے بارے میں غلو کا انجام "شرک اکبر" ہے

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ۔))

"یا اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا، جسے لوگ پوجنا شروع کر دیں۔ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب اور قہر نازل ہو جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنا لیا تھا۔"

اسنادہ صحیح لغیرہ۔ أخرجہ مالک فی الموطا کتاب الصلاۃ، باب جامع الصلاۃ، ج 1 ص 243، ح: 475 مرسلاً۔ ولکن للحدیث شاھد من حدیث أبی ھریرۃ أخرجہ أحمد فی مسند، سند أبی ھریرۃ، ج 12، ص 314، ح: 7357 ولفظہ "اللھم لا تجعل قبری وثنا"۔ وصححہ الألبانی فی تخریج مشکاۃ المصابیح" رقم: 715" وقال صحیح۔

وضاحت:... یہ روایت مرسل و متصل دونوں مروی ہے اور دونوں مسند اپنے شواہد کے ساتھ ثابت ہیں نیز مرسل روایت کو ابن عبد البر نے الأستذکار: 347/2 میں متصلاً سنداً بیان کر دیا ہے۔

ابن جریرؒ نے آیت مبارکہ کی تفسیر میں اپنی سند کے ساتھ سفیان اور منصور کے طرق سے مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ "لات" حجاجِ کرام کو ستو گھول کر پلایا کرتا تھا، جب یہ فوت ہو گیا تو لوگ اس کی قبر پر مجاور بن کر بیٹھ گئے۔

ابو الجوزاء بھی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ "لات" حجاجِ کرام کو ستو گھول کر پلایا کرتا تھا۔

اسنادہ صحیح۔ رواہ ابن جریر فی تفسیرہ "جامع البیان عن تأویل آی القرآن": 19/27 بتحقیق الترکی۔ ولنقلہ ابن کثیر أیضاً تحت ھذہ الآیۃ۔

صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ النجم، باب افرأیتم اللات والعزیٰ، ج 6، ص 141، ح: 4859۔ ولفظہ "اللات": "رجلاً یلت سویق الحاج"۔

اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ، وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔))

"رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کی جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بھی ملعون قرار دیا جو قبروں پر مساجد بناتے اور چراغاں کرتے ہیں۔"

اسنادہ ضعیف: رواہ أبو داوٗد فی سننہ کتاب الجنائز، باب فی زیارۃ النساء القبور، ج 3، ص 362، ح: 3236۔ والترمذی، ابواب الصلوۃ عن رسول اللہ ﷺ، باب کراھیۃ ان یتخذ علی القبر مسجداً، ج ص 352، ح: 320 وغیرہ۔ وضعفہ الالبانی فی الضعیفۃ: 225۔

وضاحت:...وجہ ضعف کے لیے دیکھیں ضمیمہ نمبر 2۔

مسائل

- اوثان کی تشریح وتوضیح ہے۔
- عبادت کا معنیٰ و مفہوم واضح ہوتا ہے۔
- رسول اللہ ﷺ نے صرف اسی چیز سے پناہ مانگی، جس کے وقوع پذیر ہونے کا آپ ﷺ کا اندیشہ تھا۔
- جہاں آپ ﷺ نے یہ دعا کی کہ "یا اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا جس کی پوجا کی جائے" وہاں آپ ﷺ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ "پہلے لوگوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنالیا تھا۔"
- آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ ایسے کام کرنے والوں پر اللہ کا شدید قہر و غضب نازل ہوا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ایک اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ۔"لات "جو عرب کا سب سے بڑا بت تھا، اس کی کس طرح عبادت شروع ہوئی تھی۔
- یہ بات معلوم ہوئی کہ "لات "ایک بزرگ کی قبر تھی۔
- "لات "، صاحبِ قبر کا نام ہے اور اس کی وجہ تسمیہ بھی مذکور ہے۔
- آپ ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو قبروں کی زیارت کو جاتی ہیں۔
- آپ نے قبروں پر چراغاں کرنے والوں پر بھی لعنت فرمائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توحید کی مکمل حفاظت کے سلسلے میں شرک بننے والی ہر راہ کو بند کرنا

ارشادِ الٰہی ہے:

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولٌ مِّنۡ أَنفُسِكُمۡ عَزِيزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيصٌ عَلَيۡكُم بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقُلۡ حَسۡبِيَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡعَظِيمِ ○ (سورۃ التوبہ: 129-128)

"(لوگو!) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے۔ تمہاری تکلیف اسے شاق گزرتی ہے، وہ تمہاری (فلاح و ہدایت کا) حریص ہے اور اہلِ ایمان کے لیے نہایت شفیق اور مہربان ہے۔ پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں تو آپ ان سے کہہ دیجیے کہ میرے لیے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میرا بھروسہ اسی پر ہے اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَجۡعَلُوا بُيُوتَكُمۡ قُبُورًا وَلَا تَجۡعَلُوا قَبۡرِي عِيدًا، وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمۡ تَبۡلُغُنِي حَيۡثُ كُنۡتُمۡ.))

"اپنے گھروں کو (نماز، دعا اور تلاوتِ قرآن ترک کر کے) قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو میلہ (گاہ) بناؤ اور تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود (و سلام) پڑھتے رہو، تمہارے درود و سلام مجھے پہنچ جائیں گے۔"

حسن لذاتہ: رواۃ أبو داؤد فی سننہ کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، ج 2، ص 366۔ ح: 2042۔ وحسنہ الألبانی فی "تحذیر المساجد، ص 97" وصححہ فی صحیح سنن أبی داؤد۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زین العابدین علی بن حسین رحمہ اللہ نے ایک شخص کو نبی ﷺ کی قبر کے گرد بنی دیوار میں ایک شگاف سے اندر داخل ہو کر قبر کے پاس دعا کرتے ہوئے دیکھا تو اسے روک دیا اور کہا "کیا میں تجھے وہ حدیث نہ بتاؤں جو میرے باپ (حسین رضی اللہ عنہ) نے میرے دادا (علی رضی اللہ عنہ) سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی! آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

((لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِیْ عِیْدًا وَلَا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَإِنَّ تَسْلِیْمَکُمْ یَبْلُغُنِیْ أَیْنَ کُنْتُمْ .))

"میری قبر کو میلہ (گاہ) نہ بنانا اور تم (نماز، دعا اور تلاوتِ قرآن ترک کر کے) ان گھروں کو قبرستان نہ بنالینا اور مجھ پر درود پڑھتے رہنا، اس لیے کہ تم جہاں بھی ہو گے، تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔"

اسنادہ حسن لغیرہ: رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ، ج2، ص150، ح:7542۔ وابی یعلی فی مسندہ، ج1 ص361، ح:369۔ والمقدسی فیالمختارۃ، ج2، ص49، ح428۔ وحسنہ الالبانی، (تحذیر المساجد، ص140 واحکام الجنائز، ص280۔281۔)

مسائل

- سورۂ برأت (توبہ) کی آخری دو آیتوں کی تفسیر و توضیح ہے۔
- نبی اکرم ﷺ کا اپنی امت کو حدود شرک سے بہت دور رہنے کی ہدایت اور حکم ہے۔
- نبی اکرم ﷺ ہم (یعنی اپنی امت) پر نہایت شفیق و مہربان اور ہماری رشد و ہدایت پر انتہائی حریص تھے۔
- آپ ﷺ نے مخصوص انداز میں اپنی قبر کی زیارت سے منع فرمایا ہے، حالانکہ آپ ﷺ کی قبر کی زیارت (شرعی حدود و قیود میں رہ کر کی جائے تو یہ) انتہائی فضیلت والے اعمال میں سے ہے۔
- نبی ﷺ نے بار بار زیارتِ قبر کے لے جانے سے منع فرمایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- آپ ﷺ نے نفلی نماز گھر میں بجالانے کی ترغیب دی ہے۔
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں یہ بات مسلم اور معروف تھی کہ قبرستان میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔
- صلوٰۃ وسلام کے بارے میں آپ ﷺ نے یہ وجہ بیان فرمائی کہ آدمی کا درود وسلام مجھے پہنچ جاتا ہے۔ خواہ وہ دور ہی ہو، لہٰذا اس غرض سے قریب آنے کی ضرورت نہیں۔
- اس میں یہ بھی بیان ہے کہ نبیِ کریم ﷺ برزخ میں ہیں اور امت کے اعمال میں سے درود وسلام آپ ﷺ پر پیش کیے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امت محمدیہ ﷺ کے بعض افراد کے بت پرستی میں مبتلا ہونے کی پیش گوئی

ارشادِ الٰہی ہے:

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا مِّنَ الۡکِتٰبِ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡجِبۡتِ وَ الطَّاغُوۡتِ وَ یَقُوۡلُوۡنَ لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ہٰۤؤُلَآءِ اَہۡدٰی مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا سَبِیۡلًا ○(سورۃ النساء: 51)

"کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا، وہ بتوں اور شیطان کو مانتے ہیں اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایمان لانے والوں سے زیادہ صحیح راستے پر ہیں۔"

نیز ارشاد فرمایا:

قُلۡ ہَلۡ اُنَبِّئُکُمۡ بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِکَ مَثُوۡبَۃً عِنۡدَ اللّٰہِ ؕ مَنۡ لَّعَنَہُ اللّٰہُ وَ غَضِبَ عَلَیۡہِ وَ جَعَلَ مِنۡہُمُ الۡقِرَدَۃَ وَ الۡخَنَازِیۡرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوۡتَ ؕ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّ اَضَلُّ عَنۡ سَوَآءِ السَّبِیۡلِ ○(سورۃ المائدہ: 60)

"(اے محمد ﷺ!) آپ ان سے کہہ دیں، کیا میں تمہیں ان لوگوں کی نشان دہی کر دوں جن کا انجام اللہ تعالیٰ کے ہاں فاسقوں کے انجام سے بدتر ہے؟ وہ ایسے لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور غضب ناک ہوا اور (جن کو) ان میں سے بندر اور سور بنا دیا اور جنہوں نے طاغوت کی بندگی کی۔"

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَالَ الَّذِیۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰۤی اَمۡرِہِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡہِمۡ مَّسۡجِدًا (سورۃ الکہف: 21)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جو لوگ ان کے معاملات پر غالب تھے، انہوں نے کہا، ہم تو ان (کی غار) پر ضرور مسجد (عبادت گاہ) بنائیں گے۔"

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ: اَلْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: فَمَنْ؟))

"تم پہلی امتوں کی پیروی کرتے ہوئے اس طرح ان کے برابر ہو جاؤ گے، جیسے تیر تیر کے برابر ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر وہ ضب (سانڈے) کے بل میں گھسے ہوں تو تم بھی جا گھسو گے۔

"صحابہ کرامؓ نے کہا: "آپ ﷺ کی مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اور کون؟"

متفق علیہ۔ صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء صلوات اللہ علیہم، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ج 4، ص 169، ح: 3456، 7320۔ و صحیح مسلم، کتاب العلم، باب اتباع سنن الیہود والنصاریٰ، ج 8، ص 57، ح: 2669۔ دوسرا نسخہ 6:

وضاحت:... "حذو القذة بالقذة" یہ صرف مسند احمد، ج 28، ص 359، ح: 17135 میں ہے اور اس میں ابن حوشب ضعیف ہیں۔ لد خلتموہ کی جگہ صحیح بخاری میں لسلکتموہ اور بعض بخاری کی روایت میں "تَبِعْتُمُوهُم" ہے۔

اور ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ: الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَّا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا، حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔))

"اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین اس حد تک سمیٹ دی کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب دیکھ لیے اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی، جہاں تک مجھے زمین سمیٹ کر دکھائی گئی۔ اور مجھے دو خزانے، ایک سرخ اور دوسرا اسفید عطا کیے گئے۔ اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لیے یہ دعا کی کہ وہ عام قحط سالی سے اسے ہلاک نہ کرے۔ اور ان پر کوئی ایسا بیرونی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں تباہ کر کے رکھ دے۔ میرے رب نے فرمایا: "اے محمد (ﷺ!) میں جب کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ میں آپ (ﷺ) کی امت کے بارے میں آپ (ﷺ) کی یہ دعا قبول کرتا ہوں کہ میں انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر کوئی ایسا بیرونی دشمن بھی مسلط نہیں کروں گا جو انہیں تباہ کر کے رکھ دے، اگرچہ سارے دشمن ان کے خلاف متحد اور مجتمع کیوں نہ ہو جائیں۔ البتہ وہ خود آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بھی بنائیں گے۔"

صحیح مسلم، کتاب الفتن وأشراط الساعۃ، باب ہلاک ہذہ الأمۃ، بعضہم ببعض، ج8، ص121، ح2889 دوسرا نسخہ: 19۔

اور اسے حافظ برقانی نے بھی اپنی کتاب (الصحیح) میں روایت کیا ہے اور مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

((وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَإِذَا وَقَعَ عَلَيْهِمُ السَّيْفُ لَمْ يُرْفَعْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَلْحَقَ حَيٌّ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ فِئَامٌ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَذَّابُونَ ثَـلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورَةٌ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔))

"مجھے اپنی امت کے بارے میں صرف گمراہ پیشواؤں کا خدشہ ہے اور جب ان میں ایک دفعہ تلوار چل پڑی تو قیامت تک بند نہیں ہو گی۔ اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک کہ میری امت کی ایک جماعت مشرکین سے نہ جا ملے اور میری امت کے بہت سے گروہ بت پرستی نہ کرنے لگیں اور میری امت میں تیس دجال ہوں گے، وہ سب کے سب نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں خاتم الانبیاء (آخری نبی) ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ (قیامت تک) حق پر رہے گا اور ان کی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مدد کی جائے گی اور انہیں چھوڑ جانے والے ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم (یعنی قیامت) آجائے۔"

هذه الزيادة أيضًا صحيحة۔ أخرجها ابن مردويه كما في تفسير ابن كثير تحت سورة الأنعام رقم الآية: 65۔ وأبو داود في سننه: أول كتاب الفتن والملاحم، باب: ذكر الفتن ودلائلها، ج4، ص290، ح: 4252۔ وصححها الألباني، التعليقات الحسان: 389/9، 390۔ وانظر أيضًا۔ الصحيحة: 252/4۔

مسائل

- سورۂ نساء کی آیت (جس میں اہلِ کتاب کے بتوں اور شیطان کی پوجا کرنے کا ذکر ہے) کی تفسیر۔
- سورۂ مائدہ کی آیت (جس میں فاسقوں سے بدتر لوگوں کا ذکر ہے) کی تفسیر۔
- سورۂ کہف کی آیت (جس میں اصحابِ کہف کے غار پر مسجد بنانے کا ذکر ہے) کی تفسیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سب سے اہم بات، جب (بت) اور طاغوت (شیطان) پر ایمان لانے کے معنیٰ و مفہوم کا بیان ہے کہ کیا اس سے مراد قلبی اعتقاد ہے یا ان سے نفرت اور ان کے بطلان کا اعتقاد رکھتے ہوئے بظاہر ان کی موافقت؟

- اس سے یہود کی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اپنے کفر سے واقف کفار، اہلِ ایمان سے زیادہ صحیح راستے پر ہیں۔

- ایک اہم مسئلہ جو اس باب کا مقصود و عنوان ہے، یہ ہے کہ اہلِ حق کی ایک جماعت ہر زمانے میں موجود رہے گی، جیسا کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کا بیان موجود ہے۔

- اس امت کے بہت سے گروہ بت پرستی میں مبتلا ہوں گے۔

- تعجب تو اس بات پر ہے کہ مختار ثقفی جیسا شخص نبوت کا دعویٰ کرنے لگا، حالانکہ وہ توحید و رسالت کا اعتراف اور اس امت کے فرد ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور یہ بھی مانتا تھا کہ رسولِ اکرم ﷺ برحق اور قرآنِ مجید سچی کتاب ہے اور اس قرآن میں یہ بھی ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ اس کی باتوں میں اس قدر واضح تضاد کے باوجود لوگ اس کی تصدیق کرتے رہے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے آخری دور میں ظاہر ہوا اور بہت سے گروہوں نے اس کی پیروی کی۔

- یہ بشارت بھی ہے کہ امتِ محمدیہ کلی طور پر ختم نہیں ہوگی، جیسا کہ سابقہ زمانوں میں ہوتا رہا ہے، بلکہ ایک جماعت قیامت تک حق پر رہے گی۔

- اہلِ حق کی ایک بڑی نشانی یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کو چھوڑ جانے اور ان کی مخالفت کرنے والے ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اہلِ حق کا وجود قیامت تک رہے گا۔
- مذکورہ حدیث میں مندرجہ ذیل عظیم نشانیاں ہیں:

☆ آپ ﷺ کا یہ بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے زمین کے مشارق و مغارب سمیٹ دیئے اور جو کچھ آپ ﷺ نے فرمایا وہ حرف بحرف صحیح ثابت ہوا۔ بخلاف شمال و جنوب کے (کہ آپ ﷺ نے ان کا ذکر ہی نہیں فرمایا)۔

☆ آپ کا یہ خبر دینا کہ امت کے بارے میں آپ ﷺ کی پہلی دو دعائیں قبول ہو گئی ہیں۔

☆ اور یہ فرمانا کہ آپ کی تیسری دعا قبول نہیں ہوئی۔

☆ آپ کا یہ خبر دینا کہ میری امت میں اگر تلوار چل نکلی تو قیامت تک نہیں رکے گی۔

☆ آپ کا یہ خبر دینا کہ اس امت میں نبوت کے دعویدار جھوٹے نبی پیدا ہوں گے۔

☆ آپ کا قیامت تک طائفہ منصورہ کے موجود رہنے کی خبر دینا اور یہ تمام امور حرف بحرف آپ کی پیشن گوئی کے مطابق پورے ہوئے، حالانکہ عقلی طور پر ان تمام امور کا وقوع پذیر ہونا بہت مشکل اور بعید ہے۔

- نبیِ اکرم ﷺ نے امت کے صرف گمراہ پیشواؤں سے خطرہ محسوس کیا۔
- آپ ﷺ نے عبادت اوثان (بت پرستی) کے معنی و مفہوم کی وضاحت فرمائی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جادو کا بیان

ارشادِ الٰہی ہے:

وَ لَقَدۡ عَلِمُوۡا لَمَنِ اشۡتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ (سورة البقرة:102)

"اور وہ خوب جانتے تھے کہ اسے حاصل کرنے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔"

نیز ارشاد فرمایا:

يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡجِبۡتِ وَ الطَّاغُوۡتِ (سورة النساء:51)

"وہ بتوں اور شیطانوں کو مانتے ہیں۔"

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((وَالۡجِبۡتُ: اَلسِّحۡرُ، وَالطَّاغُوۡتُ: اَلشَّيۡطَانُ))

"جبت: یعنی جادو اور طاغوت: یعنی شیطان ہیں۔"

اسنادہ حسن ان شاء اللہ: رواہ البخاری فی صحیحہ معلقاً بصیغۃ الجزم، کتاب التفسیر، سورۃ النسائ، باب (10) وان کنتم مرضٰی ......الخ، ج6، ص45، قبل الحدیث:4583۔ ووصلہ ابن جریر فی تفسیرہ:556/4و135/7۔ وصححہ الالبانی فی "مختصر صحیح البخاری:156/3 وقوی اسنادہ ابن حجر فی "الفتح":318/8۔

اور جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَلطَّوَاغِيۡتُ كُهَّانٌ كَانَ يَنۡزِلُ عَلَيۡهِمُ الشَّيۡطَانُ، فِيۡ كُلِّ حَيٍّ وَاحِدٌ))

"طاغوت وہ کاہن ہیں، جن پر شیطان اترتا تھا اور ہر محلے کا الگ الگ کاہن ہوتا تھا۔"

اسنادہٗ أیضاً حسن۔ أنظر مصدر السابق۔ والتعلیق التعلق لابن حجر:195/4۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ۔))

"سات مہلک کاموں سے بچ کر رہو، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ (ﷺ!) وہ سات کام کون کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔ (۲) جادو کرنا۔ (۳) کسی کو ناحق قتل کر ڈالنا۔ (۴) سود خوری۔ (۵) یتیم کا مال کھانا۔ (۶) کفار سے مقابلے کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلنا۔ (۷) پاکدامن اور عفیف اہلِ ایمان عورتوں پر تہمت لگانا۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب قول اللہ تعالیٰ: ان الذین یأکلون اموال الیتامٰی ظلماً، ج4، ص10، ح: 766، ح:6857۔ و صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الکبائر وأکبرھا، ج1، ص64، ح:89 دوسرا نسخہ:145۔

اور جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ۔))

"جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے۔"

اسنادہ صحیح موقوفاً وضعیف مرفوعاً: رواہ الترمذی فی سننہ أبواب الحدود عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی حد السّاحر، ج3، ص127، ح:1460۔ ضعفہ الألبانی مرفوعاً، الضعیفۃ رقم الحدیث:1446۔ ورجح وقفہ ابن القیم فی زاد المعاد:5/57۔ والذہبی فی الکبائر، ص33" وأخرجہ عبد الرزاق فی مصنفہ، (ج10، ص184، ح18752)۔ موقوفاً

اور بجالہ بن عبدہ رحمہ اللہ سے روایت ہے:

((كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنِ اقْتُلُوا كُلَّ سَاحِرٍ وَسَاحِرَةٍ، قَالَ: فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ہر جادو گر مرد اور عورت کو قتل کر دو، تو ہم نے تین جادو گرنیوں کو قتل کیا۔''

اسنادہ صحیح موقوفاً: صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ، باب الجزیۃ، والموادعۃ مع اہل الحرب، ج4، ص96، ح:3156۔

تنبیہ:... مگر اس روایت میں قتل الساحر کا ذکر نہیں ہے۔ اس کا ذکر سنن أبی داؤد کتاب الخراج والامارۃ والفئ باب فی أخذ الجزیۃ من المجوس، ج3، ص284، ح:3043 میں ہے۔ علامہ البانی نے ''صحیح سنن أبی داؤد'' میں ''صحیح'' کہا ہے اور تین ساحر کو قتل کرنے کا ذکر مسند احمد، ج3، ص197، ح:1658 اور مصنف عبد الرزاق ج6، ص49، ح:9972، 18746، 19390 میں ہے۔

اور ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے:

((إِنَّهَا أَمَرَتْ بِقَتْلِ جَارِيَةٍ لَّهَا سَحَرَتْهَا، فَقُتِلَتْ۔)) 2

''انہوں نے اپنی لونڈی کو قتل کرنے کا حکم دیا جس نے ان پر جادو کر دیا تھا، چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔''

اسنادہ صحیح موقوفا علی حفصۃ: رواہ مالک فی المؤطا، کتاب العقول، باب ما جاء فی الغیلۃ والسحر، ج2، ص444، ح:2553۔ والبیہقی فی الکبریٰ: 136/8۔ وصححہ ابن کثیر فی تفسیرہ تحت آیت سورۃ البقرۃ:120۔

اسی طرح جندب رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی ایک واقعہ منقول ہے۔

صحیح موقوفاً ان شاء اللہ: أخرجہ الحاکم فی مستدرک: 361/4 وصححہ الالبانی موقوفاً انظر السلسلۃ الضعیفۃ'': 3 تحت رقم: 1446۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ جادو گروں کو قتل کرنا تین صحابہ (جندب، عمر اور حفصہ) رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے۔

مسائل

- سورہ بقرہ کی آیت کی تفسیر۔ (جس میں جادو حاصل کرنے والے کا انجام بیان کیا گیا ہے)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

- سورۂ نساء کی آیت کی تفسیر۔ (جس میں جادوگروں کا بتوں اور شیطانوں کو ماننے کا تذکرہ ہے)
- جبت اور طاغوت کا معنیٰ اور ان کے مابین فرق۔
- یہ بھی ثابت ہوا کہ طاغوت جن بھی ہوتے ہیں اور انسان بھی۔
- اس سے ان سات کاموں کا بھی پتہ چلا جو انتہائی مہلک اور خاص طور پر ممنوع ہیں۔
- جادوگر کافر ہیں۔
- جادوگر کو توجہ کرائے بغیر قتل کر دیا جائے۔
- جادوگر عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی موجود تھے، تو اس کے بعد کے دور کا کیا حال ہو گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جادو کی بعض اقسام کا بیان

قبیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے جادو کی وضاحت فرمائی:

((إِنَّ الْعِيَافَةَ وَالطَّرْقَ وَالطِّيَرَةَ مِنَ الْجِبْتِ))

"پرندوں کو اڑا کر فال لینا، زمین پر خطوط کھینچنا (علمِ رمل) اور کسی چیز کو دیکھ کر بدفالی اور بدشگونی لینا، یہ سب جادو کی اقسام ہیں۔"

اسنادہ ضعیف: رواہ أبو داوٗد فی سننہ کتاب الطب، باب فی الخط، وزجر الطیر، ج4، ص147، ح:3907۔ وأحمد فی مسندہ۔ مسند المکیین حدیث قبیصۃ بن مخارق، ج 25، ص 256، ح: 15915، 20603، 20604۔ وضعفہ الألبانی فی غایۃ المرام، ص184۔

عوف کہتے ہیں:

(اَلْعِيَافَةُ: زَجْرُ الطَّيْرِ - وَالطَّرْقُ: اَلْخَطُّ يُخَطُّ بِالْأَرْضِ- وَالْجِبْتُ: قَالَ الْحَسَنُ: رَنَّةُ الشَّيْطَانِ)

"العیافہ": پرندوں کو اڑا کر فالِ بد لینا اور "الطرق": سے مراد زمین پر خطوط کھینچنا ہے۔

سنن ابی داود، الکھانۃ والطیر، باب فی الخط وزجر الطیر، ح:3007، 3908 و مسند احمد: 5/60، 3/477۔

یہ علم آج کل علمِ رمل کہلاتا ہے۔ حسن بصری کہتے ہیں: شیطانی چیخ و پکار اور آہ و بکا "الجبت" ہے۔

اور عبد اللہ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ النُّجُومِ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ، زَادَ مَا زَادَ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جس نے علمِ نجوم کا کچھ حصہ سیکھا، اس نے اسی قدر جادو سیکھا، جتنا زیادہ سیکھتا جائے، اتنا ہی زیادہ اس کی وجہ سے گناہ میں اضافہ ہوتا جائے۔"

اسنادہ حسن لذاتہ: رواہ ابوداؤد فی سننہ کتاب الطب، باب فی النجوم، ج4، ص145، ح:3905۔ ابن ماجۃ فی سننہ کتاب الأدب باب: تعلم النجوم، ج5، ص293، ح:3726۔ وصححہ الالبانی فی الصحیحۃ:793۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ سَحَرَ، وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ إِلَيْهِ۔))

"جس شخص نے گرہ باندھ کر اس پر پھونک ماری، تحقیق اس نے جادو کیا۔ اور جو جادو کرے وہ شرک کا مرتکب ہوا۔ اور جو شخص (اپنے بازو، گلے، ہاتھ وغیرہ پر) کوئی چیز (باندھے) یا لٹکائے اسے اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔"

اسنادہ ضعیف: رواہ النسائی فی سننہ کتاب تحریم الدم، باب الحکم فی السحرۃ، ج7، ص112، ح:4079۔ وضعفہ الالبانی فی ضعیف الجامع، رقم:5702۔

اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا هَلْ أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ؟ هِيَ النَّمِيمَةُ: اَلْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ))

"کیا میں تمہیں "العضہ" کے متعلق بتاؤں کہ وہ کیا ہے؟ (پھر خود ہی فرمایا) وہ چغلی ہے، جس سے لوگوں میں فتنہ اور لڑائی ہو جائے۔"

صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والاداب، باب تحریم النمیمۃ، ج8، ص28، ح:2606۔ دوسرا نسخہ:102۔

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا))

"بعض بیان میں بھی جادو (کا سا اثر ہوتا ہے)۔"

صحیح البخاری، کتاب النکاح باالخطبۃ، ج7، ص19، ح:5767، 5146 عن ابن عمر۔ و صحیح مسلم، کتاب باب الخطبۃ، باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ، ج3، ص12، ح:869 دوسرا نسخہ:47 عن عمار بن یاسر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل

- عیافہ، طرق اور طیرہ سب جادو ہی کی اقسام ہیں۔
- ان تینوں کی مکمل وضاحت اور تفصیل بھی سامنے آتی ہے۔
- علمِ نجوم جادو ہی کی ایک قسم ہے۔
- گرہ لگانا اور پھونک مارنا بھی جادو ہی ہے۔
- چغلی کرنا بھی جادو کی ایک شکل ہے۔
- بعض لوگوں کا فصیح و بلیغ کلام بھی بعض اوقات جادو کا اثر رکھتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نجومیوں اور غیب کا دعویٰ کرنے والوں کا بیان

بعض ازواجِ مطہرات g نبیِ کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَتٰی عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا۔))

"جس شخص نے کسی کاہن و نجومی کے پاس جا کر کچھ دریافت کیا اور پھر اس کی کہی ہوئی کسی بات کی تصدیق کی تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہو گی۔"

صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الکهانة واتیان الکهان، ج7، ص37، ح:2230 دوسرا نسخہ:125۔

وضاحت:... فصدّقہ کا لفظ صرف مسند احمد، مسند المدنیین، حدیث بعض أزواج النبی ﷺ"، ج27، ص197، ح: 16638، 23222 میں ہے۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَتٰی كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ۔))

"جو شخص کسی نجومی کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو اس نے اس دین کے ساتھ کفر کیا جو محمد (ﷺ) پر اتارا گیا۔"

اسنادہ حسن بشواهده: رواه ابو داؤد فی سننه کتاب الطب، باب: فی الکاهن، ج4، ص145، ح:3904۔ والترمذی فی سننه، أبواب الطهارة عن رسول الله ﷺ، "باب ماجاء فی کراهیة اتیان الحائض، ج1، ص138، ح:135۔ وصححه الالبانی فی صحیح سنن أبی داؤد۔

وضاحت:... شواہد کے لیے دیکھیں ضمیمہ نمبر7۔

ایک اور جگہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، یوں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَتٰی عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"جس شخص نے کسی نجومی یا کاہن کے پاس جا کر اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کی، اس نے اس دین کے ساتھ کفر کیا جو محمد (ﷺ) پر اتارا گیا۔"2

اسنادہ حسن بشواہدہ: رواہ احمد فی مسندہ: مسند أبي ہریرۃB، ج15، ص331، ج9536۔ والحاکم فی مستدرکہ، ج1 ص 49، ح:15۔

وضاحت:... شواہد کے لیے سابق ضمیمہ نمبر7 دیکھیں۔

نوٹ:... مؤلف کا یہ کہنا کہ اس کو اربعہ نے روایت کیا ہے اپنی سنن میں درست نہیں۔ اس لیے کہ یہ سنن میں نہیں ہے۔ تیسر العزیز الحمید، ص302۔

اسنادہ صحیح موقوف ولکن لہ حکم الرفع۔ مسند أبي یعلیٰ الموصلی، ج9، ص280، ح:5408 وقال الشیخ سلیم آسد "رجالہ ثقات"۔ والبزار، ج5، رقم الحدیث:1873، 1931۔ وصححہ الألبانی، صحیح الترھیب:172/31۔

اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ أَوْ تُطُيِّرَ لَهُ أَوْ تَكَهَّنَ أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ، أَوْ سَحَرَ أَوْ سُحِرَ لَهُ، وَمَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ۔))

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جو فال نکالے، یا نکلوائے، کہانت کرے یا کرائے، جادو کرے یا کرائے۔ اور جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس کی کہی ہوئی باتوں کی تصدیق کرے تو اس نے اس دین کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا۔"

اسنادہ حسن لغیرہ۔ ولبعض فقراتہ شواہد: أخرجہ البزار کما فی کشف الأستار، ج3 ص 399۔ 400 ح:3044۔ انظر السلسلۃ الصحیحۃ:5/228 وقال "سندہ جید "لولا عنعنۃ الحسن وھو البصری فانہ مدلس لکنہ لہ شواہد۔

وضاحت:... شواہد کے لیے ضمیمہ نمبر8 ملاحظہ کریں۔

اور یہی حدیث امام طبرانی نے "المعجم الاوسط" میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، تاہم اس میں

((مَنْ أَتَى كَاهِنًا))

کے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسنادہ حسن لغیرہ بشواہدہ: رواہ الطبرانی فی الأوسط، ج 4، ص 301، ح 4262۔ وصححہ الألبانی فی "صحیح الترغیب"، ج 3/170۔ بشواہدہ۔

امام بغویؒ نے کہا ہے کہ (العراف) وہ ہے جو چند باتوں سے معاملات کے علم کا دعویٰ کرے اور ان کی روشنی میں چوری شدہ، یا گمشدہ چیز کی جگہ کی نشاندہی کرے، وغیرہ۔2

دیکھیں شرح السنۃ، ج 12/182۔ مؤلف نے کچھ الفاظ کے تصرف کے ساتھ نقل کیا ہے۔

بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ عراف کاہن ہے اور کاہن وہ ہے جو مستقبل میں ہونے والے امور کے متعلق خبر دیتا ہے، بعض کہتے ہیں کہ کاہن وہ ہے جو دل کی بات بتائے۔

شیخ الاسلام ابو العباس ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں، عراف ایک جامع لفظ ہے جس کا اطلاق کاہن، نجومی، رمال اور اس قسم کے تمام لوگوں پر ہوتا ہے جو ان طریقوں سے بعض امور و واقعات کی اطلاع دے۔

دیکھیں: "مجموع الفتاویٰ، ج 35/173۔ قلیل تصرف کے ساتھ مؤلف نے نقل کیا ہے۔

عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: "جو لوگ حروفِ ابجد لکھ کر حساب کرتے ہیں اور نجوم (ستاروں) سے رہنمائی لیتے ہیں، میرے نزدیک ایسا کرنے والوں کے لیے اللہ کے ہاں آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

اسنادہ صحیح موقوفاً: أخرجہ ابن أبي شیبۃ فی مصنفہ: 8/414۔ وعبد الرزاق فی مصنفہ: 11/26۔ وابن عبد البر فی "جامع البیان العلم" رقم: 1478۔

مسائل

- قرآن پر ایمان لانا اور کاہن کی بات کی تصدیق کرنا، یہ دونوں باتیں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔
- اس میں یہ وضاحت و صراحت بھی ہے کہ کاہن کی تصدیق کرنا کفر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- کہانت کرانے والے کا تذکرہ موجود ہے۔
- فال نکلوانے والے کا ذکر وارد ہے۔
- جادو کرانے والے کا ذکر ہے۔
- اور حروف ابجد لکھ کر حساب کرنے والے کا تذکرہ موجود ہے۔

(ان سب کا ذکر اس لیے ہے کہ یہ لوگ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں)

- اس میں کاہن اور عراف کے مابین فرق کی وضاحت بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جادوٹونے کے ذریعے جادو کا علاج کرنے کی ممانعت

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے نشرہ (یعنی جادو کے ذریعے جادو کے علاج) کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِيَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ))

"یہ شیطانی عمل ہے۔"

اسنادہ حسن: رواہ أبو داود فی سننہ، کتاب الطب، باب فی النشرۃ، ج4، ص130، ح:3868۔ وأحمد فی مسندہ، ج22، ص40، ح:14135۔ وصححہ الالبانی فی صحیح أبی داوٗد۔

امام ابوداوٗدؒ کہتے ہیں: "امام احمدؒ سے نشرہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

"عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سب کاموں کو ناپسند سمجھتے تھے۔"

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے پوچھا: اگر کسی پر جادو ہو، یا کوئی ایسا ٹونہ جس کے سبب وہ اپنی بیوی کے قریب نہ آسکتا ہو تو کیا اس کا دفع کرنا، یا اس کو باطل کرنے کے لیے نشرہ یعنی منتر استعمال کرنا درست ہے؟ انہوں نے جواب دیا: "اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس سے جادو کرنے والوں کا مقصد اصلاح ہی ہے، نفع مند اور مفید شئے کے استعمال کی ممانعت نہیں۔"

صحیح البخاری: باب ہل یستخرِج السحر فی کتاب الطب، ج7، ص137، قبل رقم الحدیث: 5765۔ ووصلہ ابن عبد البر فی التمہید: 243/6۔244۔ وابن جریر الطبری فی تہذیب الاثار کمافی "تغلیق التعلیق": 49/5۔ انظر "مختصر صحیح البخاری: 2۔4/27

حسن بصریؒ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ "جادوگر کو جادوگر ہی اتار سکتا ہے۔"

أخرجہ الطبری فی "تہذیب الآثار" کمافی "فتح الباری: 287/10 ولکن لفظہ "وکان الحسن یکرہ ذلک یقول: لا یعلم ذلک الا ساحر" ہذاھو الراجح عند الامام الالبانی انظر "مختصر صحیح البخاری: 27/4"۔

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں: "سحر زدہ سے جادو کو دور کرنا نشرہ کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) یہ کہ جادو کو جادو سے ہی دور کیا جائے۔ یہ شیطانی عمل ہے اور ناجائز ہے، اس صورت میں جادو دور کرنے والا اور جس پر جادو ہوا ہو، دونوں شیطان کا قرب حاصل کرنے کے لیے اس کے پسندیدہ کام کرتے ہیں اور ایسے اعمال بجالاتے ہیں کہ شیطان خوش ہو کر سحر زدہ سے اپنا اثر ہٹالیتا ہے۔ حسن بصری کا قول اسی صورت پر محمول کیا جائے گا۔

(۲) دوسری قسم یہ ہے کہ دم، تعوذ، ادویات اور جائز و مباح ادعیہ کے ساتھ جادو کا علاج کیا جائے، یہ جائز ہے۔

اعلام الموقعین عن رب العالمین: 2/396۔ مؤلف نے کچھ تصرف کے ساتھ ان کا قول نقل کیا ہے۔

مسائل

- جادو کا علاج جادو سے کرنے کی ممانعت ہے۔
- حرام اور جائز علاج میں ایسا فرق اور وضاحت ہے جس سے اشکال اور شبہات دور ہو جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدفالی اور بدشگونی

ارشادِ الٰہی ہے:

اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

"خبردار! ان کی بدشگونی (نحوست) اللہ کے ہاں (مقدر) ہے، لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔"

نیز ارشادِ ربانی ہے:

قَالُوْا طٰٓئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○

"رسولوں نے کہا، تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا (تم یہ باتیں) اس لیے کرتے ہو کہ تمہیں نصیحت کی گئی ہے؟ بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) تم لوگ حد سے تجاوز کر چکے ہو۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ.))

"کوئی بیماری متعدی نہیں، بدشگونی و بدفالی کی بھی کچھ حقیقت نہیں۔ نہ الو (کا بولنا کوئی اثر رکھتا) ہے۔ اور نہ ماہ صفر (منحوس ہے)۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الطب، باب لا ہامۃ، ج7، ص135، ح:5757، 5770۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب لاعدوی ولا طیرہ ولا ھامۃ ولا صفر، ج7، ص30، ح:2220 دوسرا نسخہ 101، 102، 103۔

صحیح مسلم میں ان الفاظ کا اضافہ ہے:

((وَلَا نَوْءَ وَلَا غُوْلَ))

"نچھتر اور بھوتوں کا بھی کوئی وجود نہیں۔"

صحیح مسلم، کتاب السلام، باب لاعدوی ولا طیرۃ ولا ہامۃ ولا صفر، ج7، ص30، ح:2220 دوسرا نسخہ 106۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ستارے زمین اور اہلِ زمین پر اثر انداز ہوتے ہی۔ اسے نچھتر کہتے ہیں۔ اسلام نے اس عقیدہ کی نفی کی ہے۔ لہٰذا ستارے کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ (مترجم)

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ، وَیُعْجِبُنِي الْفَالُ، قَالُوْا: وَمَا الْفَالُ؟ قَالَ: اَلْکَلِمَةُ الطَّیِّبَةُ۔))3

"کوئی بیماری متعدی نہیں، نہ بد شگونی وبد فالی کی کچھ حقیقت ہے۔ اور مجھے فال پسند ہے۔" صحابہؓ نے پوچھا: فال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "عمدہ اور بہترین بات۔"

متفق علیہ۔ صحیح البخاری، کتاب الطب، باب الفال، ج7، ص 135، ح:5756۔ وصحیح مسلم، کتاب السلام، باب الطیرۃ والفال، ما یکون فیہ من الشؤم، ج7، ص 33، ح:2224 دوسرا نسخہ 111۔

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بدفالی اور بد شگونی کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَحْسَنُهَا الْفَالُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ۔))

"ان سب سے بہتر تو فال ہے اور یہ کسی مسلمان کو (اس کے مقصد سے) باز نہیں رکھ سکتی۔ چنانچہ کوئی جب ناپسندیدہ چیز دیکھے تو یہ دعا کرے "یا اللہ تیرے سوا کوئی بھلائیاں نہیں لا سکتا اور تیرے سوا کوئی برائیوں کو دور نہیں کر سکتا۔ اور تیری توفیق کے بغیر ہمیں نہ بھلائی کی طاقت اور نہ برائی سے باز رہنے کی ہمت ہے۔"

اسنادہ ضعیف: رواہ أبو داوٗد فی سننہ، کتاب الطب، باب فی الطیرۃ، ج4، ص 151، ح: 3919۔ وضعفہ الألبانی فی الضعیفہ، رقم:1619۔

وضاحت:... اسباب ضعف کے لیے دیکھیں ضمیمہ نمبر 9۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ، اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ، وَمَا مِنَّا إِلَّا، وَلٰكِنَّ اللهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.))

"بدفالی شرک ہے، بدشگونی شرک ہے اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جسے (بتقاضائے بشریت ایسا وہم نہ ہوتا ہو) مگر اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اس کو دفع کر دیتا ہے۔"

اسنادہ صحیح: سنن أبي داود، کتاب الطب، باب فی الطیرۃ، ج4، ص148، ح:3910۔ والترمذی، ج3، ص258، ح: 1614۔ وابن ماجہ، ج5، ص179، ح:3539۔ وصححہ الالبانی الصحیحۃ، رقم:429، 430۔

تنبیہ:... ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل۔ یہ مدرج ہے۔ ابن مسعود کے کلام سے دیکھیں۔ فتح الباری لابن حجر: 10/263۔

اور عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے:

((مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ عَنْ حَاجَتِهِ فَقَدْ أَشْرَكَ. قَالُوا: فَمَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَنْ تَقُولَ: اللهمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ، وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ.))

"بدفالی نے جس شخص کو اس کے کام سے روک دیا، اس نے شرک کیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا کفارہ یہ دعا ہے":

"یا اللہ تیری بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں، اور تیرے شگون کے سوا کوئی شگون نہیں اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

اسنادہ حسن لغیرہ ان شاء اللہ: مسند أحمد۔ مسند عبد اللہ بن عمرو، ج11، ص623، ح:7045۔ صححہ الألبانی فی الصحیحۃ، رقم:1065۔

اور مسند احمد ہی میں فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

((إِنَّمَا الطِّيَرَةُ مَا أَمْضَاكَ أَوْ رَدَّكَ))

"بدشگونی وہ ہے جو تجھے کسی کام میں لگا دے یا روک دے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

! اسنادہ ضعیف: مسند احمد۔ ومن مسند بنی ہاشم۔ مسند الفضل بن عباس، ج 3، ص 327، ح: 1824۔ ضعفہ شیخ شعیب الأرناوط فی تحقیق مسند احمد۔

وضاحت: وجہ ضعف کے لیے دیکھیں ضمیمہ نمبر 10۔

مسائل

- اس میں آیت {أَلَآ إِنَّمَا طَٰٓئِرُهُمۡ عِندَ ٱللَّهِ} اور {قَالُواْ طَٰٓئِرُكُم مَّعَكُمۡ} کے معنیٰ پر واضح کیا گیا ہے۔
- اس میں امراض کے متعدی ہونے کی نفی ہے۔
- بدفالی کی بھی نفی ہے۔
- "الو" کی آواز سے بدفالی لینے کی نفی ہے۔
- ماہِ صفر کی نحوست کے عقیدہ کی نفی ہے۔
- نیک فال منع نہیں، بلکہ مستحب ہے۔
- اس میں فال کے مفہوم کی وضاحت ہے۔
- اگر نہ چاہتے ہوئے بدفالی کے وساوس وخیالات دل میں پیدا ہو جائیں تو وہ مضر نہیں بلکہ اللہ پر توکل اور اعتماد کی وجہ سے ختم ہو جاتے ہیں۔
- جس شخص کے دل میں بدفالی کے وسوسے پیدا ہو جائیں، وہ ان کو دور کرنے کے لیے زیرِ بحث باب میں مذکور دعا پڑھے۔
- اس بات کی صراحت ہے کہ بدفالی شرک ہے۔
- مذموم بدفالی کی تفصیل مذکور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم نجوم کی شرعی حیثیت

امام بخاری نے اپنی "صحیح" میں قتادہ رحمہ اللہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین چیزوں (مقاصد) کے لیے بنایا ہے:

آسمان کی زینت کے لیے۔ شیاطین کو مارنے اور بھگانے کے لیے، بحر و بر میں راہ معلوم کرنے کے لیے۔ جو شخص ان کے علاوہ کچھ اور سمجھتا ہے اس نے غلطی کی اور (ہر بھلائی سے) اپنا حصہ برباد کر لیا اور اس نے ایسے امر کا تکلف کیا، جس کا اسے کوئی علم نہیں۔"

صحیح: أخرجه البخاری معلقاً بصیغة الجزم، کتاب بدء الخلق، باب فی النجوم، ج4، ص 107، قبل رقم الحدیث: 3199۔ ووصله الطبری فی تفسیره: 185/17۔ انظر تغلیق التعلیق: 489/3۔

قتادہؒ نے منازلِ قمر کا علم حاصل کرنے کو مکروہ اور ناپسند گردانا اور ابنِ عیینہ رحمہ اللہ نے بھی اس علم کے حصول کی جازت نہیں دی۔ (یہ دونوں روایتیں حرب نے بیان کی ہیں)

امام احمد اور اسحاق نے اس (منازلِ قمر کے) علم کے حصول کی اجازت دی ہے۔

یہ قول ابن رجب رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔ "فضل علم السلف"، ص 31، 32۔

اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ.))

"تین اشخاص جنت میں کبھی داخل نہیں ہوں گے: (1) شراب نوشی کا عادی۔ (2) قطع رحمی کرنے والا۔ (3) اور جادو کو سچا ماننے والا۔"

اسنادہ حسن لغیرہ بشواہد، ولکن لفظ "ومصدق بالسحر" فی الضعیفۃ۔ مسند أحمد: 399/4۔ صحیح ابن حبان، ج 12، ص 165، ح: 5346۔ والحاکم فی مستدرک، ج4، ص 163، ح: 7234۔ وصححه الالبانی فی "الضعیفه، رقم: 1463"۔

وضاحت:... مزید تفصیل اور شواہد کے لیے دیکھیں ضمیمہ نمبر 11۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل

- ستاروں کی تخلیق کی حکمتیں۔
- ان حکمتوں کے علاوہ کچھ اور سمجھنے والوں کی تردید ہے۔
- منازلِ قمر حاصل کرنے میں اہلِ علم کے مابین اختلاف رائے موجود ہے۔
- جادو کو باطل سمجھتے ہوئے بھی اس کی تصدیق کرنے پر وعید ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاروں کے اثر سے بارش برسنے کا عقیدہ رکھنا کفر ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

وَ تَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَکُمۡ اَنَّکُمۡ تُکَذِّبُوۡنَ ○(سورۃ الواقعۃ: 82)

"اور تم اپنی کمائی کی جگہ یہ بناتے ہو کہ اسے جھٹلاتے ہو۔"

اور ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالْاسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ، وَالنِّيَاحَةُ، وَقَالَ: النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ۔))

"میری امت میں جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنہیں وہ نہیں چھوڑیں گے، حسب و نسب اور خاندانی شرف و فضیلت پر فخر کرنا۔ دوسروں کے نسب و خاندان میں عیب اور نقص نکالنا اور طعنہ زنی کرنا۔ تاروں کے اثر سے بارش ہونے کا عقیدہ رکھنا۔ اور نوحہ یعنی کسی کے مرنے پر رونا پیٹنا اور فرمایا: "نوحہ کرنے والی اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے گندھک کا کرتہ اور خارش (میں مبتلا کر دینے والی) ذرع پہنا کر کھڑا کیا جائے گا۔"

صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحۃ، ج3، ص45، ح:934 دوسرا نسخہ 29۔

اور ایک جگہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر ایک اسی رات کو ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، جس میں بارش ہو چکی تھی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ، فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ.))

"کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟" صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: "اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندوں میں کچھ مؤمن ہوئے ہیں اور کچھ کافر۔ جس نے کہا ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے، وہ مجھ پر ایمان لایا اور جس نے کہا ہم پر یہ بارش فلاں نچھتر یعنی تاروں کے اثر سے ہوئی ہے وہ میرا منکر ہوا اور تاروں (کی تاثیر) پر ایمان لایا۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الاستسقائ، باب قولہ تعالیٰ: "وتجعلون رزقکم انکم تکذبون"، ج2، ص33، ح:1038، 4147۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من قال: مطرنا بالنوئ، ج1، ص59، ح:71 دوسرا نسخہ 125۔

اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے، اس میں یہ ہے کہ بعض کہتے ہیں فلاں فلاں نچھتر (ستارہ) سچ (یعنی مفید) ثابت ہوا ہے تو ان کی تردید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمادیں:

فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُومِ ۝ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ۝ فِي كِتٰبٍ مَّكْنُونٍ ۝ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ أَفَبِهٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۝ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ۝ (سورۃ الواقعۃ: 82-75)

"مجھے تاروں کی منازل کی قسم ہے، اگر تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے کہ بے شک یہ قرآن بلند رتبے والا ہے (جو) لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے، اسے وہی ہاتھ لگاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو پاک ہیں۔ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو پھر کیا تم اس کلام سے بے اعتنائی اور بے مروتی کرتے ہو اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ تم اسے جھٹلاتے ہو؟۔"

صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب من قال: مطرنا بالنوئ، ج1، ص60، ح:73، 127۔

مسائل

- سورۂ واقعہ کی آیت کی تفسیر و توضیح (جس میں قرآن کو جھٹلانے والوں کا تذکرہ ہے)۔
- ان چار امور کا ذکر جو جاہلیت کی رسوم ہیں۔
- ان چار میں سے بعض کفر ہیں۔
- کچھ کفر ایسے ہیں جن کی وجہ سے انسان دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔
- أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ کے نتیجہ میں بعض لوگ کافر ہو جاتے ہیں۔
- اس مقام پر ایمان کی حقیقت پر خوب غور کرنا چاہیے۔
- اس مقام پر کفر کی حقیقت پر بھی غور کرنا چاہیے (کہ معمولی سی بات کہنے سے انسان مؤمن ہو جاتا ہے یا کافر)۔
- یہ کہنا کہ فلاں نچھتر (تارہ) صحیح و سچ (یعنی مفید) ثابت ہوا، اس بات پر غور کرنا چاہیے (کہ یہ انتہائی غلط، بلکہ کفر ہے)۔
- ((تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ)) سے ثابت ہوا کہ طالبِ علم کو بات ذہن نشین کرانے کے لیے استفہامی انداز اختیار کرنا جائز ہے۔
- نوحہ کرنے والوں کے عذاب و وعید کا علم ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی محبت دین کی بنیاد ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ (سورۃ البقرۃ: 165)

"کچھ لوگ ایسے ہیں جو دوسروں کو اللہ کا ہم سر اور شریک ٹھہراتے ہیں اور ان سے یوں محبت کرتے ہیں جیسے اللہ سے ہونی چاہیے۔"

نیز ارشادِ ربانی ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۠ (سورۃ التوبہ: 24)

"(اے محمد ﷺ!) آپ کہہ دیں کہ اگر تمہیں اپنے ماں باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں، عزیز و اقارب اور مال جو تم جمع کر چکے ہو اور تجارت جس کے ماند پڑنے کا تمہیں خدشہ رہتا ہے اور تمہارے گھر جو تمہیں پسند ہیں (یہ چیزیں اگر تمہیں) اللہ اور اس کے رسول اور اس کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا۔"

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ.))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنی اولاد، (ماں) باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ سمجھے۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، ج 1، ص 12، ح: 15 و صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب محبۃ رسول اللہ ﷺ، ج 1، ص 49، ح: 44 دوسرا نسخہ 70۔

اور انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلهِ، وَإِنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ۔))

"تین اوصاف ایسے ہیں جس میں وہ پائے جائیں، ان کی بدولت وہ ایمان کی مٹھاس محسوس کرتا ہے: (1) یہ کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب سمجھے۔ (2) کسی سے محض اللہ کے لیے محبت کرے۔ (3) اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے بچا لیا ہو، وہ اسے یوں ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالا جانا اسے ناپسند ہے۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب حلاوۃ الایمان، ج 1، ص 12، ح: 16، 21۔ و صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب خصال من اتّصف بِھِنّ وَجَدَ حلاوۃ الایمان، ج 1، ص 48، ح: 43، دوسرا نسخہ 67۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى ...))

"کوئی شخص اس وقت تک ایمان کی حلاوت (مٹھاس) نہیں پا سکتا جب تک (اس میں مذکورہ تین اوصاف نہ ہوں)۔"

صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب الحب فی اللہ، ج 8، ص 14، ح: 6041۔

تنبیہ: ...لا تجد کے بجائے "لا یجد أحد حلاوۃ الایمان" الخ اصل میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

((مَنْ أَحَبَّ فِي اللهِ، وَأَبْغَضَ فِي اللهِ، وَوَالَى فِي اللهِ، وَعَادَى فِي اللهِ، فَإِنَّمَا تُنَالُ وِلَايَةُ اللهِ بِذَلِكَ، وَلَنْ يَّجِدَ عَبْدٌ طَعْمَ الْإِيمَانِ، وَإِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصَوْمُهُ حَتَّى يَكُونَ كَذَلِكَ، وَقَدْ صَارَ عَامَّةُ مُؤَاخَاةِ النَّاسِ عَلَى أَمْرِ الدُّنْيَا، وَذَلِكَ لَا يُجْدِيْ عَلَى أَهْلِهِ شَيْئًا۔))

"جو شخص (کسی سے صرف) اللہ کے لیے محبت رکھے، اللہ کے لیے بغض رکھے، اللہ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی رکھے (تو جان لینا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ کی ولایت (دوستی و محبت) انہی کاموں سے حاصل ہو سکتی ہے اور کوئی بھی شخص ان امور کے بغیر ایمان کا ذائقہ اور مٹھاس نہیں پا سکتا اگرچہ وہ بہت نمازیں پڑھے اور بکثرت روزے رکھے۔ عام لوگوں کی آپس میں محبت اور تعلقات دنیاوی امور پر استوار ہیں۔ یہ چیز (اللہ تعالیٰ کے ہاں) اپنے کرنے والوں کے لیے کچھ سود مند ثابت نہ ہوگی۔"

اسنادہ ضعیف مضطرب: أخرجہ ابن المبارک فی کتابہ (الزہد)، ج1 ص120، ح:353۔ ومصنف ابن أبي شيبہ، ج7، ص134، ح:34770، موقوفاً۔

وضاحت:... سند میں لیث بن أبي سلیم ضعیف اور مختلط ہیں۔

تنبیہ:... یہی روایت بسند صحیح حضرت أبو امامۃ سے بھی مروی ہے۔ سنن أبي داود، اول کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان ونقصانہ، ج5، ص42، ح4681۔

اور ابنِ عباسؓ نے "قیامت کے روز ان کے سارے اسباب و وسائل ختم ہو جائیں گے" کی تفسیر میں فرمایا کہ یہاں اسباب و وسائل سے مراد "دوستی"، "محبت" اور "تعلقات" ہیں۔

اسنادہ صحیح: المستدرک للحاکم، ج2، ص299، ح:3076۔ وقال الذهبي "صحیح"۔ والطبری فی جامع البیان، ج3، ص27 وابن ابی حاتم فی تفسیرہ، ج1، ص278، رقم:1492۔

علامہ البانی نے الصحیحہ رقم الحدیث 380 میں صحیح کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل

- سورۂ بقرہ کی آیت کی تفسیر۔ (جس میں مشرکوں کی غیر اللہ کے لیے محبت کا تذکرہ ہے)
- سورۂ توبہ کی آیت کی تفسیر۔ (جس میں اللہ و رسول ﷺ کے مقابلے میں دیگر چیزوں سے محبت کا انجام بیان ہوا ہے۔)
- اپنی جان، اہل و عیال اور مال و منال کے مقابلہ میں سب سے زیادہ محبت نبی ﷺ سے ہونی چاہیے۔
- کسی صورت میں ایمان کی نفی کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔
- ایمان کی ایک مٹھاس ہے، تاہم کبھی اس کا احساس ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔
- چار قلبی اعمال ایسے ہیں جن کے بغیر انسان اللہ کی ولایت حاصل نہیں کر سکتا اور نہ ان کے بغیر ایمان کا ذائقہ چکھ سکتا ہے۔
- صحابۂ کرامؓ نے واقعات و حقائق کی روشنی میں سمجھ لیا تھا کہ عام لوگوں کے تعلقات اور میل جول محض دنیا کی خاطر ہیں۔
- اس باب میں کی تفسیر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔
- بعض مشرک بھی ایسے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔
- آیت مبارکہ میں مذکورہ آٹھ اشیاء جس شخص کو اپنے دین سے زیادہ پیاری ہوں، اس کے لیے سخت وعیدہ ہے۔
- کسی کا اپنے باطل معبود سے اللہ تعالیٰ کی محبت کے برابر محبت رکھنا، شرک اکبر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈر اور خوف کو اللہ کیلئے خاص کرنے کا بیان

ارشادِ الٰہی ہے:

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ (سورۃ آل عمران: 175)

"یہ شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے، سو تم ان سے نہ ڈرو اور اگر تم ایمان رکھتے ہو تو صرف مجھ سے ڈرو۔"

نیز ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○ (سورۃ التوبۃ: 118)

"اللہ تعالیٰ کی مساجد کو تو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ امید ہے کہ ایسے لوگ ہی ہدایت والوں میں سے ہوں گے۔"

نیز ارشادِ الٰہی ہے:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ (سورۃ العنکبوت: 10)

"اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے، مگر جب ان کو اللہ کی راہ میں ایذا پہنچتی ہے تو لوگوں کی ایذا کو (یوں) سمجھتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ ضَعْفِ الْيَقِيْنِ أَنْ تُرْضِيَ النَّاسَ بِسَخَطِ اللهِ، وَأَنْ تَحْمَدَهُمْ عَلَى رِزْقِ اللهِ، وَأَنْ تَذُمَّهُمْ عَلَى مَا لَمْ يُؤْتِكَ اللهُ، إِنَّ رِزْقَ اللهِ لَا يَجُرُّهُ حِرْصُ حَرِيْصٍ، وَلَا يَرُدُّهُ كَرَاهِيَةُ كَارِهٍ.))

"یہ ایمان ویقین کی کمزوری ہے کہ تو اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرے اور اللہ کے دیے ہوئے رزق پر لوگوں کی تعریف کرے اور اللہ نہ دے تو لوگوں کی مذمت کرے۔ بے شک اللہ کے رزق کو نہ کسی حریص کا حرص کھینچ سکتا ہے اور نہ کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی، اسے روک سکتی ہے۔"

! موضوع: شعب الایمان للبیہقی، ج 1، ص 382، ح: 203۔ امام البانی نے اسے موضوع کہا ہے۔ الضعیف رقم: 1482۔

وضاحت:... سند میں محمد بن مروان "متہم بالکذب" ہیں۔ نیز عطیہ العوفی دوسری سند میں ہیں جو "ضعیف مدلس اور شیعہ بھی" ہیں اور ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں خیثمہ کا ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں لہٰذا سند منقطع ہوئی۔

اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللهِ بِسَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَأَرْضَى عَنْهُ النَّاسَ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ، سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَسْخَطَ عَلَيْهِ النَّاسَ.))

"جو شخص لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کو راضی رکھے، اللہ اس پر راضی ہو جاتا ہے اور لوگوں کو بھی اس سے راضی رکھتا ہے اور جو شخص اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضا کا طالب ہو، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسنادہ صحیح لغیرہ موقوفاً: أخرجہ ابن حبان فی صحیحہ، کتاب الامارۃ، باب فیمن یرضی اللہ بسخط الناس، ج5، ص105، ح: 1540۔ علامہ البانی نے "صحیح" کہا ہے۔ دیکھیں صحیح موارد الظمان إلی زوائد ابن حبان، رقم الحدیث: 1279۔ وسنن الترمذی، ج4، ص213، ح2414۔

مسائل

- سورۂ آل عمران کی آیت کی تفسیر۔ (جس میں اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرنے کی ترغیب ہے)
- سورۂ توبہ کی آیت کی تفسیر۔ (جس میں اللہ تعالیٰ کی مساجد آباد کرنے والوں کی صفات ذکر کی گئی ہیں۔)
- سورۃ العنکبوت کی آیت کی تفسیر۔ (جس میں اللہ پر کمزور ایمان والوں کا تذکرہ ہوا)
- ایمان کبھی قوی اور کبھی کمزور ہوتا رہتا ہے۔
- ایمان کی کمزوری کی تین علامات ہیں۔
- صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، فرائضِ دین میں سے ایک فریضہ ہے۔
- صرف اللہ تعالیٰ کا خوف، ڈر اور خشیت رکھنے والے کی فضیلت اور ثواب واضح ہوئے۔
- اور جو شخص صرف اللہ سے نہ ڈرے بلکہ اس کے علاوہ غیر سے بھی ڈرے اس کی سزا کا بیان ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے

اللہ ذوالجلال کا فرمان ہے:

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۃ المائدہ: 23)

”اگر تم صاحب ایمان ہو تو صرف اللہ ہی پر توکل کرو۔“

نیز ارشادِ الٰہی ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ (سورۃ الانفال: 2)

”صحیح معنوں میں اہلِ ایمان تو وہ ہیں جن کے دل اللہ کے ذکر سے لرز جاتے ہیں اور جب ان پر اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب سے توکل کرتے ہیں۔“

ایک اور جگہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (سورۃ الانفال: 64)

”اے نبی (ﷺ!) آپ اور آپ کے پیروکار اہلِ ایمان کو بس اللہ کافی ہے۔“

اور ارشادِ الٰہی ہے:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (سورۃ الطلاق: 3)

”اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا تو اللہ اسے کافی ہو گا۔“

ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے ”ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ بہتر کارساز ہے“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اوراسی طرح جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کہا کہ: بے شک (کافر) لوگوں نے تمہارے (مقابلے کے) لیے (لشکر) جمع کر لیا ہے“۔ ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے:“

صحیح البخاری، کتاب التفسیر سورۃ آل عمران، باب ان الناس قد جمعوا لکم۔ الآیۃ، ج6، ص39، ح4563، 4564۔

مسائل

- اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرنا دینی فریضہ ہے۔
- اور یہ ایمان کی شرطوں میں سے ہے۔
- سورۂ انفال کی آیت کی تفسیر و توضیح (جس میں اہلِ ایمان کی صفات کا ذکر ہے)۔
- متعلقہ تفسیر، آیت کا آخری کلمہ ہے۔
- سورۃ الطلاق کی آیت کی تفسیر۔ (جس میں ہے کہ اللہ پر توکل کرنے والوں کے لیے ہی اللہ کافی ہے)۔
- اس سے کلمہ کی عظمت و فضیلت کا بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے دو خلیلوں ابراہیم علیہ السلام اور محمد ﷺ نے شدید مشکل اور پریشانی کے وقت یہ کلمہ پڑھا تھا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے

ارشادِ الٰہی ہے:

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ (سورۃ الاعراف: 99)

"کیا یہ لوگ اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے وہی لوگ بے خوف ہوتے ہیں جو خسارہ اٹھانے والے ہوں۔"

نیز ارشاد ہے:

وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝ (سورۃ الحجر: 56)

"اور گمراہ لوگ ہی اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتے ہیں۔"

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کی بابت دریافت کیا گیا (کہ وہ کون کون سے ہیں؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالْيَاْسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ، وَالْاَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ))

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا۔ اور اللہ کی تدبیر اور گرفت سے بے خوف ہونا۔"

اسنادہ حسن لغیرہ ان شاء اللہ۔ رواہ البزار فی کشف الاستار، ج 1، ص 31، ح: 106۔ والھیثمی فی جمع الزوائد: 1/109، و قال رجالہ موثقون۔ وحسنہ الالبانی فی الصحیحۃ: 2051۔

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا:

((أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَالْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللّٰهِ، وَالْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"سب سے بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بے خوف ہونا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے مایوس ہونا۔"

اسنادہ صحیح: أخرجہ الطبرانی فی "المعجم الکبیر"، ج9، ص156، ح:8784۔ والطبرانی فی "جامع البیان"، ج8، ص243، ح:9191، 9190 وصححہ الھیثمی۔ مجمع الزوائد: 1/109 وقال اسنادہ صحیح۔

مسائل

- سورۂ اعراف کی آیت کی تفسیر (جس میں اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہونے والوں کا تذکرہ ہے)۔
- سورۃ الحجر کی آیت کی تفسیر (جس میں ہے کہ گمراہ لوگ اللہ کی رحمت سے دور رہیں)۔
- اللہ کی تدبیر سے بے خوف رہنے پر شدید وعید وارد ہے۔
- اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے پر بھی شدید وعید وارد ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر صبر کرنا ایمان باللہ کا حصہ ھے

ارشادِ الٰہی ہے:

وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ يَهۡدِ قَلۡبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ (سورۃ التغابن: 11)

"اور جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے، اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔"

علقمہؒ فرماتے ہیں: "اس سے مراد ایسا شخص ہے جسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ سمجھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، چنانچہ وہ اس پر راضی ہو اور دل سے اسے تسلیم کرے۔"

اسنادہ صحیح إلی علقمۃ: أخرجہ عبدالرزاق فی تفسیرہ: 295/7۔ والطبری فی تفسیرہ: 12/23، 13 فی نسخۃ: 421/23۔1

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ۔))

"لوگوں میں دو باتیں کفر کی ہیں: (لوگوں کے) نسبوں پر طعن کرنا۔ اور فوت شدہ پر نوحہ کرنا۔"

صحیح مسلم، کتاب الایمان، ج1، ص58، ح67(121)

اور ایک اور مقام پر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔))

"جو شخص (صدمے کے وقت) چہرے پر دو ہتڑ مارے، گریبان پھاڑے اور جہالت کے بول بولے، وہ ہم میں سے نہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب لیس منا من ضرب الخدود، ج2، ص82، ح:1297۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم ضرب الخدود وشق الجیوب، ج1 ص69، ح:103، 165۔

اور انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))

"جب اللہ تعالیٰ اپنے (کسی) بندے سے خیر خواہی کرنا چاہے تو اسے اس کے گناہوں کی سزا اسی دنیا میں جلد دے دیتا ہے اور جب اللہ اپنے (کسی) بندے سے برائی کا ارادہ کرے تو اس سے اس کے گناہ کی سزا کو روک لیتا ہے، یہاں تک کہ قیامت کو اس کا پورا پورا حساب لے گا۔"

اسنادہ صحیح لغیرہ بشواہدہ: رواہ الترمذی فی سننہ، ابواب الزہد عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، ج4، ص202، ح:2396۔ ومسند احمد، ج27، ص360، ح16806۔ وصححہ الألبانی فی "الصحیحۃ"، رقم:1220۔

وضاحت: شواہد کے لیے دیکھیں ضمیمہ نمبر12۔

اور نبی ﷺ نے مزید فرمایا:

((إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ.))

"بڑی آزمائش میں بڑا بدلا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے۔ جو شخص (اس آزمائش پر) راضی ہو، اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے اور جو شخص (اس آزمائش پر) ناخوش ہو، اللہ تعالیٰ اس سے ناخوش اور ناراض ہو جاتا ہے۔"

اسنادہ صحیح لغیرہ بشواہدہ: أخرجہ الترمذی فی سننہ فی نفس المصدر السابق۔ وابن ماجہ فی سننہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ج5، ص498، ح:4031۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل

- سورۃ تغابن کی آیت کی تفسیر (جس میں ہے کہ اللہ مؤمن کے دل کو ہدایت بخشتا ہے)۔
- اللہ کے فیصلوں یعنی تقدیر پر صبر کرنا بھی ایمان باللہ کا حصہ ہے۔
- کسی کے نسب پر طعن کرنا (کفریہ کام ہے)۔
- (صدمہ کے وقت) چہرے پر دوہتٹر مارنے، گریبان پھاڑنے اور جہالت کے بول بولنے والے شخص کے بارے میں سخت وعیدہ وارد ہے۔
- اس بات کی علامت کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے۔
- اور جس کو عذاب وسزا دینا چاہے، اس کی علامت وپہچان بتائی گئی ہے۔
- جس بندے سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو اس کی نشانی۔
- اللہ تعالیٰ کے فیصلوں یعنی تقدیر پر ناخوشی کا اظہار کرنا حرام ہے۔
- آزمائشوں پر راضی ہونے کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ریاکاری ایک مذموم عمل ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○ (سورۃ الکھف:110)

(اے محمد ﷺ!) کہہ دیجیے کہ میں تو تم جیسا ایک انسان ہوں (البتہ) میری طرف یہ وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے، پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو، اسے چاہیے کہ وہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

اورابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

((أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ مَعِي فِيهِ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ.))

"میں تمام شرکاء سے بڑھ کر شرک سے مستغنی ہوں۔ جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس میں وہ میرے ساتھ میرے غیر کو بھی شریک کرے تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔"

صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب من اشرک فی عملہ غیر اللہ، ج8، ص223، ح:2985(46)۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: اَلشِّرْكُ الْخَفِيُّ، يَقُومُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ، لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ.))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس کا خوف مجھے تم پر مسیح دجال سے بھی زیادہ ہے؟
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! (ضرور بتلائیے)
آپ ﷺ نے فرمایا: "شرک خفی (وہ اس طرح کہ) کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو
اور اپنی نماز کو محض اس لیے اچھی پڑھے کہ فلاں شخص اسے دیکھ رہا ہے۔"

اسنادہ حسن لغیرہ بشواہدہ: أخرجہ ابن ماجہ فی سننہ، کتاب الزہد، باب الریاء والسمعۃ، ج 5، ص 613، ح: 4204۔ ومسند احمد: 11252 ولہ شاہد من حدیث محمود بن لبید۔ أخرجہ ابن خزیمۃ، رقم: 937 وحسنہ الألبانی فی "صحیح الترغیب": 1/119۔

مسائل

- سورۃ الکہف کی آیت (100) کی تفسیر (جس میں ہے کہ اللہ سے ملاقات کے لیے اچھے عمل ہونا اور شرک سے اجتناب ضروری ہے)۔
- عمل صالح میں اگر غیر اللہ کا معمولی سا بھی دخل ہو جائے تو وہ مردود اور ضائع ہو جاتا ہے۔
- کسی عمل میں اگر غیر اللہ کو شریک کیا جائے تو اس کے ضائع ہونے کا بنیادی سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بالکل مستغنی ہے۔
- اس عمل کے ضائع ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے والے تمام شرکاء سے افضل و اعلیٰ ہے۔
- نبی اکرم ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ریاکاری کا خدشہ تھا۔
- نبی اکرم ﷺ نے ریا کی تعریف یہ فرمائی کہ کوئی آدمی نماز جیسے عمل کو اللہ کے لیے ادا کرتے ہوئے عمدہ طور پر اس لیے ادا کرے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی نیک عمل سے دنیا کا طالب ہونا بھی شرک ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَ زِيۡنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِيۡهَا وَ هُمۡ فِيۡهَا لَا يُبۡخَسُوۡنَ ○ اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ لَيۡسَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِيۡهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ○ (سورۃ ھود: 15-16)

"جو لوگ اس دنیا کی زندگی اور اس کی خوشنمائی کے طالب ہیں، ان کے اعمال کا سارا بدلہ ہم انہیں دنیا میں ہی دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی، ان کے لیے آخرت میں آگ کے سوا اور کچھ نہیں ہے، انہوں نے اس دنیا میں جو کچھ کیا وہ سب ضائع ہے اور جو کچھ کرتے رہے، سب برباد ہے۔"

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَعِسَ عَبۡدُ الدِّيۡنَارِ، تَعِسَ عَبۡدُ الدِّرۡهَمِ، تَعِسَ عَبۡدُ الۡخَمِيۡصَةِ، تَعِسَ الۡخَمِيۡلَةِ، إِنۡ أُعۡطِيَ رَضِيَ، وَإِنۡ لَّمۡ يُعۡطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانۡتَكَسَ، وَإِذَا شِيۡكَ فَلَا انۡتَقَشَ، طُوبٰى لِعَبۡدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِي سَبِيۡلِ اللهِ، أَشۡعَثَ رَأۡسُهٗ، مُغۡبَرَّةٍ قَدَمَاهُ، إِنۡ كَانَ فِي الۡحِرَاسَةِ كَانَ فِي الۡحِرَاسَةِ، وَإِنۡ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنِ اسۡتَأۡذَنَ لَمۡ يُؤۡذَنۡ لَهٗ، وَإِنۡ شَفَعَ لَمۡ يُشَفَّعۡ۔))

"روپے پیسے (درہم و دینار) کا بندہ ہلاک ہو اور چادر کمبل کا بندہ تباہ ہو، اگر اسے یہ چیزیں مل جائیں تو خوش اور نہ ملیں تو ناخوش اور ناراض ہو جاتا ہے، یہ برباد اور سرنگوں ہو، اگر اسے کانٹا چبھے تو نکالا نہ جا سکے۔ اور اس بندے کے لیے خوشخبری ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے، اس کا سر (بال) پراگندہ اور پاؤں گرد آلود ہیں۔ اگر اسے پہرہ پر لگا دیا جاتا ہے تو وہ پہرہ دیتا ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر اسے فوج کے پیچھے رکھا جاتا ہے تو وہ پیچھے ہی رہتا ہے، اگر اجازت مانگے تو اجازت نہ ملے اور اگر وہ (کسی کی) سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ مانی جائے۔"

صحیح البخاری، کتاب الجہاد، باب: اَلْحِرَاسَۃ فی الغَزْوِ فی سبیل اللہ، ج4، ص34، ح:2887، 6435۔

مسائل

- انسان کا آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرنا (مذموم) ہے۔
- سورۂ ہود کی آیت (۱۵۔۱۶) کی تفسیر (جس میں طالبِ دنیا کی مذمت بیان ہوئی ہے)
- (دنیا کے حریص) مسلمان کو ((عَبْدُ الدِّیْنَارِ، عَبْدُ الدِّرْھَمِ، عَبْدُ الْخَمِیْصَۃِ)) درہم، دینار اور کپڑوں کا بندہ) کہا گیا ہے۔
- دینار و درہم، چادر اور کپڑے کے بندے (طالب) کی تفسیر یوں کی گئی ہے کہ اگر اس کی آرزو پوری ہو جائے تو خوش ورنہ ناخوش۔
- اس میں حدیث کے لفظ ((تَعِسَ وَانْتَکَسَ)) کی تشریح و وضاحت ہے۔
- اور اس میں حدیث کے لفظ ((وَاِذَا شِیْکَ فَلَا انْتُقِشَ)) کی بھی تشریح اور وضاحت ہے۔
- حدیث میں مذکور صفات کے حامل مجاہد کی تعریف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام، یا حرام کردہ چیز کو حلال سمجھنے میں علماء و امراء کی اطاعت ان کو رب کا درجہ دینا ہے

ابن عباسؓ نے فرمایا:

((یُوْشِكُ أَنْ تَنْزِلَ عَلَیْكُمْ حِجَارَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ أَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُوْلُوْنَ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ))

"(تمہارا یہی حال رہا تو) قریب ہے کہ تم پر آسمان سے پتھر برسیں، میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان سناتا ہوں اور تم (اس کے مدمقابل) ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی بات کرتے ہو۔"

امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا:

"مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو حدیث کی سند اور اس کے صحیح ہونے کا علم ہو جانے کے بعد بھی سفیان ثوری رحمہ اللہ کی رائے پر عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (سورۃ النور: 63)

"رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ ان پر کوئی فتنہ یا سخت عذاب نہ آپڑے۔"

جانتے ہو فتنہ کیا ہے؟ اس سے مراد "شرک" ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جو انسان رسول اللہ ﷺ کی کسی بات کو چھوڑ دے تو اس کے دل میں کجی آجائے اور وہ ہلاک ہو جائے۔"

"فتح المجید": 2/647۔ وعزاہ الدکتور ولید آل فریان محقق "فتح المجید" الی عبد اللہ بن بطة فی "الابانة الکبریٰ" (رقم: 97) ومسائل عبد اللہ: 3/1355۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا:

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰـهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○

(سورۃ التوبۃ: 31)

"انہوں نے اپنے علمائ، بزرگوں اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا رب بنالیا، حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا تھا کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ان کے شریک ٹھہرانے سے پاک ہے۔"

(عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے آپ ﷺ سے کہا ہم ان علماء اور بزرگوں کی عبادت تو نہیں کرتے تھے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا ایسا نہیں تھا کہ تم اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو ان کے کہنے پر حرام اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو ان کے کہنے پر حلال سمجھتے تھے؟"

میں نے کہا: "ہاں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہی ان کی عبادت ہے۔"

اسنادہ حسن لغیرہ ان شاء اللہ: سنن الترمذی: ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ ﷺ، باب ومن سورۃ التوبۃ، ج5، ص 173، ح:3095۔ حسنہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، کتاب الایمان، ص58۔

مسائل

- سورۃ نور کی آیت (۶۳) کی تفسیر (جس میں رسول ﷺ کے حکم کی نافرمانی سے ڈرایا گیا ہے)۔
- سورۃ توبہ کی آیت (۳۱) کی تفسیر (جس میں علماء اور بزرگوں کو رب بنانے والوں کا تذکرہ ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- عبادت کے اس معنی و مفہوم کا بیان جس کا عدی رضی اللہ عنہ نے انکار کیا تھا (یعنی اس میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ عبادت کا مفہوم صرف وہ نہیں جو عدی رضی اللہ عنہ نے سمجھا اور علماء اور بزرگوں کی عبادت کا انکار کیا، بلکہ عبادت کا معنی اس سے وسیع ہے)۔
- (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بالمقابل کسی کو بھی پیش نہیں کیا جا سکتا، خواہ اس کا مقام کتنا ہی بلند اور ارفع کیوں نہ ہو، جیسا کہ) ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اور امام احمد رحمہ اللہ نے سفیان ثوری کے نام پیش کرنے پر انکار کیا۔
- اس میں اس بات پر بھی تنبیہ ہے کہ اب حالات اس حد تک تبدیل ہو چکے ہیں کہ اکثر عوام کے نزدیک بزرگوں کی عبادت ہی افضل ترین عمل کی حیثیت اختیار کر گئی ہے اور اسے ولایت کہا جاتا ہے، اسی طرح علم و فقہ کے نام پر اہلِ علم کی بھی عبادت ہوتی ہے۔ پھر اس قدر حالات بدلے کہ اللہ کے سوا ان کی بھی پرستش ہونے لگی جو صالح نہ تھے اور دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ ان کی بھی عبادت ہونے لگی جو اصحابِ علم نہیں، بلکہ جاہل مطلق ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان کا دعویٰ کرنے والوں میں بعض کی حقیقت

ارشادِ الٰہی ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ○ (سورۃ النساء: 60)

"کیا آپ (ﷺ) نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) آپ (ﷺ) پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) آپ (ﷺ) سے پہلے نازل ہوئیں، ان سب پر ایمان رکھتے ہیں (مگر) چاہتے ہیں کہ اپنا مقدمہ طاغوت کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں۔ حالانکہ انہیں اس طاغوت کے ساتھ کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور شیطان انہیں بھٹکا کر راہِ راست سے بہت دور لے جانا چاہتا ہے۔"

نیز ارشادِ ربانی ہے:

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ○ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِيْقًا ○

(سورۃ النساء: 61-62)

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسول (ﷺ) کی طرف، تو آپ (ﷺ) دیکھیں گے کہ منافق آپ (ﷺ) سے اعراض کریں گے اور رک جائیں گے اور پھر (ان کا) کیا حال ہوتا ہے کہ جب ان کے اپنے اعمال کے سبب ان پر کوئی مصیبت آ پڑے تو آپ (ﷺ) کی خدمت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسمیں اٹھاتے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے تو صرف اچھائی اور صلح کرانے کا ارادہ کیا تھا۔"

نیز ارشادِ الٰہی ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ○ (سورة البقرة: 11)

"اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد برپا نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرتے ہیں۔"

اور مزید ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ○ (سورة الاعراف: 56)

"اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور خوف اور طمع کے ساتھ اس (اللہ) کو پکارو، یقیناً اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہی ہے۔"

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ○ (سورة المائدة: 50)

"(یہ لوگ اگر اللہ کے قانون کو نہیں مانتے) تو کیا پھر یہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ اور جو لوگ (اللہ پر) یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک، اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں۔"

اور عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَا یُؤْمِنُ أَحَدُ کُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ۔))

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان دار نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کی تمام تر خواہشات اس شریعت کے تابع نہ ہو جائیں جس کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں۔"

اسنادہ ضعیف، ومعناہ صحیح قطعاً، أخرجه ابن أبي عاصم في "السنة"۔ ذكر الأهواء المذمومة، باب ما يجب أن يكون هوى المرء تبعاً لما جاء له النبي ﷺ، ج 1، ص 12، ح: 15۔ وضعفه الألباني في تحقيقه۔ والبغوي في شرح السنة، ج 1، ص 212، ح: 104۔

شعبیؒ کہتے ہیں کہ ایک منافق اور ایک یہودی کے درمیان جھگڑا ہو گیا، یہودی جانتا تھا کہ محمد ﷺ رشوت نہیں لیتے، اس لیے اس نے کہا کہ ہم یہ معاملہ محمد (ﷺ) کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ لیکن منافق نے کہا کہ ہم یہ معاملہ یہود کے پاس لے چلتے ہیں، وہ جانتا تھا کہ یہودی رشوت لیتے ہیں۔ آخر کار دونوں اس بات پر راضی ہو گئے کہ بنو جہینہ کے ایک کاہن سے فیصلہ کرالیا جائے تو درج ذیل آیت اتر پڑی:

(اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ)(سورۃ النسآء: 60)

اسنادہ ضعیف مرسل: أخرجه الطبري في تفسيره، ج8، ص508، ح: 9891، 9893۔

بعض اہلِ علم نے بیان کیا ہے کہ "یہ آیت ان دو آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی جن کا آپس میں اختلاف ہو گیا تھا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ محمد ﷺ کے پاس یہ معاملہ پیش کرتے ہیں۔ دوسرے نے کہا۔ "نہیں یہ معاملہ کعب بن اشرف کے پاس لے چلتے ہیں، چنانچہ (وہ نبیِ اکرم ﷺ سے فیصلہ کرانے کے بعد) عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے۔ تو ایک نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دوسرے سے پوچھا "کیا یہ ٹھیک کہہ رہا ہے؟" اس نے کہا "جی ہاں" چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا۔"

(موضوع مختلق) ذكره البغوي في تفسيره معلقاً: 1/446۔ والحافظ ابن حجر في الفتح: 48/5، 47۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضاحت: اس روایت کے من گھڑت و موضوع ہونے کی تین اہم وجہ ہے۔(1) سند میں محمد بن سائب کلبی متہم بالکذب (2) اور ابو صالح متہم بالکذب ہے۔ اس کی ابن عباس سے سماع بھی ثابت نہیں ہے۔(3) آیت کا سبب نزول دوسری روایت میں اس سے بالکل الگ ہے۔ دیکھیں ضمیمہ نمبر 13۔

مسائل

- سورۂ نساء کی آیت (60) کی تفسیر اور طاغوت کے معنیٰ کی وضاحت ہے۔
- سورۂ بقرہ کی آیت (11) کی تفسیر (جس میں ہے کہ فساد کرنے والے اپنے آپ کو صلاح کار کہتے ہیں)۔
- سورۂ اعراف کی آیت (56) کی تفسیر (جس میں زمین میں فساد کرنے سے روکا گیا ہے)۔
- سورۂ مائدہ کی آیت (50) کی تفسیر (جس میں ہے کہ اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں)۔
- پہلی آیت کی تفسیر میں شعبی رحمہ اللہ کے قول کی وضاحت ہے۔
- سچے اور جھوٹے ایمان کی تفسیر ہے۔
- امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کا منافق کے ساتھ سلوک والا واقعہ بیان ہوا ہے۔
- اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی شخص کو اس وقت تک ایمان حاصل نہیں ہو سکتا، جب کہ اس کی تمام تر خواہشات رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے تابع نہ ہو جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا انکار

ارشادِ الٰہی ہے:

وَ هُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ بِالرَّحۡمٰنِ‌ ؕ قُلۡ هُوَ رَبِّىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَيۡهِ مَتَابِ (سورۃ الرعد: 30)

”اور یہ لوگ رحمان کو نہیں مانتے، آپ (ﷺ) (ان سے) کہہ دیں کہ وہی (رحمن) میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میرا اسی پر بھروسہ ہے اور وہی میری پناہ گاہ ہے۔“

علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ”لوگوں کو وہی باتیں بتاؤ جنہیں وہ پہچان سکیں۔ (جو باتیں ان کے فہم و شعور سے بالا ہوں وہ سنا کر) کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے؟“

صحیح البخاری، کتاب العلم، باب: من خَصَّ بالعلم قوماً دون قوم، ج1، ص37، ح:127

امام عبد الرزاق نے معمر سے ابن طاؤس اور پھر اس کے باپ طاؤس کے طریق سے بیان کیا ہے کہ ”ابنِ عباسؓ نے ایک شخص کو دیکھا جسے صفاتِ الٰہی کے بارے میں ایک حدیث سن کر یوں کپکپی آگئی کہ گویا اسے یہ حدیث اچھی نہیں لگی (اور انکار کر دیا) تو یہ منظر دیکھ کر ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ”ان لوگوں کا ڈر عجیب ہے کہ اللہ کی محکم آیات سن کر ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور متشابہ آیات سن کر (اور نہ مان کر) ہلاک ہوتے ہیں۔

اسنادہ صحیح: أخرجہ عبد الرزاق: 11/423۔ وابن ابی عاصم فی ”السنۃ“، ج1، ص212، ح:485۔ وصححہ الالبانی فی تحقیقہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور جب قریش نے نبیِ اکرم ﷺ سے رحمان کا ذکر سنا تو انہوں نے اس کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی:

"اور وہ رحمان کا انکار کرتے ہیں۔"

اس سبب نزول کی سند ضعیف: أخرجہ ابن جریر: 10/531۔

وضاحت: دو وجہ سے یہ سبب نزول کی سند ضعیف ہے۔(1) یہ مجاہد سے مروی ہے اور وہ مرسلا بیان کرتے ہیں اور مرسل ضعیف کی قسم ہے۔(2) ابن جریج سند میں ہیں۔ مجاہد سے تفسیر انہوں نے نہیں سنی ہے۔ انظر التیسیر لمعرفة المشهور من أسانيد وكتب التفسير للشيخ علي الرازحي

مسائل

- اللہ تعالیٰ کے کسی نام یا کسی صفت سے انکار سے ایمان بالکل چلا جاتا ہے۔
- سورۂ رعد کی آیت (30) کی تفسیر (جس میں اللہ کی صفت رحمن کا تذکرہ ہے)۔
- جس بات کو سامع سمجھنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، اسے چھوڑ دینا چاہیے۔
- اس علت کا تذکرہ جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب ہوتی ہے، اگرچہ انکار کرنے والے کا ارادہ تکذیب نہ ہی ہو۔
- اس سے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول بھی معلوم ہوا کہ جس شخص نے اللہ کے اسماء یا صفات میں سے کسی ایک کا بھی انکار کیا، وہ اس کے باعث ہلاکت سے دوچار ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کفر ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

يَعۡرِفُونَ نِعۡمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَاَكۡثَرُهُمُ الۡكٰفِرُونَ (سورۃ النحل: 83)

"یہ لوگ اللہ کی نعمتوں کو پہچانتے ہوئے بھی انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے) ناشکرے ہیں۔"

اس آیت کی تفسیر میں مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں "انسان کا یوں کہنا کہ یہ مال تو مجھے آباواجداد کی طرف سے ورثہ میں ملا ہے، اللہ کی نعمت کا انکار ہے۔"

اسنادہ صحیح۔ أخرجہ ابن جریر فی تفسیرہ: 325/14، 326۔

عون بن عبد اللہ کہتے ہیں: "لوگوں کا یہ کہنا کہ اگر فلاں نہ ہوتو تو یوں ہو جاتا، اللہ کی نعمت کا انکار ہے۔"

اسنادہ ضعیف۔ نفس المصدر السابق، ص326۔ سند میں لیث بن أبی سلیم ضعیف ہیں۔

ابنِ قتیبہؒ کہتے ہیں: "لوگوں کا یہ کہنا کہ:۔ یہ چیز ہمارے معبودوں کی سفارش سے ملی ہے، بھی اس آیت میں داخل ہے۔"

تفسیر غریب القرآن لابن قتیبہ: تحت آیۃ النحل: 83۔

شیخ الاسلام ابو العباس ابن تیمیہؒ نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی اس حدیث ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: أَصْبَحَ مِنۡ عِبَادِيۡ مُؤۡمِنٌ بِيۡ وَكَافِرٌ))

الفتاویٰ: 33/8۔

وضاحت: اور مذکورہ حدیث کی تخریج صفحہ نمبر: 132 کے تحت گزر چکی ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"آج صبح میرے بندوں میں سے کچھ تو مجھ پر ایمان لانے والے اور کچھ کفر کرنے والے ہیں۔" (یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے) کے بعد یوں فرمایا: "کتاب و سنت میں یہ بات بکثرت وارد ہے، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مذمت فرماتے ہیں جو اللہ کے انعام اور رحمت کو کسی غیر کی طرف نسبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔"

اس بات کی وضاحت کے لیے بعض اسلاف نے یہ مثال ذکر کی ہے:

"بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہوا بہت ہی خوب تھی، ملاح ماہر اور تجربہ کار تھا، وغیرہ اقوال، جو بہت سے لوگ کہتے رہتے ہیں۔"

مسائل

- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان اور انکار کی وضاحت ہے۔
- اس بات کا علم کہ اللہ کی نعمتوں کے انکار کی یہ صورتیں لوگوں کی زبان پر مروج ہیں۔
- ایسی باتیں کرنا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار ہے۔
- ایک ہی دل میں دو متضاد باتوں (یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار اور اقرار) کا مجتمع ہونا ثابت ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرک کی بعض مخفی صورتیں

ارشادِ الٰہی ہے:

اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ○ (سورۃ البقرۃ: 22)

"پس دانستہ طور پر کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراؤ"

ابنِ عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ "انداد" سے مراد شرک ہے، جو رات کے اندھیرے میں سیاہ پتھر پر چیونٹی کے چلنے سے بھی زیادہ مخفی ہے۔ شرک یہ ہوتا ہے کہ تم یوں کہو: ((وَاللہِ وَحَیَاتِکَ)) "اللہ کی قسم اور تیری زندگی کی قسم"۔ یا تمہارا یوں کہنا: ((یَا فُلَانُ وَحَیَاتِیْ)) "اے فلاں! میری جان کی قسم"۔ یا تمہارا یوں کہنا: ((لَوْ لَا کُلَیْبَۃُ ھٰذَا لَأَتَانَا اللُّصُوْصُ)) "اگر اس شخص کی کتیا نہ ہوتی تو ہمیں چور آلیتے"۔ یا تمہارا یوں کہنا: ((لَوْ لَا الْبَطُّ فِی الدَّارِ لَاتَانَا اللُّصُوْصُ)) "اگر گھر میں بطخ نہ ہوتی تو ہمارے گھر چور آ جاتے"۔ یا یوں کہنا: ((مَاشَاءَ اللہُ وَشِئْتَ)) "جو اللہ چاہے اور تم چاہو یا یوں کہنا: ((لَوْلَا اللہُ وَفُلَانٌ)) "اگر اللہ نہ ہوتا اور فلاں نہ ہوتو..."

تم اس قسم کی باتوں میں اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو نہ رکھو۔ یہ سب اللہ کے ساتھ شرک کی باتیں ہیں۔

!اسنادہ ضعیف: أخرجہ ابن أبي حاتم: 1/62۔

وضاحت: وجہ ضعف: شعیب بن بشر البجلی ضعیف ہیں بلکہ بقول امام بخاری "منکر الحدیث" ہیں دیکھیں "علل الترمذی الکبیر: 2/974 اور علامہ البانی نے بھی ضعیف کہا ہے دیکھیں "کتاب الایمان لابی عبید، ص 87"۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللہِ فَقَدْ کَفَرَ أَوْ أَشْرَکَ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس شخص نے اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی قسم اٹھائی، اس نے کفر کیا یا شرک کا ارتکاب کیا۔''

اسنادہ حسن: سنن الترمذی: کتاب الأیمان والنذور، باب ما جاء ان من حلف بغیر اللہ فقد اشرک، ج 3، ص 194، ح: 1535۔ وسنن أبی داود، کتاب الأیمان والنذور، باب فی کراہیۃ الحلف بالآبائ، ج 3، ص 371، ح: 3251۔ حسنۃ الترمذی فی سننہ والالبانی فی ارواء الغلیل، رقم الحدیث: 2561۔

تنبیہ:... حدیث میں علت ضرور ہے مگر معناً روایت ان شاء اللہ ثابت ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَأَنْ أَحْلِفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ بِغَيْرِهِ صَادِقًا۔))

''میرے نزدیک غیر اللہ کی سچی قسم اٹھانے سے اللہ کی جھوٹی قسم اٹھانا زیادہ بہتر ہے۔''

اسنادہ ضعیف عن ابن مسعود: مصنف عبد الرزاق، ج 8، ص 468، ح: 15929۔ والمعجم الکبیر للطبرانی، ج 9، ص 183، ح: 8902۔

وضاحت: وجہ ضعف: وبرۃ بن عبد الرحمن ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کے تلامذہ میں سے نہیں ہیں اور نہ ہی انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کو یاد رکھا ہے۔

تنبیہ:... معجم الکبیر اور مصنف عبد الرزاق میں عبد اللہ مطلقاً کہا گیا ہے بلکہ مصنف میں ابن مسعود أو ابن عمر کہا گیا ہے۔ اگر وبرہ کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مراد لی جائے تو روایت بالکل صحیح ہو گی اور اصل یہی ہے کہ یہ روایت عبد اللہ بن عمر سے ہے لہٰذا ''اسنادہ صحیح''۔ دیکھیں تنبیہات علی تخاریج کتاب التوحید، ص 34 تا 38۔

اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَقُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ فُلَانٌ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ۔))

''یوں نہ کہو کہ ''جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے، بلکہ یوں کہو، جو اللہ چاہے اور پھر جو فلاں چاہے۔''

اسنادہ معدل: والمتن ثابت: سنن أبی داود، کتاب الأدب، باب: لا یقال خبثت نفسی، ج 5، ص 163، ح: 3980۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

علت:...عبد اللہ بن یسار نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے لہذا سند میں انقطاع ہے۔ مگر متنِ حدیث طفیل اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ثابت ہے۔ (ان دونوں کی حدیث آگے آرہی ہے۔) صفحہ نمبر:169، تخریج نمبر: 1 اور 2

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا قول ہے: ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَبِكَ)) "میں اللہ کی اور تیری پناہ چاہتا ہوں کہنا ناپسندیدہ اور ناجائز ہے"، البتہ ((أَعُوْذُ بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ)) "میں اللہ کی اور پھر تیری پناہ چاہتا ہوں، "کہنا جائز ہے۔

اسی طرح ((لَوْلَا اللّٰهُ وَفُلَانٌ)) "اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا"... نہیں کہہ سکتے"۔

اسناده معلل والمعنى ثابت صحيح: أخرجه ابن أبي الدنيا، ج 1، ص 193، ح: 344۔ وعبد الرزاق فی "مصنفه" 11/19812۔

وجہ ضعف:...سند میں اسماعیل بن ابراہیم التیمی احول ہیں جو کہ ضعیف ہیں۔

مسائل

- انداد کے بارے میں سورہ بقرہ کی آیت (22) کی تفسیر ہے۔
- یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرامؓ شرکِ اکبر کے بارے میں نازل شدہ آیت کی تفسیریوں کرتے تھے کہ وہ شرکِ اصغر کو بھی شامل ہو جاتی۔
- غیر اللہ کی قسم شرک ہے۔
- غیر اللہ کے نام کی سچی قسم، اللہ کے نام کی جھوٹی قسم سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔
- "واؤ" (اور) اور "ثم" (پھر) کے الفاظ میں معنوی فرق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی قسم پر اکتفا نہ کرنے والے کا حکم

ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، مَنْ حَلَفَ بِاللهِ فَلْيَصْدُقْ، وَمَنْ حُلِفَ لَهُ بِاللهِ فَلْيَرْضَ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ فَلَيْسَ مِنَ اللهِ.))

''تم اپنے آبا و اجداد کی قسمیں نہ اٹھاؤ۔ جو شخص اللہ کی قسم اٹھائے وہ سچ بولے اور جس کے لیے اللہ کی قسم اٹھائی جائے، وہ راضی ہو جائے اور جو راضی نہ ہو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔''

اسنادہ حسن: سنن ابن ماجۃ، کتاب الکفارات، باب: من حلف لہ باللہ فلیرض، ج 3، ص 483، ح: 2101۔ وسنن الکبری للبیہقی: ج 1، ص 305، ح: 20723۔ وحسنہ الالبانی فی ارواء الغلیل: 8/ رقم 2698۔

مسائل

- آباؤ اجداد کی قسم کی ممانعت ہے۔
- جس شخص کے لیے اللہ کی قسم اٹھائی جائے، اسے حکم ہے کہ وہ اس قسم پر راضی ہو جائے۔
- اللہ کی قسم لے کر بھی راضی نہ ہونے والے کے لیے وعید وارد ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ چاہے اور جو آپ چاہیں“ کہنے کا حکم

قتیلہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا:

((إِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ، تَقُولُونَ: مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ، وَتَقُولُونَ: وَالْكَعْبَةِ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَحْلِفُوا أَنْ يَقُولُوا: وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، وَأَنْ يَقُولُوا: مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ شِئْتَ))

”تم (مسلمان) لوگ شرک کرتے ہو کہ یوں کہتے ہو: ((مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ)) ”جو اللہ چاہے اور تم چاہو“۔ نیز تم کہتے ہو: ((وَالْكَعْبَةِ)) ”کعبہ کی قسم“، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا: ”قسم اٹھانی ہو تو کعبہ کی بجائے ربِ کعبہ کی قسم اٹھائیں اور ((مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ)) کی بجائے ((مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ شِئْتَ)) کہا کریں کہ جو اللہ چاہے اور پھر آپ چاہیں۔“

اسنادہ معلل، والمتن ثابت: سنن النسائی، کتاب الأیمان والنذور، باب الحلف بالکعبۃ، ج7، ص6، ح:3773۔ وصححہ الحاکم فی المستدرک:4/294۔ ووافقہ الذہبی والألبانی فی الصحیحۃ، رقم:136۔

تنبیہ:... حدیث قتیلۃ کو امام بخاری نے معلل قرار دیا ہے۔ دیکھیں ضمیمہ نمبر 14

سنن نسائی ہی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہا: ((مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ)) یعنی ”جو اللہ چاہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں“ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((أَجَعَلْتَنِي لِلّٰهِ نِدًّا؟ مَا شَاءَ اللهُ وَحْدَهُ)) 1 ”تو نے مجھے اللہ کا شریک ٹھہرایا ہے“۔ (صرف اتنا کہا کرو) ((مَا شَاءَ اللهُ وَحْدَهُ)) ”جو اللہ اکیلا چاہے“۔

اسنادہ صحیح لغیرہ ان شاء اللہ۔ أخرجہ النسائی فی الکبریٰ، ج9، ص362، ح:10759۔ واحمد فی مسندہ، ج3، ص339، ح:1839، 2561، 3247۔ صححہ الألبانی فی الصحیحۃ:139۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ام المؤمنین عائشہؓ کے مادری بھائی طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرا گزر یہودیوں کی ایک جماعت کے پاس سے ہوا''۔ میں نے کہا: ''تم اچھے لوگ ہو اگر عزیر کو اللہ کا بیٹا نہ کہو''، تو انہوں نے جواباً کہا: ''تم بھی اچھے ہو اگر ((مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ)) (جو اللہ اور محمد ﷺ چاہے) نہ کہو۔'' تو اس کے بعد میرا گزر عیسائیوں کے ایک گروہ کے پاس سے ہوا۔ میں نے کہا تم اچھے لوگ ہو اگر مسیح عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا نہ کہو۔ انہوں نے جواباً کہا: ''تم بھی اگر ((مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ)) نہ کہو تو بہت اچھے ہو۔'' صبح ہوئی تو میں نے یہ خواب کچھ لوگوں سے ذکر کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ سے ساری بات ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے یہ خواب کسی کو بتایا بھی ہے؟ میں نے کہا: ''جی ہاں''۔ (آپ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے) اللہ کی حمد و ثناء کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اما بعد! طفیل نے خواب دیکھا ہے اور اس نے بعض کو بتایا بھی ہے، تم ایک جملہ بولا کرتے ہو، تمہیں اس بات سے روکنے میں میرے لیے فلاں فلاں چیز (شرم) مانع تھی۔ تم ((مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ)) نہ کہا کرو، بلکہ صرف ((مَا شَاءَ اللّٰهُ)) کہا کرو۔''

اسنادہ حسن لذاتہ۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الکفارات، باب النہی اَن یقال ماشاء اللہ وشئت، ج3، ص493، ح:2118۔ مسند احمد، ج34، ص296، ح:20694۔ وصححہ الالبانی فی ''الصحیحۃ'' رقم:138۔

تنبیہ:... ابن ماجہ میں طفیل تک سند کا بیان ہے اور مذکورہ متن الحدیث کچھ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مسند اَحمد میں موجود ہے۔

مسائل

- یہودی شرکِ اصغر سے واقف تھے۔
- انسان کی خواہش ہو تو حق اور باطل کو معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

- آنے والے نے ((مَا شَاءَ اللہ وَشِئْتَ)) کہا تو آپ ﷺ نے ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا کہ تونے مجھے اللہ کا شریک ٹھہرایا ہے۔ تو جس نے یوں کہا: ((مَالِیَ مَنْ أَلُوْذُ بِهِ سِوَاكَ)) "کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ کے سوا کوئی ایسا نہیں جس کی میں پناہ حاصل کر سکوں۔" اس کے مشرک ہونے میں کیا شک ہے۔؟
- ((مَا شَأءَ اللہ وَشِئْتَ)) وغیرہ کلمات شرکِ اکبر نہیں ہیں۔ (ورنہ آپ ﷺ اس سے روک دیتے) اور یوں نہ فرماتے کہ تمہیں اس لفظ سے روکنے میں مجھے ہچکچاہٹ مانع رہی۔
- اچھا خواب بھی وحی کی ایک قسم ہے۔
- اچھا خواب بسا اوقات بعض احکام کی مشروعیت کا سبب بن جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانے کو گالی دینا یا برا بھلا کہنا اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچانے کے مترادف ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝﴾

"اور وہ کہتے ہیں ہماری زندگی تو صرف دنیا ہی کی ہے کہ ہم (یہاں) مرتے اور جیتے ہیں اور زمانہ ہمیں مار دیتا ہے۔ اور انہیں حقیقت کا کچھ علم نہیں اور محض گمان سے کام لیتے ہیں۔"

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

((يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.))

"ابنِ آدم زمانے کو گالی دے کر (برا بھلا کہہ کر) مجھے ایذا دیتا ہے، کیونکہ میں ہی زمانہ (کا خالق اور مالک) ہوں۔ دن رات کو میں ہی تبدیل کرتا ہوں۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: یریدون أن یبدلوا کلام اللہ، ج9، ص 143، ح:7491۔ و صحیح مسلم، کتاب الألفاظ من الأدب وغیرہا، باب النھی عن سب الدھر، ج7، ص45، ح:2246(5،4،3،2،1)۔

اور ایک روایت میں ہے:

((لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ))

"زمانہ کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ دراصل اللہ ہی زمانہ ہے۔"

صحیح مسلم، وقد سبق تخریجہ آنفا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل

- زمانے کو گالی دینے اور برا بھلا کہنے کی ممانعت ہے۔
- زمانے کو برا بھلا کہنے کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کو ایذا پہنچانا قرار دیا ہے۔
- ((فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ)) پر غور و فکر کرنا چاہیے۔
- بسا اوقات انسان سب و شتم کا مرتکب ہو جاتا ہے، اگرچہ اس کی نیت نہ بھی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شهنشاہ' قاضی القضاۃ اور اس قسم کے القاب کی شرعی حیثیت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ، لَا مَالِكَ إِلَّا اللهُ۔))

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے گھٹیا اور حقیر وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو شہنشاہ کہلوائے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب أبغض الأسماء الی اللہ، ج 8، ص 45، ح: 6206، 6205۔ و صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب تحریم التَّسَمِّي بِمَلِكِ الأملاک وبملک الملوک، ج6، ص174، ح: 2143(20)(21)

سفیانؒ نے "ملک الاملاک" "بادشاہوں کا بادشاہ" کا ترجمہ "شاہان شاہ" یعنی "شہنشاہ" کیا ہے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ بھی وارد ہیں۔

((أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ))

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مغضوب اور بڑا خبیث شخص"۔ (وہ ہے جو اپنے آپ کو شہنشاہ کہلوائے)۔

صحیح مسلم، قد تقدم تخریجہ، آنفا۔

مسائل

- کسی کو "ملک الاملاک" یعنی شہنشاہ کہنے کی ممانعت ہے۔
- اس قسم کے دیگر الفاظ، اسماء اور القاب بھی منع ہیں، جیسا کہ سفیان رحمہ اللہ نے مثال دے کر سمجھایا۔
- اس قسم کے الفاظ کی ناپسندیدگی کو سمجھنا اور اس پر غور کرنا چاہیے، اگرچہ دل میں اس لفظ کا حقیقی معنیٰ مراد نہ بھی ہو تب بھی یہ ناپسندیدہ اور ممنوع ہیں۔
- سمجھنا چاہیے کہ ایسے القاب کو صرف اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے پیشِ نظر ناپسند اور منع کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کی تعظیم وتکریم اور اس وجہ سے کسی کے نام کی تبدیلی

ابو شریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی کنیت ابو الحکم تھی تو نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا:

((إِنَّ اللهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَقَالَ: إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ، فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيقَيْنِ، فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا أَحْسَنَ هَذَا، فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟ قُلْتُ: شُرَيْحٌ، وَمُسْلِمٌ، وَعَبْدُ اللهِ، قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟ قُلْتُ: شُرَيْحٌ، قَالَ: فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ.))

"حکم" تو اللہ تعالیٰ ہے اور حکم بھی اسی کا (نافذ ہوتا) ہے۔ تو ابو شریح رضی اللہ عنہ نے کہا: "میری قوم میں جب کسی بات پر اختلاف ہو جائے تو وہ میرے پاس آتے ہیں تو میں ان کا فیصلہ کر دیتا ہوں، جس پر دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کیسی اچھی بات ہے۔" پھر فرمایا: "تمہاری اولاد میں کون کون ہیں؟ میں نے کہا، شریح، مسلم اور عبد اللہ۔ آپ ﷺ نے پوچھا "ان میں سب سے بڑا کون ہے؟ میں نے کہا: "شریح" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم ابو شریح ہو۔"

اسنادہ حسن لذاتہ، سنن أبي داود، کتاب اول کتاب الأدب، باب في تغيير الاسم القبيح، ج5، ص151، ح4955، سنن النسائی کتاب آداب القضاة، باب اذا حکّموا رجلاً فقضى بينهم، ج8، ص226، ح:5387۔ وصححه الالبانی فی الارواء الغلیل، رقم:2615

مسائل

- اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا مکمل احترام، اگرچہ دوسرے کے لیے استعمال کرتے وقت ان کا معنیٰ مقصود نہ بھی ہو۔
- اللہ تعالیٰ کے اسماء کے احترام کے پیش نظر (شرکیہ اور غلط) ناموں کو تبدیل کر دینا۔
- کنیت رکھنے کے لیے سب سے بڑے بیٹے کا انتخاب کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ' قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑانے والے کے بارے میں حکم

ارشادِ الٰہی ہے:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَ نَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (سورۃالتوبۃ: 65)

"اور اگر آپ (ﷺ) ان سے پوچھیں (کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے؟) تو کہیں گے "ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے۔" آپ (ﷺ) ان سے کہہ دیں کہ تمہاری دل لگی کے لیے اللہ تعالیٰ اس کی آیات اور اس کے رسول ہی (رہ گئے) ہیں۔"

ابنِ عمرؓ، محمد بن کعب، زید بن اسلم اور قتادہؒ سے روایت ہے، ان سب کی روایات آپس میں مل گئی ہیں، (ان کے الفاظ ذرا مختلف ہیں، لیکن مفہوم یہ ہے کہ) غزوۂ تبوک میں ایک منافق نے کہا "ہم نے پیٹ کے پجاری، زبان کے جھوٹے اور میدانِ جنگ میں سب سے زیادہ بزدل، ان علم والوں سے بڑھ کر اور کوئی نہیں دیکھے۔ اس کی مراد رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے قراء صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور (پکا) منافق ہے، میں تمہاری بات نبی ﷺ کو ضرور بتاؤں گا۔ چنانچہ عوف رضی اللہ عنہ بتانے کی غرض سے آپ ﷺ کے پاس گئے مگر ان کے آنے سے پہلے وحی نازل ہو چکی تھی۔ وہ منافق بھی آپ ﷺ کی خدمت میں (معذرت کے لیے) آ پہنچا، آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہو کر روانہ ہو چکے تھے۔ وہ بولا یا رسول اللہ! ہم لوگ تو محض دل بہلانے کے لیے ایسی بات چیت اور سواروں کی سی باتیں کر رہے تھے، تاکہ سفر کی مشقت طے کر سکیں (اور بوریت نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو) عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: ”وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے۔ گویا وہ شخص آپ ﷺ کی اونٹنی کے کجاوے کی رسی کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور پتھر اس کے پاؤں (راستے سے) ہٹا رہے ہیں اور وہ کہہ رہا ہے ”ہم تو محض بات چیت اور دل لگی کر رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں: ”کیا تم اللہ تعالیٰ، اس کی آیات اور اس کے رسول (ﷺ) سے ہنسی کرتے ہو۔ تم نے ایمان لانے کے بعد (یہ بات کر کے) کفر کا ارتکاب کیا ہے۔“ چنانچہ آپ (ﷺ) نہ تو اس کی طرف التفات فرما رہے تھے اور نہ اس پر کچھ مزید فرما رہے تھے۔“ (سورۃ التوبۃ: 65/9۔66)

سند ابن عمر حسن: رواہ الطبری فی تفسیرہ، ج14، ص333، ح: 1691۔ وابن أبی حاتم: 1829/6۔1830۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں، ضمیمہ نمبر 15۔

مسائل

- اس سے بڑا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ جو شخص رسولِ اکرم ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذاق اڑائے، وہ کافر ہے۔
- جو بھی اسی بات کرے، خواہ کوئی ہو، اس پر اس آیت کی روشنی میں (کفر کا) حکم لگایا جائے گا۔
- چغلی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے نصیحت اور خیر خواہی کرنے میں فرق ہے۔
- اللہ کی پسندیدہ چیز عفو و درگزر اور اللہ کے دشمنوں کے ساتھ سختی سے پیش آنے میں فرق ہے۔
- بعض عذر ناقابلِ قبول ہوتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری' تکبر کی علامت اور بہت بڑا جرم ہے

رشادِ الٰہی ہے:

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○ (سورۃ حم السجدہ:50)

"اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد ہم اسے اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو کہتا ہے:"یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت (کبھی) آئے گی"۔ اور اگر میں واقعی اپنے رب کی طرف لوٹایا گیا تو میرے لیے وہاں بھی خوشحالی ہے، پس کفر کرنے والوں کو ہم ضرور بتائیں گے کہ وہ کیا کام کرتے رہے۔ اور انہیں ہم سخت عذاب سے دوچار کریں گے۔"

مجاہدؒ نے (هٰذَا لِيْ) کی تفسیر میں فرمایا:

((هٰذَا بِعَمَلِيْ وَاَنَا مَحْقُوْقٌ بِهٖ))

کہ یہ مال و دولت تو میری محنت و کاوش کا نتیجہ ہے اور میں اس کا مستحق ہوں۔

اسنادہ صحیح الی مجاہد، تفسیر الطبری، جامع البیان، ج21، ص491

ابنِ عباسؓ اس لفظ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

(لا رید من عندی)

"اس کی مراد یہ ہے کہ یہ مال تو ہے ہی میرا"۔

نقلہ القرطبی فی تفسیرہ بدون سند، ج15، ص373، تحت آیت الفصلت:51۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیتِ مبارکہ (کہ یہ مال مجھے میرے علم کی بدولت ملا ہے) کی تفسیر میں قتادہؒ نے

((عَلٰی عِلْمٍ مِّنِّیْ بِوُجُوْہِ الْمُکَاسِبِ))

یعنی وہ کہتا ہے کہ یہ مال مجھے کمائی کے تجربے اور علم کی بدولت ملا ہے۔

اسنادہ صحیح: تفسیر الطبری، ج19، ص626، تحت آیۃ القصص:78۔ ولفظہ قال علٰی خیر عندی وعلم عندی۔ واما قول قتادہ: علی علم منی بوجوہ المکاسب: "فنقلہ القرطبی فی تفسیرہ، ج15، ص266، تحت تفسیر آیۃ الزمر:49

دوسرے اہلِ علم نے اس آیت کی تفسیر میں کہا" وہ کہتا ہے کہ یہ مال و دولت مجھے اس لیے ملا کہ میں اللہ کے علم میں اس کا اہل ہوں۔" اور مجاہد کے قول کا معنی بھی یہی ہے کہ یہ مال و دولت مجھے بزرگی و شرف کی بنا پر ملا ہے۔

نقلہ ابن أبی حاتم فی تفسیرہ: 9/3012۔ تحت آیۃ القصص:78

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ ثَلَاثَةً فِيْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰى فَأَرَادَ اللهُ أَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ إِسْحٰقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوِ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي

فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا قَالَ فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ اللهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے، جن میں ایک کوڑھی، دوسرا گنجا اور تیسرا نابینا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آزمائش کی غرض سے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ فرشتہ ابرص (برص کے مریض یعنی سفید کوڑھ والے) کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ مریض نے کہا، اچھا رنگ اور خوبصورت جلد اور یہ کہ مجھ سے یہ بیماری رفع ہو جائے جس کے سبب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری رفع ہو گئی۔ اچھا رنگ اور خوبصورت جلد مل گئی۔ فرشتے نے پھر پوچھا تمہیں کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا، اونٹ یا گائے۔ (راوی اسحاق کو ان دونوں لفظوں کے بارے میں تردد ہے کہ کون سا لفظ اس نے کہا) چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور فرشتے نے دعا کی ((بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا)) ''اللہ تیرے لیے اس اونٹنی میں برکت فرمائے۔''

اس کے بعد وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے کہا ''تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا ''خوبصورت بال اور یہ کہ مجھ سے بیماری رفع ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔'' فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا، اس کی بیماری ختم ہو گئی اور اسے خوبصورت بال مل گئے۔ فرشتے نے اس سے پوچھا تمہیں کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائے۔ چنانچہ اسے ایک حاملہ گائے دے دی گئی۔ فرشتے نے دعا کی ((بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا)) ''تیرے لیے اللہ اس گائے میں برکت فرمائے''۔ اس کے بعد وہ فرشتہ نابینے کے پاس آیا اور اس سے کہا تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا'' یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری بینائی لوٹا دے، تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔'' فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔ فرشتے نے کہا، تمہیں کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا، بکریاں، چنانچہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسے حاملہ بکری دے دی گئی۔ کچھ عرصہ بعد اونٹنی نے خوب بچے دیئے۔ گائے اور بکری نے بھی خوب بچے جنے چنانچہ سابقہ کوڑھی کی اونٹوں سے ایک وادی بھر گئی اور گائے اور بکری والوں کے پاس بھی گائے اور بکریوں کا میدان بھر گیا۔

پھر وہ فرشتہ ابرص (کوڑھی) کے پاس اس کی پہلی شکل و صورت میں آیا اور کہا میں مسکین غریب آدمی ہوں، میرا زادِ راہ ختم ہو گیا ہے۔ آج اللہ کی مدد، یا پھر آپ کے تعاون کے بغیر گھر نہیں پہنچ سکتا۔ جس اللہ نے آپ کو خوبصورت رنگ، خوبصورت جلد اور اس قدر کثیر مال عطا کیا ہے، اس کے نام پر ایک اونٹ مانگتا ہوں، تاکہ میں اس پر سفر کر کے گھر پہنچ جاؤں۔

اس آدمی نے کہا ”میری ضرورتیں بہت زیادہ ہیں، (میں تمہیں اونٹ نہیں دے سکتا) تو فرشتے نے کہا، غالباً میں تجھے اچھی طرح جانتا ہوں، کیا تو ابرص (کوڑھی) نہ تھا؟ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو انتہائی غریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ مال عطا کیا۔ وہ بولا ”یہ مال تو مجھے آباؤ اجداد سے وراثت میں ملا ہے۔“ فرشتے نے کہا ”اگر تو اس بات میں جھوٹا ہو تو اللہ تجھے پہلے جیسا بنا دے۔“

پھر وہ فرشتہ اسی پہلی شکل و صورت میں گنجے کے پاس آیا اور اسے بھی وہی باتیں کہیں جو ابرص (کوڑھی) سے کہی تھیں تو اس نے بھی وہی جواب دیئے۔ تو فرشتے نے کہا، اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔

پھر وہ فرشتہ اسی پہلی شکل و صورت میں اس نابینا کے پاس آیا اور کہا ”میں ایک غریب مسافر ہوں، میرا زادِ راہ ختم ہو گیا ہے، اللہ کی مدد، یا پھر آپ کے تعاون کے بغیر میں آج گھر نہیں پہنچ سکتا۔ جس اللہ نے آپ کو بینائی عطا کی۔ اس کے نام پر آپ سے ایک بکری کا سوال ہے تاکہ اپنا سفر مکمل کر سکوں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا میں نابینا تھا۔ اللہ نے مجھے میری بینائی لوٹا دی۔ جتنا چاہو لے جاؤ اور جو چاہو چھوڑ جاؤ۔ تو آج اللہ کے نام پر جو کچھ لے جائے، میں تجھ سے کچھ نہیں کہوں گا۔ تو فرشتے نے کہا اپنا مال اپنے پاس ہی رکھو، تمہارا امتحان لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی اور تیرے دوسرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا ہے۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیائ۔ باب حدیث أبرص وأعمی وأقرع فی بنی اسرائیل، ج4، ص 171، ح:3464۔ و صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقاق، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنۃ للکافر، ج8، ص 213، ح:2964(10)

مسائل

- سورۂ فصلت کی آیت (50) کی تفسیر (جس میں ناشکرے انسان کو وعید سنائی گی۔)
- ﴿لَیَقُوْلَنَّ هٰذَا لِیْ﴾ کی تفسیر
- ﴿اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْ﴾ کی تفسیر۔
- ان تین افراد کے اس عجیب واقعہ میں جو عظیم عبرتیں پوشیدہ ہیں، کی طرف اشارہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولاد ملنے پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا

ارشادِ الٰہی ہے:

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

○ (سورۃ الاعراف: 190)

"جب اللہ تعالیٰ نے انہیں صحیح و تندرست بچہ دیا تو انہوں نے اس عنایت میں دوسروں کو اللہ کا شریک ٹھہرا دیا۔ پس اللہ تعالیٰ ان شرکیہ باتوں سے جو یہ کرتے ہیں، بلند تر ہے۔"

ابنِ حزمؒ کہتے ہیں: "مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس نام میں غیر اللہ کی عبدیت کا اظہار ہو، وہ حرام ہے۔ مثلاً عبد عمرو اور عبد الکعبہ وغیرہ۔ البتہ عبد المطلب اس سے مستثنیٰ ہے۔ (کیونکہ اس کا معنیٰ غلام کا ہے۔ یہ لفظ اس معنیٰ میں مستعمل نہیں جو اللہ کے عبد سے مراد ہوتا ہے۔)

مراتب الاجماع لابن حزم، ص154۔

مذکورہ بالا آیات کی تفسیر میں ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں: "جب آدم و حواؑ آپس میں ملے تو حوا حاملہ ہوئیں، ابلیس ان کے پاس آیا اور کہنے لگا، میں وہی ہوں جس نے تمہیں جنت سے نکالا۔ تم میری بات مانو، ورنہ میں اس کے سر پر بارہ سنگا کے دو سینگ بنا دوں گا، جن کی وجہ سے یہ بچہ تمہارا پیٹ چیر کر نکلے گا۔ میں یہ کر دوں گا، میں وہ کر دوں گا، ایسی باتیں کر کے انہیں خوب ڈرایا دھمکایا اور کہا تم اس بچے کا نام عبد الحارث رکھنا۔ چنانچہ آدم و حوا علیہما السلام نے اس کی بات نہ مانی اور بچہ مردہ پیدا ہوا، حوا دوبارہ حاملہ ہوئیں تو شیطان نے آکر پھر وہی بات کہی لیکن آدم اور حواؑ نے اس کی کوئی بات نہ مانی اور بچہ مردہ پیدا ہوا۔ پھر جب حوا تیسری مرتبہ حاملہ ہوئی تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیطان پھر آیا اور وہی باتیں کرنے لگا۔ ان کے دل میں بچے کی محبت پیدا ہوئی اور انہوں نے بچے کی ولادت کے بعد اس کا نام عبد الحارث رکھ دیا۔ یعنی کا معنی ہے۔

ضعیف: أخرجه ابنِ أبي حاتم في تفسيره: 5/1634۔

وجہ ضعف:... سند میں شریک بن عبد اللہ نخعی وخصیف بن عبد الرحمن الجزری دونوں ضعیف ہیں۔ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس اثر کے ضعیف ہونے کی سات وجہ بیان کی ہیں۔ دیکھیں القول المفید، ج2، ص67۔68۔

ابنِ ابی حاتم ہی نے اسے بسند صحیح قتادۃؒ سے بیان کیا ہے، وہ اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ "آدم و حوا نے شیطان کا صرف کہا مانا تھا، اس کی عبادت نہیں کی تھی۔"

اسنادہ صحیح الی قتادہ: أخرجه ابن أبي حاتم ا: 5/1634

نیز ابنِ ابی حاتم ہی نے بسند صحیح مجاہدؒ سے {لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا} کی تفسیر میں یہ بیان کیا ہے کہ آدم اور حوا کو خدشہ تھا کہ مبادا ہمارا بچہ انسان نہ ہو۔

اسنادہ صحیح: أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: 5/1633۔

حسن بصری اور سعیدؒ وغیرہ سے بھی اس قسم کے اقوال مروی ہیں۔

ضعف: أخرجه ابن أبي حاتم حسن بصری کی سند میں معمر ہیں، جن کا حسن بصری سے سماع ثابت نہیں ہے اور سعید بن جبیر کی سند میں "سالم بن أبي حفصة" ضعیف ہیں۔

فائدہ:... حسن بصری رحمہ اللہ سے بسند صحیح ثابت ہے کہ آیت مذکورہ میں "آدم و حوا" مراد نہیں ہیں۔ بلکہ اس سے بنی آدم میں سے وہ مشرکین مراد ہیں۔ (جو ایسی دعا کیے تھے)۔ دیکھیں تفسیر ابن کثیر، سورۃ الاعراف، آیت 189 کی تفسیر۔

مسائل

- ہر وہ نام جس میں عبدیت کی نسبت غیر اللہ کی طرف ہو، حرام ہے۔
- سورۂ اعراف کی آیت (190) کی تفسیر (جس میں شرکیہ ناموں سے منع کیا گیا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- قصہ مذکور میں جس شرک کا ذکر ہے، وہ صرف نام رکھنے کی حد تک تھا، حقیقی شرک نہ تھا۔
- کسی کے ہاں صحیح و تندرست بیٹی پیدا ہو تو یہ بھی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔
- اسلافِ امت شرک فی الطاعۃ اور شرک فی العبادۃ میں فرق کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسمائِ حسنیٰ کا بیان

ارشادِ الٰہی ہے:

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآىِٕهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ (سورۃ الاعراف:180)

"اور اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام ہیں، پس تم اسے انہی ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں الحاد (کجی) کرتے ہیں۔"

صحیح البخاری کتاب الدعوات میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متصلاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے 99 اسماء حسنیٰ ہیں۔ جو انہیں یاد کرلے گا وہ جنت میں داخل ہو گا، اللہ ایک ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب اللہ اسم غیر واحد، ج8، ص87، ح:6410۔)

جامع ترمذی میں اللہ تعالیٰ کے یہ 99 اسماء حسنیٰ بیان ہوئے ہیں۔ (حکم الحدیث صحیح۔ ضعیف بسرد الأسمائ۔ سنن الترمذی، أبواب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب، ج5، ص486، ح:3507۔)

وضاحت:... ننانوے ناموں کے ذکر کے ساتھ یہ حدیث ضعیف ہے۔ بقیہ شروع کی حدیث اپنے متابعت و شواہد کے ساتھ بالکل صحیح ہے۔ وجہ ضعف کے لیے ضمیمہ نمبر 16 دیکھیں۔

عبد اللہ بن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر میں الحاد کا معنی شرک نقل کیا ہے۔

اسنادہ صحیح، تفسیر الطبری:597/10، 598۔ وابن ابی حاتم:1623/5۔

تنبیہ:... یہ لفظ ابن عباسؓ سے نہیں بلکہ قتادہ سے مروی ہے۔

ابنِ عباسؓ ہی کا قول ہے کہ مشرکین نے "اللہ" سے "اللات" اور "العزیز" سے "العزیٰ" مشتق کیا ہے۔

اسنادہ منقطع: تفسیر الطبری:597/10۔ تحت آیت الأعراف:180۔

تنبیہ:... (1) یہ الفاظ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نہیں بلکہ مجاہد سے مروی ہے۔ (2) مجاہد کی سند میں انقطاع ہے: ابن جریج نے مجاہد سے نہیں سنا ہے۔ (3) مگر جو تفسیر بیان کی گئی ہے۔ وہ لغتاً صحیح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعمش کا قول ہے کہ اسمائِ الٰہی میں الحاد سے مراد یہ ہے کہ وہ ان میں ایسے ناموں کو بھی داخل کر جاتے ہیں جو اس میں شامل نہیں ہیں۔

اسنادہ ضعیف جداً۔ أخرجہ ابن أبی حاتم: 5/1623۔ وجہ ضعف: مبشر بن عبید القرشی سند میں متروک راوی ہے۔

مسائل

- اللہ تعالیٰ کے لیے اسماء کا اثبات ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے سب نام اچھے ہیں۔
- اسماء حسنیٰ کے ذریعہ دعا مانگنے کا حکم آیا ہے۔
- جو جاہل اور ملحد ان کا انکار کریں، ان سے معارضہ نہیں کرنا چاہیے۔
- اسمائِ الٰہی میں الحاد کی تفسیر بیان ہوئی۔
- الحاد کرنے والوں کے لیے وعید تہدید کا پتہ چلا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”السلام علی اللہ“ کہنے کی ممانعت

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز میں جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تو ہم

((اَلسَّلَامُ عَلَى اللهِ مِنْ عِبَادِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ))

”اللہ تعالیٰ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام ہو، فلاں فلاں شخص پر بھی سلام ہو“۔ کہتے تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللهِ فَاِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ))

”السلام علی اللہ“ نہ کہا کرو، کیونکہ اللہ تو خود ”السلام“ (سلامتی والا) ہے۔“

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الأذان، باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشہد ولیس بواجب، ج 1، ص 167، ح 835۔ ومسلم، کتاب الصلاۃ، باب: التشہد فی الصلاۃ، ج 2، ص 13، ح: 402(55)

مسائل

- سلام کی تفسیر و وضاحت بیان ہوئی۔
- یہ کلمہ مسلمانوں کا ایک دوسرے کے لیے تحفہ ہے۔
- یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کہنا درست نہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ لفظ نہ کہنے کی علت و سبب کا پتہ چلا۔
- اس تحیہ کی تعلیم جو اللہ تعالیٰ کے لیے زیبا اور لائق ہے۔ یعنی

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ))

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”یا اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے“ کہنا درست نہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: اللهمَّ اغْفِرْلِي إِنْ شِئْتَ، أَللهمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّ اللهَ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔))

”تم میں سے کوئی یوں دعا نہ کرے کہ اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے، یا اللہ! تو چاہتا ہے تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے پورے وثوق سے سوال و دعا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مجبور کرنے اور اس پر دباؤ ڈالنے والا نہیں۔“

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب لیعزم المسألۃ، فانہ لا مکرہ لہ، ج 8، ص 74، ح 6339،7477۔ و صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب: العزم بالدعائِ ولا یقل ان شئت، ج 8، ص 64، ح: 2679(8،9)

اور ہے:

((وَلْيُعْظِمِ الرَّغْبَةَ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ))

”اور چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بڑی بڑی رغبت اور خواہش کرے، کیونکہ اس کے ہاں کوئی چیز بڑی نہیں۔“

صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، ج 8، ص 64، ح: 2679

مسائل

- دعا میں استثناء کی ممانعت یعنی یوں نہ کہنا چاہیے کہ یا اللہ! تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے۔
- دعا میں استثناء کی ممانعت کی علت بیان ہوئی۔
- پورے وثوق سے دعا کرنے کا حکم ہے۔
- اللہ تعالیٰ سے بڑی بڑی رغبت و خواہش کرنے کا حکم ہے۔
- اللہ تعالیٰ سے بڑی بڑی رغبت و خواہش کرنے کے حکم کی علت کا پتہ چلا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کسی کو "میرا بندہ" یا "میری بندی" کہنے کی ممانعت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّئْ رَبَّكَ، وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي وَمَوْلَايَ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي وَأَمَتِي، وَلْيَقُلْ: فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي.))

"تم میں سے کوئی (اپنے غلام کو) یوں نہ کہے کہ اپنے رب (آقا) کو کھانا کھلا۔ اپنے رب (آقا) کو وضو کرا، بلکہ یوں کہے، میرا سردار، میرا آقا اور تم میں سے کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو میرا بندہ یا بندی نہ کہے، بلکہ یوں کہے، میرا خادم، میری خادمہ اور میرا غلام۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب العتق، باب کراھیۃ التطاول علی الرقیق، ج 3، ص 150، ح: 2552۔ و صحیح مسلم، کتاب: الألفاظ من الأدب وغیرہا، باب: حکم اطلاق لفظۃ العبد والأمۃ والمولیٰ والسید، ج 7، ص 46، ح 2249 (13، 14، 15)

مسائل

- ((وَعَبْدِي وَأَمَتِي)) (میرا غلام اور میری لونڈی) کے الفاظ کہنا منع ہیں۔
- کوئی غلام اپنے آقا کو رَبِّی (میرا رب) نہ کہے اور نہ کسی غلام کو یوں کہا جائے کہ ((أَطْعِمْ رَبَّكَ)) اپنے رب کو کھانا کھلا۔
- مالک اور آقا کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ ((عَبْدِي اور أَمَتِي)) کی بجائے ((فَتَايَ، فَتَاتِي اور غُلَامِي)) کے الفاظ استعمال کرے۔
- غلام کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنے آقا کو (سَيِّدِي اور مَوْلَايَ) کے الفاظ سے پکارے۔
- اس میں اصل مقصود یہ ہے کہ عقیدۂ توحید مکمل طور پر پختہ ہو حتیٰ کہ الفاظ کے استعمال میں بھی توحید کے پیش نظر احتیاط شرط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنے والے کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا جائے

عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَأَلَ فَأَعْطُوهُ، وَمَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتّٰى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ۔))

”جو شخص اللہ کے نام پر سوال کرے، اسے (کچھ نہ کچھ) دو۔ اور جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر پناہ طلب کرے اسے پناہ دو۔ اور جو شخص تمہاری دعوت کرے، اس کی دعوت قبول کرو۔ اور جو شخص تمہارے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرے، تم بھی اسے اس کا بدلہ دو۔ اگر تم بدلہ نہ دے سکو تو اس کے حق میں اس قدر دعا کرو کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے۔“

اسنادہ صحیح: سنن أبي داود، کتاب الزکاۃ، باب: عطیۃ من سأل باللہ، ج2، ص212، ح:1672۔ وسنن النسائی، کتاب الزکاۃ، باب: من سأل باللہ عزوجل، ج5، ص82، ح:2567۔ علامہ البانی نے ”صحیح“ کہا ہے۔ الصحیحۃ رقم 254۔

مسائل

- جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر پناہ طلب کرے، اسے پناہ دی جائے۔
- جو شخص اللہ کا نام لے کر سوال کرے، اسے کچھ نہ کچھ دینا چاہیے۔
- دعوت قبول کرنے کا حکم
- کسی کے حسنِ سلوک کا بدلہ دینا چاہیے۔
- جو شخص احسان کا بدلہ نہ دے سکتا ہو، وہ محسن کے حق میں دعا ہی کر دے۔
- محسن کے حق میں اس قدر دعا کرے کہ یقین ہو جائے کہ اب بدلہ چکایا جا چکا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر صرف جنت ہی مانگی جائے

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللهِ إِلَّا الْجَنَّةُ))1

"اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر جنت کے سوا کچھ نہ مانگا جائے۔"

اسنادہ ضعیف: سنن أبي داود، کتاب الزکاۃ، باب: کراھیۃ المسألۃ بوجہ اللہ تعالیٰ، ج2، ص211، ح:1671

وجہ ضعف: سند میں سلیمان بن قرم بن معاذ التمیمی البصری النحوی "سیئ الحفظ شیعی" ہے۔ علامہ البانی نے ضعیف کہا ہے۔ ضعیف سنن أبي داود، ص132، 131۔ اس باب میں دوسری روایت بھی ہیں مثلاً ابو موسیٰ اشعری کی روایات دیکھیں ضمیمہ نمبر17

مسائل

- اللہ کا واسطہ دے کر سب سے بڑے مقصود و مطلوب (جنت) کے علاوہ کچھ نہ مانگا جائے۔
- اللہ تعالیٰ کے لیے چہرہ کا اثبات ہو رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی پریشانی یا حادثہ کے بعد "اگر" یا "کاش" وغیرہ الفاظ کے ساتھ اظہارِ حسرت کرنا منع ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا (سورۃ آل عمران: 154)

"یہ لوگ کہتے ہیں اگر ہمارے بس میں کچھ ہوتا تو ہم یہاں قتل نہ ہوتے۔"

نیز ارشاد ہے:

الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا (سورۃ آل عمران: 168)

"یہ وہ لوگ ہیں جو خود تو (گھروں میں) بیٹھے رہے اور اپنے (ان) بھائیوں کی نسبت (جنہوں نے اللہ کی راہ میں جانیں قربان کیں) کہنے لگے کہ اگر یہ ہماری بات مان لیتے تو مارے نہ جاتے۔"

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللهِ، وَلَا تَعْجَزَنَّ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ لَكَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.))

"اس چیز کی حرص کر جو تیرے لیے مفید ہو اور صرف اللہ تعالیٰ سے مانگ۔ اور عاجز ہو کر نہ بیٹھ جا۔ اور اگر تجھے کوئی مصیبت اور پریشانی آپہنچے تو یوں نہ کہہ کہ اگر میں یہ کر لیتا تو یوں ہو جاتا۔ بلکہ یوں کہہ "یہ اللہ کا فیصلہ ہے، اس نے جو چاہا، سو کیا۔" اس لیے کہ "اگر" کہنا شیطانی عمل دخل کا سبب بنتا ہے۔"

صحیح مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ وترک العجز، ج8، ص56، ح2664(34)

مسائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سورۂ آل عمران کی دو آیات (۱۵۴،۱۶۸) کی تفسیر۔ (جس میں کلمہ "اگر" کہنے والوں کا تذکرہ ہے)
- کسی مصیبت اور پریشانی کے آنے پر "اگر" منع ہے۔
- "اگر" کہنے کی ممانعت کی علت کہ اس سے شیطانی عمل دخل کا دروازہ کھل جاتا ہے۔
- اچھی گفتگو کی طرف رہنمائی ہے۔
- مفید چیز کا شوق وحرص کرنے اور اس سلسلے میں اللہ سے مدد مانگنے کا حکم ہے۔
- اس کے برعکس عاجز بن کر بیٹھ رہنے سے منع کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا اور آندھی کو گالی دینے اور برا بھلا کہنے کی ممانعت

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا: اللهم إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ))

"ہوا کو گالی نہ دو۔ جب تم ناپسندیدہ (ہوا) دیکھو تو یہ دعا پڑھو:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ...مَا أُمِرَتْ بِهِ))

"اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا اور جو اس میں ہے اور جس کا اسے حکم دیا گیا ہے، کی بہتری اور بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ اور (اے اللہ!) ہم اس ہوا کے شر اور جو اس کے اندر شر ہے اور جس شر کا اسے حکم دیا گیا ہے، سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔"

" صحیح" أخرجه الترمذی فی سننه: ابواب الفتن عن رسول الله ﷺ، باب: ماجاء فی النھی عن سب الریح، ج4، ص 103، ح:2252۔ یہ سند "حبیب بن أبی ثابت" کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اور انہوں نے "عن" صیغہ سے روایت بیان کی ہے۔ البتہ یہ روایت موقوفاً صحیح ہے۔ دیکھیں "الأدب المفرد: 719" "ابن أبي شيبه: 10/217"۔ "الشرح المشکل"، رقم: 918

مسائل

- ہوا کو گالی دینے سے منع کیا گیا ہے۔
- اس میں اس بات کی رہنمائی کی گئی ہے کہ جب انسان کو کوئی ناپسندیدہ چیز نظر آئے تو نفع مند چیز کا سوال کرے۔
- اس میں یہ رہنمائی بھی کی گئی ہے کہ یہ ہوا از خود نہیں چلتی، بلکہ یہ اللہ کے حکم کی پابند ہے۔
- اس میں یہ بیان بھی ہے کہ ہوا کو کبھی بھلائی اور کبھی نقصان کا حکم ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کے متعلق بدگمانی کرنے کی ممانعت

ارشادِ الٰہی ہے:

يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۗ يُخْفُونَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۗ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَ لِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَ لِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۗ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

(سورۃ آل عمران: 154)

”وہ اللہ کے بارے میں (ایام) جاہلیت کے ناحق گمان کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ (اس امر میں) ہمیں بھی کچھ اختیار نہیں؟ آپ (ﷺ) فرمادیں کہ (ان امور میں کسی کا کچھ حصہ نہیں) سارے اختیارات اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں، یہ لوگ اپنے دلوں میں (بہت سی باتیں) مخفی رکھتے ہیں جو آپ (ﷺ) پر ظاہر نہیں کرتے، وہ کہتے ہیں کہ اگر ہمارے بس کی بات ہوتی تو ہم یہاں مارے نہ جاتے۔ آپ ان سے کہہ دیں کہ تم اگر اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی موت لکھی تھی، وہ ضرور اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل آتے۔ (یہ سارا ماجرا اس لیے پیش آیا کہ) اللہ تعالیٰ تمہارے سینوں کی بات کو آزمائے اور تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے، اسے خالص کر دے اور نکھار دے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ دلوں کا حال خوب جانتا ہے۔“

نیز ارشادِ ربانی ہے:

الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۗ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ (سورۃ الفتح: 6)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے برے گمان رکھتے ہیں، ان پر برے حادثے واقع ہوں۔"

ابنِ قیمؒ پہلی آیت کے بارے فرماتے ہیں (کہ زیرِ نظر آیت میں لوگوں کے جس جاہلانہ ناحق گمان کا ذکر ہے) اس کی تفسیر یہ ہے کہ وہ یہ گمان کرنے لگے تھے کہ اللہ سبحانہ اپنے رسول کی مدد نہیں کرے گا اور اس کی دعوت عنقریب مٹ جائے گی اور یہ لوگ گمان کرنے لگے تھے کہ جو مصیبت مسلمانوں کو آئی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور حکمت سے نہیں تھی۔

اور یہ بھی تفسیر کی گئی ہے کہ یہ لوگ اللہ کی تقدیر، حکمت اور رسول اللہ ﷺ کی کامیابی کا انکار کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ دین تمام ادیان پر غالب نہیں آئے گا۔

منافقین اور مشرکین کا یہی وہ برا گمان ہے جس کا سورۃ الفتح کی اس آیت میں ذکر ہوا ہے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں برے گمان رکھتے ہیں، ان پر برے حادثے واقع ہوں (سورۃ الفتح:6)

کیونکہ یہ ایسا گمان ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان و مرتبہ کے خلاف ہے، جیسا کہ یہ اس کی حکمت، تعریف، بزرگی اور سچے وعدہ کے بھی خلاف ہے۔ پس جو شخص یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ باطل کو حق پر دائمی غلبہ دے گا اور اس وجہ سے حق مٹ جائے گا، یا جو شخص یہ سمجھے کہ یہ فیصلہ اللہ کی قضاء و قدر سے نہیں ہوا، یا جو شخص یہ سمجھے کہ اللہ کی تقدیر قابلِ تعریف حکمت تامہ پر مبنی نہیں، بلکہ یہ سمجھے کہ یہ محض اس کی مشیت ہے۔ یہ کافروں کا گمان ہے اور ان کے لیے جہنم کی آگ کا عذاب ہے اور اکثر لوگ اپنے اور غیروں سے متعلقہ کاموں میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں سوءِ ظن رکھتے ہیں، اس بدگمانی سے صرف وہی لوگ سلامت رہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ، اس کے اسماء و صفات اور اس کی حکمت و تعریف کے اسباب کو پہچانتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس ہر عقل مند شخص کو جو اپنی بھلائی چاہتا ہو، چاہیے کہ وہ مذکورہ بالا باتوں کا اہتمام کرے اور اللہ کے حضور اپنی اس بدگمانی اور سوء ظنی کی معافی مانگے اور توبہ واستغفار کرے۔

اور اگر آپ لوگوں کی باتوں پر غور کریں تو آپ دیکھیں گے کہ اکثر لوگ تقدیر کے بارے میں ملامت کا پہلو لیے ہوئے ہیں اور بے راہ روی کا شکار ہیں اور تقدیر کا شکوہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ فلاں کام یوں ہونا چاہیے تھا اور فلاں یوں۔ خود کو ملنے والی اشیاء کو بعض لوگ کم خیال کرتے ہیں اور بعض زیادہ۔

آپ بھی اپنا جائزہ لیں کیا آپ اس بدگمانی سے بچے ہوئے ہیں؟

(عربی شعر کا ترجمہ) ”اگر آپ اس سے محفوظ ہیں تو آپ ایک بہت بڑی بات سے بچے ہوئے ہیں ورنہ میں نہیں سمجھتا کہ آپ اس سے بچے ہوں۔“

زاد المعاد: 205/3، 211۔ مصنف نے تقدیم و تاخیر اور کچھ تصرف کے ساتھ نقل کیا ہیں۔

مسائل

- سورۂ آل عمران کی آیت (154) کی تفسیر (جس میں اللہ کے بارے میں برے گمان رکھنے والوں کا تذکرہ ہے)۔
- سورۃ الفتح کی آیت (6) کی تفسیر (جس میں برا گمان کرنے پر برے حادثے ہوں گے)
- اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ بدگمانی کی بہت سی صورتیں ہیں، جن کا شمار ممکن نہیں۔
- اس بدگمانی سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کی پہچان کے ساتھ ساتھ اپنے نفس کی معرفت سے بھی بہرہ مند ہو۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

منکرین تقدیر کا بیان

عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں:

((وَالَّذِیْ نَفْسُ ابْنِ عُمَرَ بِیَدِہٖ لَوْ كَانَ لِأَحَدِهِمْ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا، ثُمَّ أَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ مَا قَبِلَهُ اللهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ- ثُمَّ اسْتَدَلَّ بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: اَلْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَآئِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ۔))

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی جان ہے، اگر کسی کے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو اور وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دے، تو اس کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت تک قبول نہ ہو گا جب تک کہ وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے، پھر انہوں نے اپنی اس بات پر بطورِ دلیل نبی ﷺ کا یہ ارشاد پیش کیا کہ "ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، قیامت کے دن اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لائے۔"

صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان: ج 1، ص 28، ح: 8۔(1) مصنف نے تھوڑے تصرف کے ساتھ الفاظ نقل کیے ہیں۔

اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا:

((يَا بُنَيَّ! إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اُكْتُبْ، فَقَالَ: رَبِّ! وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: أُكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، يَا بُنَيَّ! سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَلَيْسَ مِنِّي۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"بیٹا! تو اس وقت تک لذتِ ایمان سے لطف اندوز نہیں ہو سکتا، جب تک یہ یقین نہ کر لے کہ جو (تکلیف) تجھے پہنچنے والی ہے، وہ تجھ سے کبھی ٹل نہیں سکتی اور جو نہیں پہنچنی، وہ کبھی تم تک پہنچ نہیں سکتی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا فرمایا اور اسے لکھنے کا حکم دیا، اس نے کہا "اے میرے رب! کیا لکھوں؟ اللہ نے فرمایا، قیامت تک آنے والی ہر چیز کی تقدیر لکھ دے۔" بیٹا! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اس عقیدے کے علاوہ کسی دوسرے عقیدے پر مرا، وہ میری امت سے نہیں۔"

اسنادہ صحیح لغیرہ بشواہد: سنن أبی داوٗد، کتاب: اول کتاب السّنۃ، باب فی القدر، ج5، ص52، ح:4700۔ وصححہ الألبانی فی تحقیقہ۔

وضاحت: مزید تفصیل کے لیے دیکھیں ضمیمہ نمبر 18۔

اور احمد کی ایک روایت میں ہے:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ تَعَالَى الْقَلَمُ، فَقَالَ لَهُ: اُكْتُبْ، فَجَرَى فِي تِلْكَ السَّاعَةِ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔)) 2

"اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اسے لکھنے کا حکم دیا، چنانچہ اس نے اسی وقت قیامت تک ہونے والی ہر بات لکھ دی۔"

اسنادہ صحیح لغیرہ بشواہدہ: أخرجہ أحمد فی مسندہ: مسند الأنصار، حدیث عبادۃ بن الصامت، ج37، ص378، ح:22705۔

وضاحت: شواہد کے لیے سابق ضمیمہ نمبر 18 دیکھیں۔

اور ابنِ وہب کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ أَحْرَقَهُ اللهُ بِالنَّارِ۔))

"جو شخص اچھی بری تقدیر پر ایمان نہیں لایا، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں جلائے گا۔"

حدیث صحیح بشواہدہ: أخرجہا ابن وھب فی "القدر" (26)۔ اس کی سند منقطع ہے۔ أعمش نے کسی بھی صحابی سے کوئی روایت نہیں سنی ہیں۔ وابن ابیعاصم فی "السنۃ" (112) یہ سند بھی ضعیف ہے، ولید بن مسلم "مدلس ہیں اور روایت عنعنہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابنِ دیلمی نے ایک مقام پر کہا:

((أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ، فَحَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ، لَعَلَّ يُذْهِبُهُ مِنْ قَلْبِيْ، فَقَالَ: لَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قَبِلَهُ اللهُ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، وَلَوْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هٰذَا، لَكُنْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ))

"میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا "میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ خدشات ہیں، آپ کوئی حدیث بیان فرمائیں، تاکہ اللہ تعالیٰ میرے دل سے ان خدشات کو ختم کر دیں۔" تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دو تو تمہارا یہ عمل اس وقت تک قبول نہ ہو گا جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور یہ یقین نہ رکھ کہ جو تکلیف تمہیں پہنچنے والی ہے، وہ تم سے ٹل نہیں سکتی تھی اور جو نہیں آنے والی وہ کبھی تم تک پہنچ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا عقیدہ اس کے خلاف ہوا اور تم اسی طرح مر گئے تو تم جہنمی ہو گئے۔" ابنِ دیلمی کہتے ہیں اس کے بعد میں عبد اللہ بن مسعود، حذیفہ بن یمان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کے پاس گیا (اور ان کو اپنے خدشات سے آگاہ کیا) تو انہوں نے بھی نبی ﷺ کی یہی حدیث سنائی"۔

اسنادہ حسن لذاتہ موقوفاً: "سنن أبي داود، کتاب اول کتاب السنۃ، باب فی القدر، ج5، ص51، ح:4699۔

تنبیہات:... یہ روایت مستدرک حاکم میں نہیں ہے۔ اتحاف المھرۃ:265/1۔(2) یہ حدیث ابی بن کعب: عبد اللہ بن مسعود اور حذیفہ بن یمان سے موقوفاً مروی ہے۔ جبکہ زید بن ثابت سے مرفوعاً مروی ہے۔ جیسا کہ اوپر گزرا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسائل

- تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے۔
- تقدیر پر ایمان لانے کی کیفیت کیا ہونی چاہیے۔
- تقدیر پر ایمان نہ لانے والے شخص کے اعمال برباد ہو جاتے ہیں۔
- جس شخص کا تقدیر پر ایمان نہ ہو، وہ لذتِ ایمان سے لطف اندوز نہیں ہو سکتا۔
- اس چیز کا ذکر ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا کیا۔
- اس چیز کا بیان ہے کہ قلم نے اسی وقت قیامت تک ہونے والے امور لکھ ڈالے۔
- تقدیر پر ایمان نہ لانے والے سے نبی کریم ﷺ کی بیزاری اور لاتعلقی کا بیان۔
- اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سلفِ صالحین شبہات پیدا ہونے کی صورت میں اہلِ علم کی طرف رجوع کیا کرتے تھے اور ان کی بابت ان سے پوچھا کرتے تھے۔
- اہلِ علم نے (تقدیر کے متعلق) ان کے تمام شبہات کا جواب دے کر ان کا ازالہ کر دیا ہے اور اپنے دلائل کو براہ راست رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر کشی کرنے والوں کا حکم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

((وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً۔))

"اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو گا جو میری مخلوق جیسی مخلوق بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ لوگ ایک ذرہ، ایک دانہ یا ایک جو ہی بنا کر دکھلائیں۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ: واللہ خلقکم وما تعملون، ج9، ص161، ح7559۔ و صحیح مسلم، کتاب اللباس، والزینۃ، باب: تحریم تصویر صورۃ الحیوان، ج6، ص162، ح:2111(101)۔

وضاحت:... "أولیخلقوا شعیرۃ" یہ مسلم کے الفاظ ہیں جبکہ بخاری میں "أو شعیرۃ" ہے۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ۔))

"قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو پیدا کرنے اور بنانے میں اللہ تعالیٰ کی مشابہت کرتے ہیں۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب ما وطیٔ من التصاویر: ج7، ص168، ح5954۔ و صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان، ج6، ص158، ح:2107(92،91)

اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ۔))

"ہر مصور جہنم میں جائے گا۔ اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلے، ایک جان بنائی جائے گی جس کے ذریعہ اس (مصور) کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب بیع التصاویر، ج3، ص82، ح:2225۔ و صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان، ج6، ص162، ح:2110(99)

اور ابنِ عباسؓ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ أَنْ يَّنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔))

"جس شخص نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی، اسے قیامت کے دن اس بات کا مکلف بنایا جائے گا کہ وہ اس تصویر میں روح پھونکے، مگر وہ اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب من صور صورۃ کلف یوم القیامۃ... الخ، ج7، ص169، ح:5963۔ و صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ: باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان، ج6، ص162، ح:2110(100)

اور ابو الھیاج کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا:

((أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ لَّا تَدَعَ صُورَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ۔))

"کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں، جس پر مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا، وہ یہ کہ کسی تصویر کو مٹائے اور کسی بلند قبر کو زمین کے برابر کیے بغیر نہ چھوڑنا۔"

صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الأمر بتسویۃ القبر، ج3، ص61، ح:969(93)۔

مسائل

- تصویر بنانے والوں کے لیے سخت وعید آئی ہے۔
- تصویر اتارنے کی علت اور وجہ یہ ہے کہ یہ عمل اللہ تعالیٰ کی جناب میں بہت بڑی بے ادبی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اس شخص سے بڑا ظالم کون ہو گا جو میری مخلوق جیسی مخلوق بنانے کی کوشش کرتا ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مخلوق کی عاجزی اور کمزوری کا بیان ہے کہ یہ لوگ ایک ذرہ یا ایک دانہ یا ایک جو ہی بنا کر دکھلائیں۔
- تصویر بنانے والوں کو سب سے زیادہ اور سخت عذاب ہو گا۔
- اللہ تعالیٰ ہر تصویر کے بدلے ایک جان پیدا کرے گا، جس کے ذریعے بنانے والوں کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔
- مصور کو اس کی بنائی ہر تصویر میں روح پھونکنے کا مکلف بنایا جائے گا۔
- اس میں یہ بیان بھی ہے کہ تصویر جہاں بھی ہو اسے مٹا دینے کا حکم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کثرت سے قسم اٹھانا مذموم ہے

ارشادِ الٰہی ہے:

وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ (سورۃ المائدہ: 89)

"اور تم اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ۔))

"قسم 'سامان کے لیے مفید (یعنی فروخت کرنے کا ذریعہ) تو ہے، مگر اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔"

متفق علیہ: صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقٰت، ج 3، ص 60، ح: 2087۔ و صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب: النھی عن الحلف فی البیع، ج5، ص56، ح:1606(131)

اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: أُشَيْمِطٌ زَانٍ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ، وَرَجُلٌ جَعَلَ اللهُ بِضَاعَتَهُ، لَا يَشْتَرِي إِلَّا بِيَمِينِهِ، وَلَا يَبِيعُ إِلَّا بِيَمِينِهِ۔))

"تین قسم کے لوگ ایسے ہیں (قیامت کے دن) جن سے اللہ تعالیٰ نہ تو بات کرے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہو گا، (1) بوڑھا زانی (2) متکبر فقیر (3) اور وہ جس نے اللہ تعالیٰ کو اپنا مال سمجھا ہوا ہے کہ قسم ہی سے خریدتا ہے اور قسم ہی سے بیچتا ہے۔"

یہ روایت سلیمان سے نہیں، سلیمان فارسی سے مروی ہے۔ اسنادہ صحیح: المعجم الکبیر للطبرانی، ج6، ص246، ح:211۔ صححہ الالبانی فی "صحیح الجامع:3072

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا؟ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ.))

"میری امت کا سب سے بہتر زمانہ، میرا زمانہ ہے۔ پھر وہ جو اس کے بعد ہو گا، پھر وہ جو اس کے بعد ہو گا۔" عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے یاد نہیں پڑتا کہ آپ ﷺ نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا تھا، یا تین کا؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "پھر تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو بغیر مانگے گواہی دیں گے، خائن ہوں گے، امانت دار نہیں ہوں گے، نذر مانیں گے تو پوری نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا۔"

صحیح البخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی، باب فضائل أصحاب النبی ﷺ، ج 5، ص 2، ح 3650۔ و صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ ﷺ، باب فضل الصحابۃ ﷺ، ج 7، ص 185، ح: 2535۔ (214)

اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ.))

"سب سے بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے، اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہو گی۔"

المصدر السابق، بخاری رقم الحدیث: 3651۔ و صحیح مسلم، رقم الحدیث: 2533 (210)

تنبیہ:... "ثم الّذین یلونہم" تین دفعہ صحیحین میں نہیں ہے۔ شاید کسی نساخ نے ایک مرتبہ زیادہ کر دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی وہ لوگ نہ گواہی کے بارے میں احتیاط کریں گے اور نہ قسم کے بارے میں۔ بلکہ آناً فاناً قسم اور گواہی کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ مترجم)

ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں: ''بچپن میں ہمیں ہمارے بزرگ گواہی اور عہد پر قائم رہنے کے لیے مارا کرتے تھے۔''

قول ابراہیم النخعی: نقل البخاری عقب ''رقم الحدیث: 3651'' ومسلم عقب رقم الحدیث: 2533۔ ولفظ ''کانو یںھو ونحن غلمان: عن العہد والشہادات۔''

مسائل

- قسموں کی حفاظت کی بڑی تاکید ہے۔
- یہ خبر کہ قسم سامان فروخت کرنے کا ذریعہ تو ہے، مگر اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔
- جو شخص مال خریدنے اور بیچنے کے وقت خواہ مخواہ قسمیں اٹھائے، اس کے لیے وعید شدید ہے۔
- اس میں یہ تنبیہ بھی ہے کہ اگرچہ اسبابِ گناہ چھوٹے ہی ہوں، مگر میلان کے سبب صغیرہ گناہ بھی کبیرہ بن جاتے ہیں۔
- اس میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے جو طلب کے بغیر قسمیں اٹھاتے ہیں۔
- نبی اکرم ﷺ نے قرونِ ثلاثہ، یا قرونِ اربعہ کی تعریف اور اس کے بعد جو ہوگا اس کی پیشین گوئی فرمائی۔
- اس میں ان لوگوں کی مذمت ہے جو گواہی طلب کیے بغیر گواہی کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔
- اسلافِ امت چھوٹے بچوں کو گواہی اور عہد پر قائم رہنے کے لیے مارا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا ذمہ اور امان دینے کی ممانعت

ارشادِ الٰہی ہے:

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○ (سورۃ النحل: 91)

"اور جب تم اللہ تعالیٰ سے عہد (واثق) کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو کہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اوپر ضامن بنا چکے ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے تمام افعال سے باخبر ہے۔"

اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو بڑی فوج یا کسی دستے پر امیر مقرر فرماتے تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اپنے ہم سفر مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی وصیت کرتے اور فرماتے:

((اُغْزُوا بِسْمِ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ، قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ، اُغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا، وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثِلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ، فَأَيَّتُهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ، يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ تَعَالَى، وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ هُمْ أَبَوْا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاسْأَلْهُمُ الْجِزْيَةَ. فَإِنْ هُمْ اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَ كُفَّ عَنْهُمْ. فَإِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَقَاتِلْهُمْ. وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ. فَإِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ، وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَىٰ حُكْمِ اللهِ. فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلَىٰ حُكْمِ اللهِ. وَلٰكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَىٰ حُكْمِكَ. فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ أَمْ لَا))

"اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کا نام لے کر لڑائی کرنا۔ اور ہر اس شخص سے لڑنا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔ لڑائی کرنا اور خیانت نہ کرنا۔ بد عہدی نہ کرنا۔ مثلہ نہ کرنا (یعنی کسی مقتول کے اعضاء نہ کاٹنا) اور نہ بچوں کو قتل کرنا۔ جب مشرک دشمن سے تمہارا سامنا ہو تو انہیں تین باتوں کی پیش کش کرنا، اگر وہ ان میں سے کوئی ایک بات بھی مان لیں تو منظور کر لینا اور جنگ سے رک جانا۔"

(1)... سب سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دینا، اگر وہ اسے قبول کر لیں تو اسے منظور کر لینا اور انہیں دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت کی دعوت دینا، اور انہیں بتانا کہ اگر وہ ہجرت کریں گے تو انہیں وہ سب حقوق حاصل ہوں گے جو مہاجرین کو حاصل ہیں اور جو بار مہاجرین کو برداشت کرنا پڑتا ہے انہیں بھی برداشت کرنا ہو گا۔ اور اگر وہ ہجرت کرنے سے انکار کریں تو پھر یہ لوگ ان بدوی مسلمانوں کی طرح ہوں گے جن پر اللہ کا حکم جاری ہے، انہیں مالِ غنیمت یا مالِ فئے سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ اِلّا یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(2)... اور اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیں تو پھر ان سے جزیہ طلب کرنا، اگر وہ جزیہ دینے پر راضی ہو جائیں تو قبول کر لینا اور جنگ سے رک جانا۔

(3)... اگر وہ جزیہ دینے سے بھی انکار کر دیں تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر ان سے لڑائی کرنا۔ اور جب تم قلعہ بند دشمن کا محاصرہ کرو اور دشمن چاہیں کہ تم انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی امان، تحفظ اور ضمانت دے دو تو ایسا ہرگز نہ کرنا، بلکہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے امان اور تحفظ دینا، اس لیے کہ اگر تم اپنا یا اپنے ساتھیوں کا ذمہ (ضمانت) توڑ دو تو یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ کو توڑنے سے کم تر ہو گا۔ اور جب تم قلعہ میں بند کسی دشمن کا محاصرہ کرو اور وہ چاہے کہ تم اسے اللہ کے حکم و فیصلہ پر اتارو یعنی ان سے صلح کر لو تو ایسا بھی نہ کرنا، تمہیں کیا علم کہ تم ان کے بارے میں اللہ کے فیصلے کو پا سکو گے یا نہیں؟"

مسائل

- اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کے ذمہ اور ضمانت میں فرق ہے۔
- اس میں یہ ہدایت ہے کہ جب دو خطرناک صورتیں درپیش ہوں تو ان میں سے جو آسان اور بہتر ہو اسے اختیار کر لینا چاہیے۔
- نبی اکرم ﷺ کا فرمان

((اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

"کہ اللہ کی راہ میں اس کے نام سے جہاد کرو۔"

- آپ ﷺ کا ارشاد:

((قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ))

"جو کفر باللہ کا مرتکب ہو، اس سے لڑو۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- آپ ﷺ کا ارشاد:

((اِسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ))

"اللہ سے مدد طلب کر اور کفار سے قِتال کر۔"

- اللہ تعالیٰ اور اہلِ علم کے حکم و فیصلہ میں فرق ہے۔
- اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بوقتِ ضرورت صحابی بھی کوئی حکم یا فیصلہ کرے تو وہ بھی نہیں جانتا کہ یہ حکم اور فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ازراۂ غرور و تکبر اللہ تعالیٰ کی قسم کھانے کا انجام

جندب بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ رَجُلٌ: وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لِفُلَانٍ؟ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلَّى عَلَيَّ أَنْ لَّا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ؟ إِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ.))

"ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں آدمی کی مغفرت نہیں کرے گا۔" اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "یہ کون ہوتا ہے جو مجھ پر قسم اٹھاتا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا۔ میں نے اس کی مغفرت کر دی اور تیرے (یعنی قسم اٹھانے والے کے) اعمال ضائع کر دیئے ہیں۔"

صحیح مسلم: کتاب البر والصلۃ، باب النہی عن تقنیط الانسان من رحمۃ اللہ تعالیٰ، ج8، ص36، ح:2621(137)

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

((إِنَّ الْقَائِلَ رَجُلٌ عَابِدٌ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ.))

"یہ کہنے والا ایک عابد و زاہد شخص تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نے صرف ایک ایسی بات کر دی جس نے اس کی دنیا و آخرت کو تباہ کر کے رکھ دیا۔"

اسنادہ حسن لذاتہ: سنن أبي داود، کتاب: اول کتاب الأدب باب: فی النھی عن البغی، ج5 ص132، ح:4901۔ ومسند احمد:8292۔ حسن الألبانی فی "التعلیقات الحسان:221/8، 222۔ رقم الحدیث:5712

مسائل

- اللہ تعالیٰ پر قسم اٹھانے سے تحذیر و تخویف ہے۔
- دوزخ انسان کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔
- جنت بھی انسان کے ایسے ہی قریب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اس حدیث میں نبی ﷺ کے درجِ ذیل فرمان کی تصدیق و تائید ہے:

((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ...الخ))

"کہ بسا اوقات انسان کوئی ایسا کلمہ کہہ جاتا ہے جس سے اس کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے۔"

- بعض اوقات انسان کی کسی ایسے سبب سے بخشش ہو جاتی ہے، جو اس کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے سامنے سفارشی کے طور پر پیش کرنا گستاخی اور انتہائی حماقت ہے

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بدوی نبی ﷺ کو کہنے لگا:

((یَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نُهِكَتِ الْأَنْفُسُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ، وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا رَبَّكَ، فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ، وَبِكَ عَلَى اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! سُبْحَانَ اللّٰهِ! فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَيْحَكَ! أَتَدْرِي مَا اللّٰهُ؟ إِنَّ شَأْنَ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلَى أَحَدٍ))

"یارسول اللہ (ﷺ!) جانیں تلف ہو گئیں، بچے بھوکے مر گئے اور مال برباد ہو گیا، آپ ﷺ ہمارے لیے اپنے رب سے بارش کی دعا فرمائیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کو آپ ﷺ کے پاس اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور سفارشی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے (اس کی بات سن کر) بار بار سبحان اللہ، سبحان اللہ پڑھا، آپ ﷺ بدستور سبحان اللہ پڑھتے رہے، یہاں تک کہ اس کا اثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں پر ظاہر ہوا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "تجھ پر افسوس! کیا تو جانتا ہے کہ اللہ کیا ہے؟ (یعنی اس کا کیا مقام اور کیا شان ہے؟) اللہ تعالیٰ کی شان اس سے کہیں بلند تر ہے۔ اسے کسی کے سامنے سفارشی کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔"

اسنادہ ضعیف: سنن أبی داود، کتاب: اول کتاب السنة باب: فی الجہمیة، ج5، ص63، ح:4726۔ وجہ ضعف: (1) سند میں محمد بن اسحاق مدلس عن سے روایت کر رہے ہیں۔ (2) جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم مجہول حال ہیں۔ علامہ البانی نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ الضعیفة: 6، رقم الحدیث: 2639۔

مسائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- آپ ﷺ نے ((تَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ)) "یعنی ہم اللہ تعالیٰ کو آپ ﷺ کے پاس سفارشی کے طور پر پیش کرتے ہیں"

کہنے والے بدوی پر ناگواری اور انکار کا اظہار فرمایا۔

- بدوی کی بات سے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اس قدر متغیر ہوا کہ اس کے اثرات صحابہ کرام کے چہروں پر بھی ظاہر ہوئے۔
- نبیِ کریم ﷺ نے اعرابی کی بات کے دوسرے حصے ((وَنَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ)) "یعنی ہم آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے پاس سفارشی پیش کرتے ہیں پر نکیر نہیں فرمائی۔"
- سبحان اللہ کے مفہوم و تفسیر پر تنبیہ ہوئی ہے۔
- یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمان (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے بارش کی دعا کرایا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گلشن توحید کی حفاظت کے سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ نے شرک کے تمام ذرائع اور راستوں کو مکمل طور پر بند کر دیا

عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ نے کہا:

((انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: أَنْتَ سَيِّدُنَا، فَقَالَ: السَّيِّدُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قُلْنَا: وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا، وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا، فَقَالَ: قُولُوا بِقَوْلِكُمْ أَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ))

"میں بنی عامر کے ایک وفد میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم نے کہا: "آپ ﷺ ہمارے سردار ہیں" آپ ﷺ نے فرمایا: سردار تو صرف اللہ تبارک و تعالیٰ ہے" پھر ہم نے کہا "آپ ﷺ مقام و مرتبہ میں ہم سب سے افضل اور بہت زیادہ احسان کرنے والے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ، یا اس طرح کی (جائز اور مناسب) بات کہا کرو اور (خیال رکھنا کہ) شیطان تمہیں کہیں پھانس نہ لے۔"

اور انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند لوگوں نے کہا:

((يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَا خَيْرَنَا وَابْنَ خَيْرِنَا وَسَيِّدَنَا وَابْنَ سَيِّدِنَا، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ، أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، مَا أُحِبُّ أَنْ تَرْفَعُونِي فَوْقَ مَنْزِلَتِي الَّتِي أَنْزَلَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ))

اسنادہ صحیح: سنن أبي داود، کتاب: اول کتاب الأدب، باب: في کراهية التمادح، ج 5، ص 100، ح: 4806۔ وصحه الألباني في تحقيقه وفي المشكاة: 4901۔ أيضاً۔

الشَّيْطَانُ، أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، مَا أُحِبُّ أَنْ تَرْفَعُونِي فَوْقَ مَنْزِلَتِي الَّتِي أَنْزَلَنِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ۔))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ کے رسول! اور اے ہم سب سے بہتر اور ہمارے بہتر کے بیٹے! اور اے ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے! آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم وہی باتیں کرو جو تم کرتے ہو، کہیں شیطان تمہیں بہکا نہ دے۔ میں محمد (ﷺ) اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے میرے اس مرتبے اور مقام سے بڑھا دو جو اللہ نے مجھے عطا کیا ہے۔" (اس حدیث کو امام نسائی نے اچھی سند سے روایت کیا ہے)

اسنادہ صحیح: مسند أحمد: مسند أنس بن مالک، ج21، ص216، ح:13596۔ وعمل الیوم واللیلۃ للنسائی: 248، 249۔ صححہ الألبانی فی "التعلیقات الحسان: 6240/71/9"۔

مسائل

- مبالغہ آمیزی سے لوگوں کو ڈرانا۔
- جس شخص کو ((أَنْتَ سَيِّدُنَا)) "آپ ہمارے سردار ہیں" کہا جائے، اسے جواب میں کیا کہنا چاہیے؟
- ان لوگوں نے اگرچہ بات صحیح کہی تھی، مگر اس کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا يَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ)) "شیطان کہیں تمہیں پھانس نہ لے۔"
- نبی کریم ﷺ کے فرمان ((مَا أُحِبُّ أَنْ تَرْفَعُونِي فَوْقَ مَنْزِلَتِي)) "کہ میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مقام و مرتبہ سے بڑھا دو" کی وضاحت ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی عظمت اور رفعتِ شان کا بیان

ارشادِ الٰہی ہے:

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ (سورة الزمر: 68)

"اور انہوں نے کماحقہ اللہ کی قدر نہیں کی، قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہو گی اور سارے آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور بلند ہے۔"

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا۔

((يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللهَ يَجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِيْنَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالثَّرَى عَلَى إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ، فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، ثُمَّ قَرَأَ))

"اے محمد! (ﷺ) ہم (اپنی کتاب میں یہ بات لکھی ہوئی) پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سارے آسمانوں کو ایک انگلی پر، تمام زمینوں کو ایک انگلی پر، تمام درختوں کو ایک انگلی پر، پانی کو ایک انگلی پر، کیچڑ کو ایک انگلی پر اور باقی تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھ کر فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ آپ ﷺ (اس کی بات سن کر بطور تصدیق) ہنس پڑے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نمایاں ہو گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی کماحقہ قدر نہیں کی حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہو گی اور سارے آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الزمر، باب قولہ: وماقدر اللہ حق قدرہ، ج6، ص126، ح:4811،7414،7415۔ و صحیح مسلم، کتاب: صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، ج8، ص125، ح:2786(19،20،21،22)۔ نقل المؤلف بتصرف بسیر۔

اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

((وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَىٰ إِصْبَعٍ، ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا اللهُ۔))

"اور (اللہ تعالیٰ قیامت کو) تمام پہاڑ اور درختوں کو ایک انگلی پر رکھے گا، پھر ان کو ہلا کر کہے گا میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی اللہ ہوں۔"

المصدر السابق صحیح مسلم:2786(19)

اور ایک روایت میں یوں ہے:

((يَجْعَلُ السَّمٰوَاتِ عَلَىٰ إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلَىٰ إِصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَىٰ إِصْبَعٍ۔))

"اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اور باقی تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا۔"

المصدر السابق: صحیح البخاری رقم الحدیث:7451

اور ایک جگہ عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَطْوِي اللهُ السَّمٰوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِيْنَ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ))

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ کر اپنے دست راست میں لے گا اور فرمائے گا" میں ہی بادشاہوں (زمین میں) سرکشی اور تکبر کرنے والے (آج) کہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں؟'' پھر اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں (زمین میں) سرکشی اور تکبر کرنے والے (آج) کہاں ہیں؟''

صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین واحکامھم، باب صفات القیامۃ والجنۃ والنار، ج8، ص126، ح:2788(24)۔

تنبیہ:... سند میں عمر بن حمزہ ضعیف ہیں (تقریب) اور وہ ''بشمالہ'' کے ذکر کرنے میں منفرد ہیں۔ لہٰذا یہ ٹکڑا منکر مانا جائے گا بقیہ متن ''بشمالہ'' کے ذکر کے بغیر صحیح ہے۔ جیسا کہ امام بیہقی نے ''الأسماء والصفات'' رقم 706 اور شیخ البانی نے ''الصحیحۃ'' رقم 3136'' میں کہا ہے۔

وضاحت:... بیہقی کا قول ''مسلم 1827 عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ مرفوعاً سے تعلق ہے اور اس میں ''وکلتا یدیہ یمین'' ہے۔

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا:

((مَا السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُوْنَ السَّبْعُ فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ اِلَّا کَخَرْدَلَۃٍ فِیْ یَدِ أَحَدِکُمْ))

''ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اللہ رحمن کے ہاتھ میں یوں ہوں گے، جیسے تمہارے ہاتھ میں رائی کا دانہ ہوتا ہے۔''

اسنادہ حسن: تفسیر ابن جریر الطبری، ج5، ص399، ح:5794۔

وضاحت:... سند میں معاذ بن ہشام الدستوائی البصری الیمنی ''صدوق'' ہیں جو کبھی کبھار وہم کا شکار ہو جاتے تھے۔

اور ابنِ جریر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے یونس نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابن وہب نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ابنِ زید نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا السَّمٰوَاتُ السَّبْعُ فِی الْکُرْسِیِّ اِلَّا کَدَرَاھِمَ سَبْعَۃٍ اُلْقِیَتْ فِیْ تُرْسٍ))

''ساتوں آسمان کرسی کے بالمقابل یوں ہیں جیسے سات درہم کسی ڈھال میں ڈال دیئے جائیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسنادہ ضعیف: تفسیر ابن جریر الطبری، ج5، ص399، ح5794

وجہ ضعف: (1) ابن زید یہ عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں نیز (2) ان کے والد ثقہ تابعی ہیں مگر وہ رسول سے بنا واسطہ کے روایت کر رہے ہیں۔ لہٰذا یہ مرسل بھی ہے۔

اور ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا:

((مَا الْكُرْسِيُّ فِي الْعَرْشِ إِلَّا كَحَلْقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ أُلْقِيَتْ بَيْنَ ظَهْرَيْ فَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ))

"اللہ تعالیٰ کی کرسی اس کے عرش کے مقابلے میں یوں ہے جیسے لوہے کا ایک کڑا کسی وسیع و عریض میدان میں پھینک دیا جائے۔"

اسنادہ ضعیف: المصدر السابق، وجہ ضعف: (1) عبد الرحمن بن زید ضعیف ہیں۔ (2) عبد الرحمن بن زید اور ابو ذر کے درمیان انقطاع بھی ہے، جیسا کہ ابن کثیر نے بیان کیا ہے، "البدایۃ: 1/11"۔

تنبیہ:... اس روایت کی تمام طرق میں ضعف موجود ہے اور ایک بھی صحیح نہیں ہیں، دیکھیں "الصحیحۃ" 109

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے اور دوسرے آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اسی طرح ہر آسمان سے اگلے آسمان تک اتنا ہی فاصلہ ہے۔ اور ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان اور کرسی اور پانی کے درمیان بھی پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اللہ کا عرش پانی کے اوپر ہے اور اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے (یاد رکھو!) تمہارا کوئی عمل اس (اللہ) سے پوشیدہ نہیں۔"

اسنادہ حسن ولہ حکم الرفع: معجم الکبیر للطبرانی، ج9، ص202، ح: 8987۔ والبیہقی فی "الأسماء والصفات، رقم: 851"۔ والذہبی فی العلو: 15، وقال: "اسنادہ صحیح" وصححہ ابن القیم فی "اجتماع الجیوش الاسلامیۃ، ص254"

عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ تَدْرُونَ كَمْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟ قُلْنَا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَمَاءٍ، وَمِنْ كُلِّ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ، وَكِثَفُ كُلِّ سَنَةٍ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ، وَبَيْنَ السَّمَاءِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّابِعَةِ وَالْعَرْشِ بَحْرٌ، بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَاللهُ تَعَالَى فَوْقَ ذٰلِكَ، وَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ أَعْمَالِ بَنِي آدَمَ.))

"کیا تم جانتے ہو کہ زمین اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ہر آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے، ساتویں آسمان اور عرشِ الٰہی کے درمیان ایک سمندر ہے۔ اس کے نیچے اور اوپر والے حصوں کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ہے۔ بنو آدم کے اعمال میں سے کوئی عمل اس سے پوشیدہ اور مخفی نہیں۔"

اسنادہ ضعیف: سنن أبي داود، کتاب: أول کتاب السنة، باب في الجهمية، ج5، ص62، ح: 4723، 4724، 4725۔ والترمذي في سننه، رقم: 3320۔ وابن ماجه: رقم: 193۔ واحمد 1770، 1771۔

وجہ ضعف: عبد اللہ بن عمیرة الکوفي اور أحنف کے درمیان انقطاع ہے۔ قالہ البخاري في الکبیر: 5/159۔ "اس روایت کو امام ذہبی نے کتاب العلو: 1/501 امام البانی نے الضعیفة: 3/ رقم الحدیث: 1247 وغیرہ میں ضعیف کہا ہے۔ جبکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ، الفتاویٰ: 3/192 اور ابن قیم نے تہذیب السنن: 7/92۔ میں قوی قرار دیا ہے۔

مسائل

- قرآنِ کریم کی آیت کی تفسیر ہوئی۔
- اس حدیث میں مذکور اور اس جیسی دیگر باتیں نبیِ کریم ﷺ کے زمانہ تک یہود میں موجود و محفوظ تھیں، چنانچہ انہوں نے نہ تو ان باتوں کا انکار کیا اور نہ کوئی تاویل کی۔
- رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہودی عالم نے جب ان باتوں کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اس کی تصدیق فرمائی اور مزید تائید کے لیے قرآنِ کریم بھی نازل ہوا۔
- یہودی عالم کی ان عظیم علمی باتوں پر آپ ﷺ کا ہنسنا۔ (خوشی کی وجہ سے تھا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کا اثبات اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے دستِ راست میں آسمان اور دوسرے ہاتھ میں زمینیں ہوں گی۔
- اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے بایاں ہونے کی صراحت ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا اس وقت بڑے بڑے سرکش اور متکبرین کو پکاریں گے۔
- اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے مقابلہ میں آسمان وزمین ہیں جیسے کسی کے ہاتھ میں رائی کا دانہ ہوتا ہے۔
- آسمان کی نسبت اللہ تعالیٰ کی کرسی بڑی ہے۔
- کرسی کی نسبت عرشِ الٰہی بڑا ہے۔
- عرشِ الٰہی، کرسی اور پانی علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔
- ہر دو آسمانوں کا درمیانی فاصلہ پانچ سو سال کا ہے۔
- ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیانی فاصلہ کی وضاحت ہوئی۔
- کرسی اور پانی کے درمیان مسافت کا بیان ہوا۔
- عرشِ الٰہی پانی کے اوپر ہے۔
- اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہیں۔
- زمین و آسمان کے درمیان مسافت کا بیان ہوا۔
- ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔
- ساتوں آسمانوں کے اوپر جو سمندر ہے، اس کے نیچے اور اوپر کے حصوں کے درمیان بھی پانچ سو سال کی مسافت ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ جات

ضمیمہ نمبر 1:

یہ روایت حسن اس لیے ہے کہ اس کے تمام رواۃ ثقہ، صدوق و حسن الحدیث ہیں۔اس کے رواۃ کا حکم ملاحظہ فرمائیں:

رواۃ الحدیث:اس حدیث کی سند میں مندرجہ ذیل رواۃ ہیں۔

(1) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (مشہور صحابی)

(2) علقمہ:... ثقہ ثبت؛ فقیہ عابد؛ امام حجۃ؛ (تقریب، ج 1، ص 397، رقم: 4673۔ وتاریخ الاسلام للذہبی: 1683 /2۔)

(3) شعبی:... عامر بن شراحیل: علامۃ اہل الکوفۃ فی زمانہ، (تاریخ الاسلام الذہبی: 670 /3۔) ثقۃ مشہور، فقیہ فاضل؛ قال مکحول: ما رأیت أفقہ منہ، (تقریب رقم: 475۔)

(4) داؤد الأودی:... وھو داود بن عبد اللہ الأودی أبو العلاء الکوفی وھو غیر عم عبد اللہ بن ادریس: امام ذہبی نے کہا: "وفیہ لین، ووثقہ أحمد ولم یترک" (کاشف: 1441 /380 /1) اور ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا: "ثقہ" (تقریب، ج 1، ص 199، رقم: 1790۔) نیز فرمایا کہ وھو غیر عم عبد اللہ ابن ادریس یعنی داؤد بن عبد اللہ الاودی أبو العلاء الکوفی۔ یہ عبد اللہ بن ادریس کے چچا نہیں بلکہ ان کے علاوہ دوسرے ہیں۔

جبکہ ان سے قبل (ابن حجر وذہبی سے پہلے) امام ابن معین نے اپنے ایک قول اور امام احمد بن حنبل اور ان کے بیٹے عبد اللہ بن أحمد بن حنبل اور امام أبو داؤد السجستانی نے "ثقہ" کہہ کر توثیق کی ہے اور امام نسائی نے "لیس بہ بأس" کہہ کر مقبول قرار دیا ہے اور امام حمیدی نے صاف کہا ہے۔ "بین أمرہ بأنہ ثقۃ" کہ ان کا معاملہ واضح ہے کہ وہ ثقہ ہی ہیں۔ (دیکھیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ الدوری: 336/3 اور 27/4۔ العلل ومعرفۃ الرجال عن أحمد روایۃ عبداللہ: 1/536 و209/2 اور التاریخ الکبیر للبخاری: 802/236/3۔)

یاد رہے کہ سوائے امام علی بن المدینی اور ابن حزم؛ کے کسی اور نے ضعیف نہیں کہا ہے اور انہوں نے "لیس مجھول" ہونے کی بنا پر کہا ہے۔

لہٰذا ان دونوں اماموں سے چوک ہو گئی ہے اس لیے کہ یہ مجہول ہر گز نہیں ہیں جیسا کہ اوپر گزرا۔ اسی طرح علامہ البانی اور شیخ زبیر علی زئی؛ کا اس حدیث کو داود الأودی کی وجہ سے ضعیف قرار دینا درست نہیں ہے۔

وجہ:...

(1) اس کی سند میں کوئی راوی ضعیف نہیں ہے اور داؤد الاودی ابو العلاء الکوفی صدوق وحسن الحدیث کم از کم ضرور ہیں۔

(2) شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کا یہ کہنا: "اسنادہ ضعیف: داود اثنان أحدھما ضعیف فالسند معلل لعدم تعین الراوی"۔ (انوار الصحیفۃ، ج1 ص280) کہ یہ سند ضعیف ہے: (کیونکہ) داؤد دو (راوی) ہیں اس میں سے ایک ضعیف ہے اور (یہاں سند میں تعیین نہیں ہے) لہٰذا راوی کے متعین نہ ہونے کی وجہ سے سند معلل ہے۔" درست نہیں ہے۔ ان کا یہ قول امام ابن المدینی اور ابن حزم؛ کے قول جیسا ہے اور اس کا جواب اوپر گزر چکا ہے۔

(3) کئی اماموں نے داود الاؤدی کا تعین کیا ہے۔ مثلاً امام المزی نے (تہذیب الکمال: 8/40 رقم الترجمۃ: 1769۔) امام ذہبی نے (الکاشف: 1441/380/1) اور فرمایا: "رواعنہ أبو عوانۃ، وابن فضیل" کہ داؤد الاودی سے روایت کرنے والوں میں سے ابو عوانۃ اور محمد بن فضیل بھی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ابن حجر نے (تقریب ج 1 ص 199 رقم الترجمۃ: 1790) وغیرہ۔

(4) کئی اماموں نے صراحت کی ہے کہ داؤد الاودی سے محمد بن فضیل نے روایت کی ہے۔ نیز محمد بن فضیل کے مشائخ میں سے "داؤد الاودی ابو العلا الکوفی" کو بھی بیان کیا ہے۔ اسی طرح سے داؤد الاودی نے شعبی سے بالیقین سنا بھی ہے اور ان سے صحبت بھی رہی ہے۔ اسی وجہ سے امام شعبی کے شاگردوں میں جہاں داؤد الاودی کا ذکر کیا گیا ہے وہیں داؤد الاودی کے مشائخ میں شعبی کا بھی ذکر موجود ہے۔ (دیکھیں مذکورہ حوالہ جات)۔ لہٰذا "عدم تعین" یا "مجہول" ہونے کی بنا پر اس روایت کو ضعیف قرار دینا درست نہیں ہے۔

(5) محمد بن فضیل: یہ کتب ستہ کے راویوں میں سے ہیں، درجنوں حدیث صحیحین میں ان کی موجود ہیں۔ (دیکھیں صحیح البخاری، حدیث نمبر 38، 1595، 1300، 1728، 2041 وغیرہ اور صحیح مسلم حدیث نمبر 136 (217)، 195 (329)، 736 (191) وغیرہ۔)

امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا: "ثقہ شیعی"۔ (الکشاف: 2/211۔)

اور ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا: "صدوق عارف رمی بالتشیع"۔ (تقریب رقم الترجمۃ: 889۔)

(6) چھٹے راوی امام ترمذی رحمہ اللہ کے استاد "الفضل بن الصباح البغدادی" ہیں۔ یہ بھی ثقہ (قالہ الذہبی فی الکاف: 2/122/4463 ت) بلکہ ثقہ عابد ہیں (تقریب ص 5401/446ت)۔

خلاصہ:... اس کے تمام رواۃ ثقہ، صدوق و حسن الحدیث ضرور ہیں۔ نیز اس کی سند میں کوئی مدلس راوی بھی نہیں اور نہ ہی کوئی اور علت موجود ہے۔ لہٰذا یہ سند "حسن" ہے۔ ان شاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ۔ جیسا کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے کہا ہے "ہذا حدیث حسن غریب"۔ (الترمذی رقم الحدیث:3070۔ واللہ اعلم بالصواب۔)

ضمیمہ نمبر2:

...وجہ ضعف: سند میں "دراج بن سمعان أبو السمع" ضعیف ہیں۔ نیز ان کی روایت أبو الہیثم سے ضعیف ہوتی ہے جیسا کہ اس پر امام أحمد و أبو داود; نے نص بیان کی ہے۔ (سؤالات أبی داود للامام أحمد: 247/1 رقم الترجمہ: 259۔ الجرح والتعدیل، ج 2008/442/3 ت۔ الکامل: 339/1۔ سوألات الآجری: 21/5۔ تقریب، ج 1، ص 201، رقم الترجمۃ: 1823۔)

ان کی حدیث کو مذکورہ محققین نے بھی ضعیف قرار دیا ہے اور فرمایا: "دراج کثیر المناکیر"۔

(1) امام ذہبی رحمہ اللہ (التعلیق علی المستدرک، ج 1، ص 332، ح 770) اور فرمایا: "دراج کثیر المناکیر"۔

(2) علامہ البانی رحمہ اللہ (التعلیق الرغیب: 233/2۔ وضعیف موارد الظمان، رقم: 192۔)

(3) شیخ شعیب الأرناووط (تحقیق مسند احمد، ج14، ص453، ح:8865۔)

(4) شیخ مقبل بن ہادی الوداعی (تتبع الأوہام الحاکم فی المستدرک: 718/1۔)

البتہ حدیث "لو أن السموات السبع... الخ" کے لیے شاہد موجود ہے۔ جو "لا الہ الا اللہ" کی فضیلت پر دال ہے۔ (دیکھیں: مسند احمد: 213/2 دوسرا نسخہ، ج 11، ص 570، ح: 6994 عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص: ولفظہ: "فتخرج بطاقۃ فیہا أشہد أن لا الہ الا اللہ وأن محمد عبدہ ورسولہ... فتوضع السجلات فی کفۃ قال: فطاشت السجلات، وثقلت البطاقۃ")۔ یہ حدیث، حدیث بطاقہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ نیز اس کے لیے ایک اور شاہد عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہی مروی حدیث ہے جس میں نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے کے لیے وصیت مذکور ہے۔ اس میں ہے: ((وآمرک بلا الہ الا اللہ، فان السموات السبع والأرضین السبع لو وضعت فی کفۃ ووضعت لا الہ الا اللہ فی کفۃ رجعت بھن لا الہ الا اللہ۔)) (مسند احمد، ج11، ص150، ح:6583۔ سندہ صحیح۔)

ضمیمہ نمبر3:

...سند میں کثیر بن فائد البصری سے صرف دو لوگ روایت کرنے والے ہیں اور ان کی کسی نے توثیق نہیں کی ہے۔ لہٰذا وہ مجہول حال ہیں۔ اس وجہ سے شیخ یحییٰ بن علی الحجدی نے (اللمع علی اصلاح المجتمع، ص692) میں ضعیف قرار دیا ہے۔

مگر "یا ابن آدم لو آتیتنی... الخ" کی شاہد صحیح مسلم (حدیث نمبر 2687(22)) میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے موجود ہے۔ لہٰذا یہ روایت بھی صحیح ہے۔

رہا شیخ یحییٰ بن علی کا قول تو وہ درست معلوم نہیں ہوتا، اس لیے کہ اس راوی کی کسی نے تضعیف نہیں کی ہے، جبکہ ابنِ حبان (الثقات: 9/25) اور امام ذہبی، (الکاشف: 2/146) نے توثیق کی ہے اور ابن حجر نے (تقریب: ص809) مقبول کہا ہے۔

ضمیمہ نمبر4:

مرفوعاً ضعیف ہونے کی وجہ، مبارک بن فضالہ مدلس ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے اور حسن بصری رحمہ اللہ و عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کے درمیان انقطاع ہے۔ حسن نے عمران سے نہیں سنا ہے۔ (عند بعض الائمۃ)۔ اس کی تیسری وجہ بھی ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ گرچہ کے امام و ثقہ ہیں، مگر مدلس ہیں اور یہاں روایت وہ عنعنہ سے کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز ابن حبان نے(صحیح:1411)میں اور حاکم نے(مستدرک:4/216)میں ابو عامر صالح بن رستم عن الحسن عن عمران سے روایت کی ہے اور ابو عامر "کثیر الخطا" ہیں۔(تقریب،ص 445۔)

خلاصہ یہ کہ اس میں بھی ضعف موجود ہے۔

البتہ موقوفاً روایت بھی موجود ہے۔ جس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

((حدثنا أبو بکر قال حدثنا ھیثم قال أخبرنا یونس عن الحسن عن عمران بن حصین أنہ رأی فی ید رجل حلقۃ من صفر فقال: "ما ھذہ"؟ قال من الواھنۃ قال "لم یزدک الا وھناً، لو مت وانت تراھا نافعتک لمت علی غیر الفطرۃ" مصنف ابن أبي شیبۃ، ج5، ص35، ح:23460))

نیز یونس کی متابعت منصور نے بھی کی ہے۔(المصدر السابق، ح:23461۔)ہشیم عن منصور علی الحسین عن عمران سے ایک روایت (معجم الکبیر: 179/18، ح:414)میں بھی ہے، مگر ہشیم سے روایت کرنے والے محمد بن خالد بن عبد اللہ ہیں جو ضعیف ہیں۔ البتہ ان کی متابعت خود امام ابن شیبہ اور امام احمد نے کر رکھی ہے۔(مصنف ابن ابی شیبۃ: 372/7 اور ابانۃ الکبریٰ لابن بطۃ، ج2، ص860، ح:1172 عن عبد اللہ بن احمد قال حدثنی أبي قال حدثنا ہشیم قال أخبرنا منصور عن الحسن عن عمران بن حصین بہ۔)

لہٰذا منصور کی سند کچھ اس طرح بنتی ہے:((عن ابن أبي شیبۃ والامام أحمد قالا ثنا ھشیم قال أخبرنا یونس...الخ))

لہٰذا اسند کے سبھی رواۃ ثقہ ہیں۔ سوائے حسن بصری رحمہ اللہ کے کہ وہ مدلس ہو کر عن سے روایت کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ روایت مرفوعاً اور موقوفاً دونوں ضعیف ہی ہے۔ لہٰذا جن حضرات کے نزدیک حسن عن عمران بن حصین سماع پر محمول ہے اور ان کے نزدیک حسن کی عمران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے سماع ثابت ہے، تو ان کے نزدیک موقوفاً روایت ثابت ہے۔ البتہ ائمہ کبار نے ان کے درمیان انقطاع ہی مانا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ضمیمہ نمبر 5:

وجہ ضعف: سند میں خالد بن عبید المعافری مجہول ہیں۔ ان سے صرف حیوۃ بن شریح ہی روایت کیے ہیں۔ مگر ان کی متابعت "ابن لھیعۃ" نے کر رکھی ہے۔ جو کہ سئ الحفظ ہیں۔ البتہ متابعات و شواہد میں ان کو لیا جا سکتا ہے جیسا کہ ابن عبد الحکم نے فتوح مصر، ص 289 میں (عن أبي الأسود النضر بن عبد الجبار عن عبد اللہ بن لھیعۃ عن مشرح بن ھاعان بہ) روایت کیا ہے۔ (دیکھیں مسند أحمد، ج28، ص623، ح:17404۔)

مگر اس پر اشکال یہ ہے کہ ابنِ حبان نے "المجروحین: 2/367" میں کہا ہے کہ شرح بن ھاعان عقبہ بن عامر سے منکر روایتیں کرتے ہیں اور یہاں شرح کی روایت عقبہ ہی سے ہے۔ اگر ابنِ حبان کے قول کو تشدد پر محمول کر لیا جائے تو ہی یہ روایت حسن ہو سکتی ہے ورنہ یہ روایت ضعیف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ضمیمہ نمبر 6:

وجہ ضعف: سند میں أبو صالح باذام ویقال باذان مولی ام ہانی ضعیف ہیں۔ اسی طرح سے ابو صالح نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے سنا بھی نہیں ہے۔ (المجروحین لابن حبان: 1/185)۔ اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے جس کو أحمد نے مسند (2،356/337) اور ترمذی نے سنن (ح1056) میں روایت کیا ہے۔ اس کے لفظ ہیں: ((لعن اللہ زوارات القبور))۔ اس کی سند میں عمر بن أبي سلمۃ صدوق ضرور ہیں، مگر ان کی یہ روایت ان کے والد أبو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منکر ہوتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ امام ذہبی نے (میزان الاعتدال ج 3 ص 201 ت 6127) میں کہا ہے۔ "ولعمر عن أبیہ مناکیر" اور عمر کی اپنے والد سے روایت منکر شمار کی جاتی ہے۔

نوٹ:... قبروں پر مسجدیں بنانا یا قبر کو سجدہ گاہ بنانا، اس پر چراغاں کرنا، شریعت کے عمومی دلائل سے ممنوع ہیں۔

ضمیمہ نمبر 7:

اس حدیث کے تقریباً 5 شواہد ہیں۔

(1) حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ:... جس کو امام البزار نے (کشف الأستار: 3/400) میں حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو (غایۃ المرام رقم 285) میں صحیح کہا ہے۔

(2) حدیثِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ:... جس کو امام طبرانی نے (اوسط: 7، رقم: 6666) میں روایت کیا ہے۔ اس سند میں "محمد بن ابی السری" ہیں، جن کی منکر روایت بھی ہیں، اسی طرح رشدین بن سعد ضعیف ہیں۔

(3) عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کی حدیث:... جس کو بزار نے (کشف الأستار، ج 3، ص 399، 400، ح: 3044) میں روایت کیا ہے۔ اس روایت کو شیخ الالبانی رحمہ اللہ نے (الصحیحۃ: 5/228/2195) میں بطور شاہد کے قبول کیا ہے۔

(4) حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ:... دیکھیں تخریج نمبر 74۔

(5) حدیث واثلہ بن الأسقع رضی اللہ عنہ:... جس کو طبرانی نے (الکبیر: 22/169) میں روایت کیا ہے۔ مگر یہ شاہد بننے کے لیے مناسب نہیں ہے۔

ضمیمہ نمبر 8:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سند اس کی ضعیف ہے۔ وجہ

(1) أبو حمزۃ العطار اسحاق بن الربیع ضعیف ہیں۔

(2) حسن کا سمرہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ (علی الراجح۔)

مگر "ومن أتی کاہناً... الخ" روایت کی شاہد موجود ہے۔ (دیکھیں ضمیمہ نمبر 7، تخریج نمبر 2، صفحہ نمبر: 118 اور تخریج نمبر 2،1، صفحہ نمبر: 119۔)

ضمیمہ نمبر 9:

وجہ ضعف:

(1) سند میں حبیب بن أبی ثابت مدلس ہیں اور روایت عنعنہ سے ہے۔

(2) عروۃ بن عامر کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور علی الراجح یہ تابعی ہیں۔ (تہذیب: 3/95۔)

لہذا روایت مرسل ہے۔

ضمیمہ نمبر 10:

وجہ ضعف:

(1) سند میں محمد بن عبد اللہ بن علاثۃ العقیلی علی الراجح ضعیف ہیں۔ ان کے بارے میں امام بخاری نے فرمایا: "فی حفظہ نظر" (التاریخ الکبیر: 1/132/399) اور دوسری جگہ فرمایا: "فیہ نظر" (دیکھیں: الکاشف للذھبی: 2/189)۔ اور دار قطنی نے کہا: "ضعیف متروک"۔ (من تکلم فیہ الدار قطنی فی کتاب السنن لابن زریق الحنبلی، ص 123)

(2) سلمۃ بن عبد اللہ الجہنی مجہول حال ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(3)انہوں نے فضل سے نہیں سنا ہے۔ لہٰذا سند منقطع بھی ہے۔

ضمیمہ نمبر 11:

وجہ ضعف:

(1)سند میں ابو جریر عبد اللہ بن حسین الأزدی علی الراجح ضعیف ہیں۔

(2)ابو حریز سے فضیل بن سیرۃ کی روایت میں ائمہ نے کلام کیا ہے۔

(3)واسطہ مجہول ہیں۔

مگر بعض فقرات کی شاہد موجود ہے۔ مثلاً: ((ثلاثۃ لا یدخلون الجنۃ، مد من الخمر"))۔ اس کے کئی شواہد ہیں۔ (مثلاً مسند أحمد: 323/10، 324۔ دیکھیں الصحیحۃ، رقم: 673، 675۔)

اس طرح قاطع الرحم اس کی شاہد (بخاری: 5984 اور مسلم: 2556 میں ہے)۔ اس کے الفاظ ہیں: ((لا یدخل الجنۃ قاطع)) (عن جبیر بن مطعم مرفوعاً۔) البتہ "ومصدق بالسحر" الفاظ کا کوئی شاہد نہیں معلوم، لہٰذا وہ اپنے ضعف پر ہی باقی ہے۔

ضمیمہ نمبر 12:

تین شواہد تقریباً ہیں۔

(1) حدیثِ عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ:...(احمد: 87/4۔ ابن حبان: 2911۔ اسنادہ صحیح۔)

(2)حدیث ابنِ عباس رضی اللہ عنہما:... جس کو طبرانی نے (الکبیر: 11842/11) میں روایت کی ہے، مگر اس میں ایک راوی "عبد الرحمٰن بن محمد بن عبد اللہ العرزمی" "ضعیف جدا" ہیں، لہٰذا یہ شاہد بننے کے لائق نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(3) حدیث عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ : ... جس کو طبرانی نے روایت کیا ہے جیسا کہ (مجمع الزوائد": 10/192) میں ہے۔ امام ہیثمی نے کہا: "اسنادہ جید"

ضمیمہ نمبر 13:

سبب نزول: ابو برزۃ الأسلمی کاہن تھا اور یہود کا جن چیزوں میں اختلاف ہوتا وہ فیصلہ کیا کرتا تھا۔ تو کچھ لوگ مسلمانوں میں سے اس کے پاس پہنچ گئے تو اللہ نے یہ آیت کریمہ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ... الخ﴾ (النساء: 60) نازل فرمائی۔ (الکبیر للطبرانی: 11/323۔)

ضمیمہ نمبر 14:

علت یہ ہے کہ امام ترمذی نے اپنے استاد امام محمد (بن اسماعیل البخاری) سے مذکورہ حدیث سے متعلق سوال کیا تو امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا: "ھکذا روی معبد بن خالد عن عبد اللہ بن یسار عن قتیلۃ وقال منصور عن عبداللہ بن یسار عن حذیفۃ"۔ قال محمد (بن اسماعیل البخاری) حدیث منصور أشبہ عندی، وأصح" (العلل الکبیر: 2/659) کہ منصور کی سند زیادہ صواب اور أصح ہے بمقابل معبد بن خالد کی روایت سے۔

وضاحت: ... (1) اگرچہ امام بخاری نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو أصح و أشبہ مانا ہے مگر اس میں بھی علت موجود ہے اور اس کی سند بھی معلل ہے جیسا کہ تخریج نمبر 1، صفحہ 165 میں بیان ہو چکا ہے، مگر متنِ حدیث کے لیے شواہد ہیں۔

(2) امام بخاری نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو مطلقاً أصح ہرگز نہیں کہا ہے بلکہ انہوں نے قتیلۃ کی روایت کے مدمقابل اس کو أصح و أشبہ کہا ہے۔ لہٰذا امام بخاری کا یہ قول حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں علل ہونے کی نفی نہیں کرتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ضمیمہ نمبر 15:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زید بن اٴسلم کی روایت:... اس کو ابنِ جریر نے اپنی تفسیر "جامع البیان": 543/11 میں بیان کیا ہے۔ سند میں عبد اللہ بن صالح (کاتب اللیث) ضعیف ہیں۔ نیز سند مرسلاً بھی ہے۔ اسی طرح قتادہ رحمہ اللہ کی روایت کو بھی ابن جریر نے ہی 544/11 اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں 1830/6 میں قتادہ سے بسند صحیح بیان کیا ہے مگر قتادہ تک ہی یہ سند صحیح ہے اور وہ مرسلاً بیان کرتے ہیں اور مرسل ضعیف کی قسم ہے۔

اسی طرح محمد بن کعب کی روایت کو ابنِ جریر الطبری نے اپنی (تفسیر: 545/11) میں روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ابو معشر نجیح بن عبد الرحمن السندی ضعیف ہیں۔ نیز یہ روایت بھی مرسل ہے۔

فائدہ: قتادہ سے ایک روایت صفحہ نمبر: 185، تخریج نمبر: 2 کے تحت موجود ہے۔ والحمد للہ۔

ضمیمہ نمبر 16:

وجہ ضعف: یہ روایت اسماء اللہ الحسنیٰ کے تعین کے بنا بخاری وغیرہ کی روایت میں موجود ہے اور ترمذی کی روایت میں مرفوعاً 99 ناموں کا ذکر ہے۔ جو کہ دوسری صحیح روایتوں کے مقابل میں ہے۔ اسی لیے کبار ائمہ نے کہا ہے کہ یہ کسی راوی کی طرف سے مدرج ہے۔

امام صنعانی کے مطابق ائمہ حفاظ کا اتفاق ہے کہ یہ 99 نام بعض راوی کی طرف سے ادراج ہے۔ (سبل السلام: 166/4)۔ اسی طرح کی بات شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی فرمایا ہے۔ (مجموع الفتاویٰ: 482/22)۔ شیخ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کے مطابق "سند میں موجود راوی ولید بن مسلم مدلس ہیں اور تدلیس لتسویۃ سے بھی متہم ہیں۔" (تحقیق سنن الترمذی لہ: 3507۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور یہ ادراج اسی راوی کی طرف سے ہے جیسا کہ ابن تیمیہ، ابن کثیر و ابن حجرs نے فرمایا ہے۔(مجموع فتاویٰ: 96/8 اور 482/22، تفسیر ابن کثیر، ح: 269۔ فتح لابن حجر: 217/11۔)

فائدہ:... 99 ناموں والی روایت سنداً گرچہ درست نہیں مگر کئی علماء کرام نے قرآن و سنت کا تتبع کر کے اس کو بیان کیا ہے۔ مثلاً ابن حجر رحمہ اللہ (انظر فتح الباری: 218/11، 219۔) اور ابن عثیمین رحمہ اللہ۔ (انظر المواعد المثلی لابن عثیمین ص 15۔)

اردو میں شیخ ارشد بشیرd نے "اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات" نامی مقالے میں اس کو مستقل ذکر کیا ہے۔ فجزاھم اللہ خیراً کثیراً۔

ضمیمہ نمبر 17:

ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کی روایت:...((ملعون من سئل بوجہ اللہ ثم منع سائلہ مالم یسأل ہجراً)) اس کو امام طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے۔ جیسا کہ (المجمع الزوائد 103/3) میں ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے (الصحیحۃ: 3290) میں صحیح کہا ہے۔ اس کی سند میں "عبداللہ بن عیاش" صدوق کثیر الخطاء ہیں۔ لہٰذا ان شاء اللہ یہ روایت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو تقویت پہنچائے گی۔

ضمیمہ نمبر 18:

ابو داود کی روایت میں أبو حفصۃ حبیش بن شریح الحبشی ہیں۔ ان سے صرف دو لوگ ہی روایت کرنے والے ہیں اور کسی کی معتبر توثیق بھی نہیں ہے۔ لہٰذا یہ مجہول الحال ہیں۔ لہٰذا متابعت میں مقبول ہوں گے ورنہ "لین" مانا جائے گا۔ اس روایت کو امام احمد نے مسند میں بھی روایت کیا ہے۔ (ج 37، ص 378، ح: 22705۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اور اس سند میں آیوب بن زیاد ہیں ان کو ابن ابی زیاد الحمصی بھی کہا جاتا ہے۔ ان سے روایت کرنے والے تین ہی لوگ ہیں اور ان کی توثیق ابن حبان کے علاوہ کسی نے نہیں کی ہے اور ابن المدینی نے حسن الحدیث کہا ہے۔(تعجیل المنفعۃ: 333/1 ولسان المیزان: 1352/242/2)۔ لہٰذا یہ متابعات وشواہد کے لیے درست ہیں۔

نیز امام ترمذی نے بھی (سنن، رقم: 2155) میں بیان کیا ہے۔ مگر اس کی سند میں بھی ایک راوی ضعیف ہیں۔ عبد الواحد بن سلیم المالکی البصری۔ ان کو ابن حجر نے ضعیف کہا ہے، جبکہ امام بخاری نے فرمایا: "وفیہ نظر"۔ (التاریخ الکبیر: 21/9، رقم: 158)۔ اس حدیث کی اور بھی متابعات وشواہد ہیں جن کا حاصل کلام یہ ہے کہ "من حیث المجموع" یہ روایت صحیح لغیرہ ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔